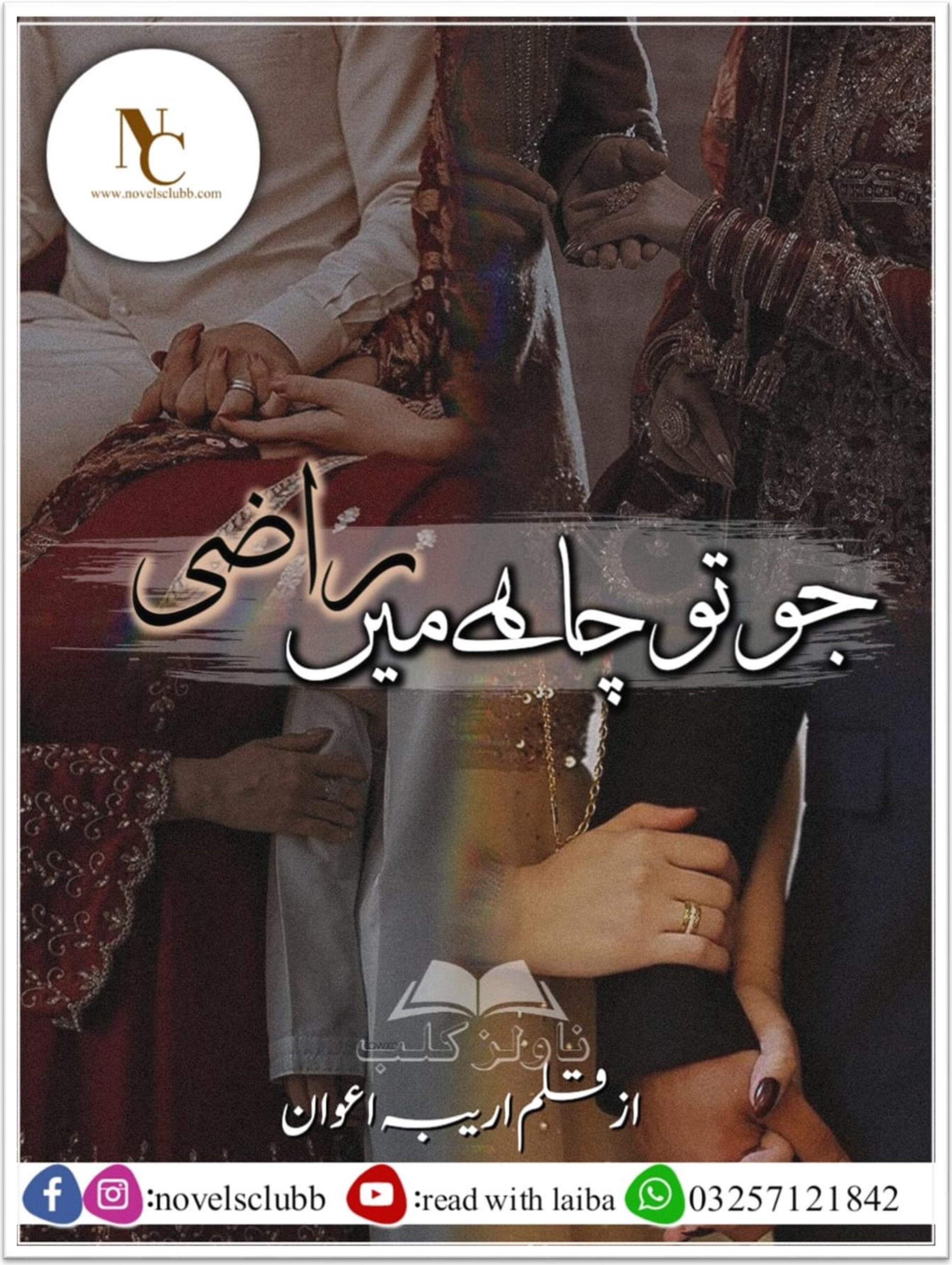
www.novelsclubb.com
جو تو چاہے میں راضی
ناولز کلب
از قلم اریبہ اعوان
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

جو تو چاہے میں راضی

از قلم

اریبہ اعوان

www.novelsclubb.com

- "I dedicate this novel to my beloved niece Quratulain awan.who is always supporting me and always been there for me"

www.novelsclubb.com

!تم فاتح ہو

!!اگر تم اپنی زندگی میں جھانکو۔۔

تو دیکھو گے

کہ

یہ چھوٹی بڑی لاتعداد غیر اعلانیہ فتوحات سے بھری ہو گی۔

جن پر کبھی تعریف نہ ہوئی۔

جیسے

کسی عادت سے چھٹکارا

اندرونی توڑ پھوڑ سے نکلنا

لیے گئے فیصلے

www.novelsclubb.com

تسلیم اور سمجھنا شروع کرنا.

ان سب نے تمہارے اندر دیے جلائے.

!!!تو گھبراؤ مت تم فاتح ہو۔۔۔۔

*****

میں آپ سے پہلے بھی کہہ چکا ہوں اور اب بھی کہہ رہا ہوں میں پروفیشنل سنگر نہیں ہوں بس" مجھے شوق ہے سنگنگ کا یہ میرا جنون ہے میں اسے ہمیشہ کے لیے نہیں چھوڑ سکتا"۔

رابیل بیگم کے کہنے پر اس نے ایلیف نامی لڑکی سے بات کرنا تو شروع کر لی مگر اسکی باتیں آلیار کو ذہنی طور پر ڈیسٹرب کر رہیں تھیں۔ابھی بھی وہ بالکونی میں کھڑا چائے کے سپ لیتا اکتا کر میسج سینڈ کرتے غیر ارادی طور پر ریپلائے کا انتظار کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اوکے فائن تو میں پھر آپ سے ایک سوال کرتی ہوں۔مجھے اسکا جواب دیں فرض کریں ایک سخت قسم کی زہر کی شیشی آپ کے پاس پڑھی ہے۔جسکا ایک گھونٹ بھی آپکی جان لے سکتا

ہے۔آپ اس میں سے آدھی بوتل پی لیتے ہیں۔اور ڈاکٹر سے ٹریٹمنٹ بھی نہیں کرواتے تو کیا وہ زہر آپکو نقصان دے گی؟؟؟

آفکورس نقصان دے گیٰ۔زہر تو زہر ہوتی ہے وہ تو اپنا اثر ضرور دیکھائے گی مقدار سے کیا فرق "پڑھتا ہے۔"

اسکے عجیب و غریب سوال پر الجھتے زہن کے ساتھ جواب ٹائپ کیا

یہی تو میں آپکو سمجھانا چاہتی ہوں گناہ بھی گناہ ہی ہوتا ہے چھوٹا بڑا ہونے سے کیا فرق پڑھتا" ہے۔گانا بجانا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے ہی بہت برا فعل آپ خود سوچیں جس کام کی اللہ تعالیٰ نے ممانعت کی ہے اس میں نفع کیسے ہو سکتا ہے۔پھر کیا فرق پڑھتا ہے کہ وہ گناہ پروفیشنلی ہے یا شوقیہ۔لوگ کہتے ہیں کہ موسیقی روح کی غذا ہے جبکے قرآن خود کہتا ہے کہ دلوں کا سکون صرف اللہ پاک کی یاد میں ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گانا دل میں نفاق کو اس طرح پیدا کرتا ہے جیسے پانی کھیتی کو اگاتا ہے۔

حضرت نافع سے روایت ہے کہ میں ایک جگہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ جارہا تھا، انہوں نے بانسری کی آواز سنی تو اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں اور راستے سے ایک طرف ہو کر چلنے لگے، دور ہو جانے کے بعد مجھ سے کہا: اے نافع کیا تم کچھ سن رہے ہو؟ میں نے کہا: نہیں، انہوں نے کان سے انگلیاں نکالیں اور فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہا تھا، نبی کریم ﷺ نے بانسری کی آواز سنی اور ایسے ہی کیا جیسا میں نے کیا۔

ان دلائل سے یہ بات واضح ہوئی کہ موسیقی حرام ہے۔

تو آپ کیا چاہتی ہیں۔ میں کیا کروں کیا گانا بجانا چھوڑ دوں یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا"۔"

ہار مانتے ہوئے جواب ٹائپ کیا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آپ صرف اپنی آواز کا درست استعمال کریں۔ اگر اللہ پاک نے کسی کو خوبصورت آواز دی ہے تو اسے چاہیئے وہ اللہ پاک کی حمد و ثنا کرے ئے خوبصورتی سے تلاوتِ قرانِ پاک کرے ئے۔ آپ اپنی آواز کا استعمال نعت شریف پڑھ کر بھی کر سکتے ہیں۔

حضور پُر نور، سیّدِ عالم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ وَسَلّم کا حضرت حسان بن ثابت انصاری رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ کے لیے خاص مسجدِ اقدس میں منبر رکھنا اور ان کا اس پر کھڑے ہو کر نعتِ اَقدس سنانا اور حضورِ اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ وَسَلّم اور صحابہ کرام رَضِیَ اللہ تعَالٰی عَنہُم کا سننا خود صحیح بخاری شریف کی حدیث سے واضح ہے۔

اللہ پاک نے آپ پر دو راستے واضح کر لیے ہیں۔ ایک جہنم میں جانے والا اور ایک جنت میں لے جانے والا یہ اب آپ پر منحصر ہے کہ آپ کون سے راستے کا انتخاب کرتے ہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسکے جواب پر وہ لاجواب ہو کر رہ گیا۔ بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ عجیب کشمکش میں تھا۔ایک طرف اسکا دل اسکی باتوں پر لبیک کر رہا تو دوسری طرف اسکی سنگنگ اسکا جنون تھی جسے وہ چھوڑ نہیں سکتا تھا۔

*****

"اف کیا مصیبت ہے یار یہ دعا کی بچی بھی بتا کر لیو نہیں کر سکتی تھی۔"

لائبریری سے نکلتے کندھے پر بیگ لٹکائے ایک ہاتھ میں کتابیں پکڑے شال درست کرتے جھنجھلاتے ہوئے اپنی دوست کو کوسا۔

www.novelsclubb.com

ارے ارے کدھر چلی مس نیناز رار کیے تو ہم بھی پڑے ہیں راہوں میں"۔"

وہ جو اپنی دھن میں مگن چلتی جا رہی تھی یونی کے ایک لوفر لڑکے ظفر کے ایکدم سامنے آجانے پر اس سے ٹکراتے ٹکراتے بچی۔جواب کھڑا گہری بے باک نظروں سے اسے دیکھ کر رہا تھا پاس ہی کچھ فاصلے پر اسکے دو لوفر دوست کھڑے مسکرا رہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"رراستہ چھوڑو میرا۔"

بیگ پر گرفت مضبوط کرتے ادھر ادھر دیکھتے کپکپاتے لہجے میں کہا سٹوڈنٹس کی گہما گہمی تھی۔۔۔صد شکر کہ کوئی بھی انکی طرف متوجہ نہیں تھا۔

چھوڑ دیں گے راستہ بھی یہ تو بتادیں کیسی ہیں ایک منٹ آج آپکی وہ گارڈ کہاں ہے نظر نہیں آ رہی۔"

گہری نظروں سے اسے دیکھتے خباثت سے کہا

www.novelsclubb.com

دیکھو پلیز آگے سے ہٹو راستہ دو مجھے۔

گھبراتے ہوئے بامشکل کہا ماتھے پر پسینے کی بوندیں واضح تھیں۔

ارے آپ ڈر کیوں رہی ہیں میں کوئی کھا تو نہیں جاؤں گا آپکو"۔"

اسکی حالت سے لطف اٹھاتے ہنستے ہوئے فاصلہ کم کرتے وہ زرا نزدیک ہوا

ظفر کے نزدیک آنے پر اسکے رہے سہے اوسان بھی حطا ہو گئے آن کی آن میں اسے دھکا دے کر وہ سیڑیاں پھلانگتے سرپٹ بھاگی۔

اب اسکی تو"۔"

ظفر شدید غصے میں اسکے پیچھے لپکا۔

www.novelsclubb.com

سرپٹ بھاگتے یکدم اسکا سر کسی کے چوڑے سینے سے ٹکرایا،اس سے پہلے کے وہ گرتی،مقابل نے اسے بازوؤں سے تھاما۔

نینا"۔کانوں میں شناسا سی آواز پڑتے دھیرے سے آنکھیں کھولیں مقابل پر نظر پڑتے ہی" آنکھیں لبالب پانیوں سے بھرنے لگئیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

صَم "۔ بھیگے لہجے میں پکارا"

نینا آریواو کے کیا ہوا ہے تمہیں۔ تم اس طرح کیوں بھاگ رہی تھی۔اور تم رو رہی ہو؟

وہ جو کاریڈور سے اسے گھبرا کر بھاگتا ہوا۔ دیکھ اس تک آیا تھا۔اب اسکی آنکھوں میں آنسوں دیکھتے پریشانی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے؟

صَم وہ "۔"

ہاں بولو؟

صائم وہ دیکھ ضرور اس ظفر کے بچے نے ہی کچھ کہا ہو گا"۔"

راعد نے صائم کو مخاطب کرتے ظفر کی طرف اشارہ کیا جو تھوڑے فاصلے پر کھڑا شعلہ بار نظروں سے نینا کو تک رہا تھا۔۔ ظفر پر نظر پڑھتے ہی نینا خوفزدہ ہوتے صائم کی آڑ میں چھپی۔۔

نینا ادھر سامنے آؤ دیکھو کیا اس نے کچھ کہا ہے"۔"

پیچھے مڑتے تھوڑی سے پکڑ کر اسکا چہرہ سامنے کرتے سنجیدگی سے پوچھا۔صائم کے پوچھنے پر ڈبڈباتی نظروں سے اسے دیکھتے ہاں میں سر ہلایا۔۔

اوئے کیا کہا ہے تم نے نینا کو؟

www.novelsclubb.com

ظفر کی طرف متوجہ ہوتے تیز لہجے میں پوچھا

"کیوں تو ماما لگتا ہے اسکا تجھے کیوں اتنی فکر ہو رہی ہے۔

ظفر نے تمسخرانہ لہجے مِیں بدتمیزی سے جواب دیا

ماما نہیں جانی مجھے تو یار لگتا ہے اسکا دیکھو تو کیسے چھپ رہی ہے اسکے پیچھے "۔"

اسکے ساتھی کے کہنے پر تینوں کا مکروہ قہقہہ گونجا

ابے تیری تو"راعد غصے سے آگے لپکا"

رکو راعد اس نے مجھ سے پوچھا ہے اسے میں ہی بتاتا ہوں کہ نینا سے کیا رشتہ ہے میرا"۔"

سرد لہجے میں کہتے سر پر سے کیپ اور ہینڈ واچ اتار کر نینا کے ہاتھوں میں پکڑائی۔ ظفر سنجیدگی سے اسکی کاروائی دیکھ رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

صَم"نینا نے خوف سے پکارتے صائم کا بازوں مضبوطی سے تھاما

کچھ نہیں ہوتا میں ہوں نا ریلیکس"۔ بازوں چھڑواتے اسکے گال تھپتھپا کر وہ آگے بڑا"

*****

جامعہ میں ہر ہفتے ایک سمینار کا انعقاد ہوتا تھا۔ جہاں بڑے سے کھلے آسمان کے نیچے سٹیڈیم کی طرز کا ہال بنایا گیا تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں سٹوڈنٹ کے بیٹھنے کی جگہ تھی۔

یہ سمینار بہت دلچسپ ہوتا تھا۔ جہاں طلبہ کو اپنی سٹرگل اور اپنے خیالات بتانے کا موقع ملتا تھا۔ سمینار کے اختتام میں ایک سیشن ہوتا تھا۔۔۔ جس میں سٹوڈنٹ اپنے زہن میں آئے خیالات مختلف سوالات سینیئرز ٹیچر تک پہنچاتی تھیں۔۔۔ سٹوڈنٹ کے سوالات کو اہمیت دی جاتی تھی۔۔۔اور ٹیچرز پھر ان مختلف موضوعات پر روشنی ڈالتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

سمینار کا اختتام ہو گیا تھا۔ وہ باہر بینچ پر بیٹھے خوبصورت بچے کو دیکھ کر ٹھٹکی۔ چلتے ہوئے وہ اسکے نزدیک بینچ کے پاس دوزانوں بیٹھ گئی۔۔۔

"ہائے"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہائے۔

یہ کیوٹ سا بے بی کس کا ہے کیا نام ہے آپکا؟

اس نے گرے آنکھوں والے بچے کو دیکھتے پیار سے پوچھا

محمد نائل "۔بچے کے مسکرا کر جواب دینے پر مہرماہ ایک لمحے کے لیے مسمرائز ہو گئ۔گال پر " پڑتا گڑا روشن گرے آنکھیں ماتھے پر بکھرے براؤن بال جتنا یہ بچا خوبصورت ہے اتنی ہی پیاری مسکراہٹ ہے ماشاءاللہ نائل کی مسکراہٹ کو دیکھتے مہرماہ نے بے ساختہ سوچا۔

www.novelsclubb.com

ماشاءاللہ بہت پیارا نام ہے کس نے رکھا ہے؟

سنبھل کر پوچھا

ماما نے "۔ محصومیت سے جواب دیا"

ماما نے رکھا ہے پیارے سے بے بی کا نام؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسکے گال کھینچتے لاڈ سے کہا اسے بے ساختہ پیار آیا تھا اس بچے پہ۔

یس"۔بچے نے جھینپ کر جواب دیا"

اور آپ کس کے ساتھ آئے ہیں یہاں؟

مہرماہ نے ادھر ادھر نظریں دھراتے پوچھا

ماما کے ساتھ"۔"

اچھا جی کہاں ہیں آپکی ماما؟

مہرماہ نے محبت پاش نظروں سے دیکھتے پوچھا

وہ رہیں؟انگلی سے اشارہ کیا جہاں ثنا دو ٹیچرز کے ساتھ کھڑی باتیں کر رہی تھی۔ تھوڑے فاصلے پر اور سٹوڈنٹ بھی کھڑی تھیں۔تو مہرماہ نے دھیان نہیں دیا۔مہرماہ کے زہن گھمان میں بھی نہیں تھا کہ بچے کا اشارہ بقول اسکے اسکی "ازلی دشمن" میم ثنا کی طرف ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اوکے مائی نیم از مہرماہ سو کیا یہ پرنس مجھ سے دوستی کریں گے۔

مہرماہ نے ہتھیلی سامنے کرتے لاڈ سے کہا

ہمم "۔بچے نے پر سوچ انداز میں انگلی تھوڑی پر رکھی مہرماہ کو بے ساختہ پیار آیا۔"

اوکے نائل کو آپ پسند آئیں دوستی "۔"

کچھ دیر سوچنے کے بعد چہک کر اسکی ہتھیلی میں اپنا چھوٹا سا ہاتھ دیا۔

ہاہاہاہا تھینک یو دوست ناؤ وی آر فرینڈز "۔نائل کے گال چوم کر کہا"

فورایور "۔چہک کر فٹ جواب آیا"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نائل "۔ثنا کی آواز پر وہ چونک کر پلٹی جہاں وہ مس عائشہ کے ساتھ عادت کے طابق کمر کے " پیچھے دونوں ہاتھ باندھے پر وقار انداز میں کھڑی تھیں۔

ماما"۔نائل خوشی سے بھاگ کر اسکے ساتھ لپٹا۔اسکے منہ سے لفظ ماما کا نام ثنا کے لیے سن کو" ایک لمحے کے لیے وہ سکتے ہیں آگئ۔

ماما۔وہ حیرت سے زیرِ لب بڑبڑائ

جی ماما کی جان"۔"

ثنا اب اسے اپنے ساتھ لپٹائے اسکا ماتھا چوم رہی تھی۔مہرماہ حیرت سے ان دونوں کی جانب دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیسا ہے ہمارا پرنس"۔ مس عائشہ نے لاڈ سے اسکے بال بگاڑے۔ چونکہ وہ کافی پرانی ٹیچر تھیں" تونائل کو جانتی تھیں۔

آئی ایم فائن"۔اب وہ معلمہ عائشہ سے چہک کر باتیں کر رہا تھا۔"

ماما شی اِز مائی نیو فرینڈ۔"ثنا کی انگلی پکڑ کر مہرماہ کی جانب متوجہ کیا جو حیرت کا مجسمہ بنے کھڑی" تھی۔

شی اِز مائی ماما"۔اب وہ چہک کر مہرماہ کو ثنا کا انٹروڈکشن کروا رہا تھا۔"

میم یہ آپکا بیٹا ہے؟

آئی مین آپکا اصلی بیٹا ہے؟ صدمہ گہرا تھا۔مہرماہ نے کچھ دیر بعد بامشکل ثنا کی لہجے میں پوچھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جی مس مہر ماہ یہ میرا اصلی بیٹا ہے"۔بہت احمقانہ سوال تھا۔اسے بے ساختہ ہنسی آئی تھی جسے" چھپانے کی اس نے بلکل کوشش نہیں کی۔یہ پہلا موقع تھا جب ثنا مہر ماہ کے سامنے کھل کر ہنسی تھی۔ورنہ نائل کے گال پر پڑتا ڈیمپل اسے ضرور چونکاتا۔

جی ہاں مس مہر ماہ یہ مس ثنا کا اصلی بیٹا ہے۔آپکو کوئی کسی قسم کا شبہہ ہے کیا اس میں ؟"۔ام" عائشہ نے بھی ہنستے ہوئے کہا لمحے کے ہزارویں حصے میں مہر ماہ کو سمجھ آئی کہ وہ بیوقوفی میں کیا کہہ گئی۔چہرے کا رنگ ایکدم بدلا۔احساس شرمندگی سے اسکا دل کیا آنکھیں بند کرے اور منظر سے غائب ہو جائے۔

www.novelsclubb.com

نہ نہیں میم میں وہ میرا وہ مطلب نہیں تھا"۔اسے الفاظ ہی نہیں مل رہے تھے فق ہوتے چہرے کے ساتھ بوکھلا کر کہا

اچھا تو پھر کیا مطلب تھا آپکا؟

مدھم ہنسی ہنستے ثنا نے شرارت سے پوچھا

آپکی شادی ہو چکی ہے؟

پہلے سے بھی زیادہ بیوقوفانہ سوال

جی ہاں تبھی ایک بچے کی ماں ہوں"۔"

ثنا نے اسکی حالت سے لطف اٹھاتے بعیر برا مانے جواب دیا

www.novelsclubb.com

اف"۔مہرماہ نے خود کو کوستے کراہ کر آنکھیں بند کیں"

اہمم مس مہرماہ مجھے لگتا ہے سمینار کی وجہ سے آپ بہت تھک چکی ہیں جایئے جا کر آرام کیجئے"

"۔

امِ عائشہ نے چہرے پر امڈ آنے والی مسکراہٹ پر بامشکل قابو پاتے اسکی مشکل آسان کی۔

جی میم "۔"

اسکا اتنا کہنا تھا کہ وہ نائل کے گال چومتے اسے بائے بولتی بعیر ادھر ادھر دیکھے سرپٹ بھاگی ثنا نے ہنستے ہوئے اسکی سپیڈ دیکھی۔

www.novelsclubb.com

یہ محصوم ہیں یا نا سمجھ "۔ثنا نے ہنستے ہوئے پوچھا"

دونوں۔امِ عائشہ نے مسکرا کر جواباً کہا

ماما نائل کی نیو فرینڈ پیاری ہیں نا؟

نائل نے اسکا عبایہ پکڑتے اپنی طرف متوجہ کرتے محصومیت سے گردن اونچی کرتے اسے دیکھتے پوچھا

بہتتتت پیاری ہیں بلکل نائل کی طرح چلیں اب گھر چلتے ہیں"۔"

"اوکے۔"

اسکی ماما کو نائل کی فرینڈ پسند آئی۔ وہ اسکے اتنا کہنے پر ہی خوش ہو گیا تھا۔

*****

افففف میں اتنی بیوقوف کیسے ہو سکتی ہوں۔ ہوسٹل روم میں وہ مسلسل آدھے گھنٹے سے اِدھر ادھر چکر لگا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہاہاہا بلکل مہرو میں بھی یہی سوچ رہی ہوں تم بیوقوف تو ہو مگر اتنی بڑی بیوقوفی کی باتیں کیسے کر سکتی ہو"۔

ماہم نے ہنستے ہوئے کہا

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تم تو چپ کرو ایک تو میں پہلے ہی اتنی پریشان ہوں اور تم ہو کہ مسلسل مجھ پر ہنسے جا رہی ہو۔"

"میں میم کا سامنہ کس منہ سے کروں گی۔

تھک ہار کر سنگل بیڈ پر بیٹھتے روہانہ سامنہ بنا کر کہا

"یار بات ہی ایسی ہے انسان ہنسے گا نہیں تو کیا کرے گا۔"

مہرماہ نے گھور کر اسے دیکھا

مجھے کیا پتا تھا وہ کیوٹ سا بچا میم کا بیٹا ہے۔اتنا کیوٹ تھا اتنا پیار آرہا تھا نا مجھے اس پر۔مجھے تو یہ " بھی نہیں پتا تھا کہ میم ثنا میریڈ ہیں"۔مہرماہ نے لب کچلتے جواب دیا

www.novelsclubb.com

ہاں انکا بے بی ہے تو ماشاءاللہ سے بہت کیوٹ اور اسکی سمائل بھی بلکل میم کی طرح خوبصورت "

"ہے۔تم نے نوٹ کیا؟

اسکی فیورٹ ٹیچر کی بات ہو رہی اور وہ تعریف نا کرے یہ تو ممکن ہی نہیں تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیسے نوٹ کرتی میم کو کونسا میں نے پہلے کبھی مسکراتا ہوا دیکھا تھا۔ جو انکی سمائل سے پہچان لیتی۔ مجھے تو جب بھی دیکھتیں تھیں۔ اتنے ٹھنڈے انداز میں دیکھتیں تھیں کہ بندے کا خون خشک ہو جائے"۔

مہرماہ نے چھر جھری لیتے ہوئے کہا

اچھا ناپہلے کی باتوں کو جانے دو آج تو انہوں نے تمہیں مسکرا کر دیکھا اتنا ہی نہیں بلکہ انہوں "نے تو تمہاری فضول گوئی پر بھی برا نہیں منایا۔"

ماہم نے شرارت سے ہنس کر کہا

"اسی بات کا تو افسوس ہے اب میں انکی معنی خیز مسکراہٹ کو کیسے فیس کروں گی۔"

مہرماہ کی بے چارگی سے کہنے پر ماہم کا قہقہہ گونجا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہاہاہا کچھ نہیں ہوتا یار ریلکیس رہو اب تو تم انکے بیٹے کی فیورٹ لیسٹ میں آگئی ہو۔ کچھ نہیں " کہیں گی تمہیں۔ نائل ہر کسی سے فرینک نہیں ہوتا۔

سائیڈ ٹیبل پر رکھی بکس سمیٹتے ماہم نے اسے تسلی دی۔

مہرماہ گہرا سانس لے کر رہ گئی۔

*****

اس وقت پرنسپل آفس میں بہت سنجیدہ سا ماحول بنا ہوا تھا۔ ایک طرف پرنسپل کی نشست پر ایک خاتون پر وقار سے انداز میں بیٹھیں ماتھے پر شکنیں ڈالے اسے دیکھ رہیں تھیں۔۔۔ جو دائیں جانب کھڑا لاپرواسا انداز اپنائے بیزار سا لگ رہا تھا۔ پاس ہی پر سکون انداز میں نینا کھڑی تھی۔۔ جسکے چہرے پر اس وقت ڈر کا نام و نشان تک نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

پرنسپل کی چیئر کے سامنے ایک ٹیچر اور پینٹ کوٹ میں ملبوس شخص بیٹھا تھا۔جو خشمگیں نگاہوں سے صائم کو دیکھ کم اور گھور زیادہ رہا تھا۔انکے پاس بائیں جانب ظفر کھڑا تھا۔جسکے ہونٹوں کے پاس نیل کا نشان موجود تھا۔

"دیکھیے میڈم میں نے اپنا فیصلہ سنا لیا ہے یا تو اس لڑکے کو میرے بیٹے سے پوری یونیورسٹی کے سامنے معافی مانگنے ہو گی یا آپ ابھی اسی وقت اسے یونی سے فائر کریں گیں۔"

پینٹ کوٹ میں ملبوس شخص نے سخت لہجے میں کہا

"مسٹر یزدانی میں سمجھ سکتی ہوں بچے سے غلطی ہوئی ہے ہم اسکا ازالہ کریں گے مگر پلیز آپ آرام سے بات کریں یونیورسٹی کا ماحول خراب نا کریں۔یہ معافی ضرور مانگیں گے"۔

پرنسپل صاحبہ نے سمجھانا چاہا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کس بات کی معافی سوری میم پر میں بھی اپنی بات پر قائم ہوں۔مجھے نہیں لگتا کہ میں نے کوئی" غلطی کی ہے۔انکا یہ بیٹا اور اسکے دوست نینا کو اریٹیٹ کر رہے تھے۔میں تو انکی اور بھی جم کے دھلائی کرنا چاہتا تھا۔اگر انکا یہ بد تمیز بیٹا انکے سامنے سلامت کھڑا ہے تو اسے میرا احسان سمجھیے"۔

ظفر کو ایک نظر گھورتے جواب دیا

دیکھ رہی ہیں آپ اس لڑکے کی ہٹ دھرمی میرے ہی سامنے کھڑے ہو کر مجھے دھمکی دے" رہا ہے میں کہتا ہوں ابھی اور اسی وقت اسے فائر کریں"۔

صائم کی ڈھٹائی پر وہ طیش میں آتے بولے۔۔ظفر کھا جانے والی نظروں سے صائم کو گھور رہا تھا۔

دیکھیں مسٹر یزدانی میں بات کر رہی ہوں نا"۔صائم کے جواب پر ہولتے ہوئے تحمل سے بات سنبھالنے کی کوشش کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب بات کرنے کو بچا کیا ہے جو بات ہونی تھی ہو گئی۔یہ لڑکا میرے منہ پر میرے بیٹے کو دھمکی "دے رہا ہے۔اس لڑکے کو یونیورسٹی سے فائر کریئے ابھی کہ ابھی"۔

صائم کی ہٹ دھرمی پر طیش میں آتے کہا انکا غصہ کسی طور کم ہی نہیں ہو رہا تھا۔

اوکے میم مجھے یونیورسٹی سے فائر کرنا ہے تو کر لیجئیے گا مگر اس سے پہلے اگر آپکو اعتراض نا ہو تو" مجھے ایک ضروری کال ملانی ہے"۔

ٹھنڈے لہجے میں سنجیدگی سے کہا جبکہ آفس میں موجود دو نفوس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

اب کیا کرنے والے ہو تم صَنم کے بچے۔نینا نے دل ہی دل میں اسے صلواتیں سنائیں۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کسے کال کرنی ہے لڑکے ؟ تمہیں میرے بیٹے سے ٹکر لینے سے پہلے سوچنا چاہیئے تھا۔ایک موقع دیا تھا گنوا دیا تم نے۔کون ہے جسے بلانا ہے۔میری پہنچ بہت دور تک ہے۔مجھے افسوس ہے تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا زرا بلاؤ ہم بھی دیکھیں کسے بلاؤ گئے۔

یزدانی صاحب نے استہزایہ ہنسی ہنستے کوٹ پر نادیدہ سی گرد جھاڑتے۔ٹانگ پر ٹانگ جماتے توہین امیز لہجے میں کہا۔

کسے بلانا ہے آپ نے؟

پرنسپل صاحبہ نے ناسمجھی سے اسے دیکھا

www.novelsclubb.com

میں نے اپنے بڑے بھائی میر شہر یار حیدر کو بلانا ہے۔میں چاہتا ہوں وہ ایک بار یہاں آکر وجہ جان لیں۔پھر بھلے آپ مجھے فائر کر لیجیئے گا یونی سے آئی ڈونٹ کیئر "۔

اس نے پر سکون انداز میں لاپرواہی سے کہا

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا نام لیا تم نے کسے بلانا ہے؟ مسٹر یزدانی ٹھٹکے

میر انڈسٹریز کے اونر میر شہریار کو بلانا ہے۔ایکچوئلی میر بھیا کو اگر بعد میں پتا چلا کہ مجھے یونیورسٹی سے فائر کر لیا گیا ہے۔تو وہ بہت غصہ ہوں گے،بہت پیار کرتے ہیں نا مجھ سے،تو میں چاہتا ہوں،وہ ابھی یہاں آ جائیں،اور آپ خود انہیں وجہ بتا دیجیئے گا،کہ کہ مجھے انکی گڑیا نینا کی وجہ سے فائر کیا جارہا ہے،کیونکہ میں نے اس سے بدتمیزی کرنے والوں کی دھلائی کی ہے"۔

محصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے مزے سے کہا

www.novelsclubb.com

تم میر شہریار کے بھائی ہو؟

یزدانی صاحب کے لیے یہ انکشاف کافی چونکا دینے والا تھا

جی ہاں! پلیز میم مجھے ایک کال کرنے دیجئیے؟ انکی حالت سے لطف اٹھاتے ایک بار پھر پرنسپل صاحبہ کو مخاطب کہا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"رکئیے! مسٹر یزدانی بروقت سیدھے ہوئے۔

کوئی کسی کو کال نہیں کرے گا۔ میر خاندان سے ہمارے تعلقات بہت اچھے ہیں۔ اگر مجھے پتا ہوتا کہ یہ میر شہریار کے بھائی ہیں۔ تو نوبت یہاں تک نہیں آتی۔ خیر بچوں سے غلطیاں ہوتی رہتی ہیں میں نے انہیں معاف کیا بیٹا آپ بھی سب بھول جاؤ"۔

مسٹر یزدانی نے صائم کو دیکھتے لہجے کو قدرے ہموار رکھتے خوشدلی سے کہا

ٹھیک ہے انکل میں سب بھول جاؤں گا بشرطیکہ آپکا بیٹا اپنی حرکتیں سدھار لے۔ اور اس بات کی یقین دہانی کروائے کے یہ دوبارہ کبھی بھی نینا کہ آس پاس نظر نہیں آئے گا"۔

مسٹر یزدانی کا گرگٹ کی طرح بدلتا رنگ دیکھتے صائم نے سر جھٹکتے سنجیدگی سے کہا

ہاں ہاں کیوں نہیں ایسا ہی ہوگا کیوں ظفر بیٹا"۔ چہرے پر جبراً مسکراہٹ سجاتے اپنے بیٹے کی" طرف دیکھتے کہا جو بامشکل اپنا غصہ کنڑول کیے ہوئے تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یس ڈیڈ"

چلیں یہ تو بہت اچھا ہو گیا جو بات بڑھی نہیں۔یہیں ختم ہو گئ۔ مسٹر یزادنی آپکو یہاں آنے کی زحمت ہوئ اسکے لیے معزرت۔اور بیٹا آپ دونوں"۔۔۔صائم اور ظفر سے مخاطب ہو کر کہا۔"میں امید کرتی ہوں کہ دوبارہ مجھے شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔

مس عظمٰی آپ مسٹر یزدانی کے ساتھ باہر تک جائیں"۔چند ایک رسمی باتوں کے بعد پرنسپل صاحبہ نے کہا

اوکے ینگ مین سی یو"۔صائم کا کندھا تھپکتے یزدانی صاحب باہر کی جانب بڑھے۔"

*****

بابا آپ ایسے کیسے اس صائم کے بچے کو جانے دے سکتے ہیں۔اس نے کیا حالت کی ہے میری" دیکھیں زرا"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گاڑی کے قریب پہنچتے چہرے کی طرف اشارہ کرتے ظفر نے شدید غصے سے کہا

احمق انسان اگر اس وقت میں میر خاندان سے ٹکر لیتا تو لاکھوں کا نقصان ہوتا۔ حال ہی میں " انکے ساتھ ڈیل ہوئی ہے۔ تمہاری بیوقوفیوں کی وجہ سے میں اب ان سے تعلقات خراب نہیں کر سکتا۔ بہتر یہی ہے تم بھی سب کچھ بھلا کر اس لڑکے سے نارمل انداز میں پیش آؤ۔ مجھے کوئی "شکایت نہیں ملنی چاہیئے سمجھے۔

یزدانی صاحب نے جھڑک کر کہا

سمجھ گئے کہ نہیں"۔"

گھور کر پوچھا

سمجھ گیا ڈیڈ"۔ بے زارگی سے کہتے وہ گاڑی میں بیٹھا"

*****

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا آپ بتانا پسند کریں گے یہ کیا حرکت تھی مسٹر صائم"۔"

پرنسپل صاحبہ نے اس ڈھیٹ کو دیکھتے چبھتے لہجے میں کہا۔جواب انکے سامنے مزے سے بیٹھا ہوا تھا۔پاس ہی نینا بیھٹی ٹیبل پر لکیریں کھینچ رہی مصروف سی خود کو لا تعلق ظاہر کر رہی تھی۔

بڑی ماما اوپس سوری آئی مین میم میں نے کیا کیا؟لہجے میں شرارت لیے قدرے لا پروہ بنتے لہجے میں خیرت سموتے پوچھا

www.novelsclubb.com

صائم میں کہتی ہوں سدھر جائیں۔ورنہ یقین جانیے نیکسٹ ٹائم میر شہریار آئیں یا انکے بھی" باپ ہم نے معاف نہیں کرنا آپکو"۔

انگلی اٹھا کر تنبیہ کی

ارے میری پیاری سی پرنسپل صاحبہ بڑے بابا کو بلانے کی کوئ ضرورت نہیں۔آج کے بعد" ایسی نوبت نہیں آئے گی۔کیونکہ اس زلیل انسان اور اسکے لالچی باپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انکے مدِ مقابل کون ہے۔دیکھا نہیں کیسے گرگٹ کی طرح رنگ بدل ہے۔"۔صائم نے تنفر سے سر جھٹکا۔اور آپ مجھے اس انسان سے ایکسکیوز کرنے کا کہہ رہیں تھیں۔میرا تو دل کر رہا تھا۔جان سے مار دوں اسے"۔

ماتھے پر بِل ڈالے خفگی سے کہا

ہاں مرنے مارنے کے علاوہ کام کیا ہے آپکا۔آپکو چاہیئے تھا مجھے بتاتے میں میں کوئی ایکشن لیتی۔اگر آپکو یا نینا کو وہ خدانخواستہ کوئی نقصان پہنچا لیتا زمیدار کون ہوتا۔یا پھر آپ اسے زیادہ نقصان پہنچا لیتے تو آپ نے سوچا ہے کتنی مصیبت اٹھانی پڑتی ہمیں"۔

آئی ایم سوری بڑی ماما ہمیں اس وقت کچھ سمجھ نہیں آئی۔نینا رو رہیں تھیں۔اس وقت جو ٹھیک لگا وہی کیا"۔

شرمندگی سے لب کچلتے جواب دیا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہمم اور یزدانی صاحب کو کیسے جانتے ہیں آپ ؟اس سوال پر نینا نے بھی گردن اٹھا کر صائم کو دیکھا وہ بھی متجسس تھی۔

ایکچوئلی میں جانتا تھا ظفر ضرور کوئی نا کوئی ایکشن لے گا اتنا تو مجھے پتا تھا کہ اسکے فادر ایک بہت بڑے بزنس مین ہیں جسکا گھمنڈ تھا۔تو بس باتوں باتوں میں ظفر کو اپنا دوست ظاہر کرتے ہوئے اسکے بزنس مین ڈیڈ کے متعلق میر لالہ سے کچھ انفارمیشن نکال لی تھی جو کام آ گئی۔"

کان کھجاتے ہنستے ہوئے اپنا کارنامہ سنایا

اور اگر آپکے میر لالہ کو معلوم ہو گیا کہ جس لڑکے کو آپ اپنا دوست بتا رہے ہیں وہ ایک دن آپکی بدولت ہوسپیٹل میں ایڈمیٹ رہا ہے تو؟"

فکر مندی سے پوچھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پہلی بات میر لالہ کو یزدانی صاحب اب خود معلوم نہیں ہونے دیں گے۔ فرض کریں اگر "

"معلوم ہو بھی گیا تو وہ مجھے شاباش دیں گے نا کہ آپکی طرح ناراض ہوں گے۔

ہم ناراض نہیں ہیں صائم بچے۔" گہرا سانس لے کر بات جاری رکھی۔ "انسان کو سب پہلوؤں کو سوچنا چاہیئے۔ ٹھیک ہے جیسا کہ آپ نے کہا وہ آپکو نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا مگر یہ جو عورت کی عزت ہوتی ہے نا یہ بہت نازک ہوتی ہے۔ اگر وہ ضد میں آکر اپنی بے عزتی کا بدلہ نینا سے لے لیتے۔ ان پر خدانخواستہ کوئی بہتان لگا لیتے۔ کوئی انتہائی قدم اٹھا لیتے تو کیا کر سکتے تھے آپ؟

نینا نے سہم کر رابیل بیگم کو دیکھا

www.novelsclubb.com

اگر وہ ایسی کوئی حرکت کرتا تو وہ دن اسکی زندگی کا آخری دن ہوتا۔ میں جان لے لیتا اسکی "

۔ صائم کی آنکھوں میں یکدم خون اترا"

یہی بات ہم آپکو سمجھا رہے ہیں کہ جوش سے نہیں ہوش سے کام لیا کریں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رابیل بیگم نے تاسف سے سر ہلایا

اور نینا آپ رو کیوں رہیں تھیں؟ کیا یونیورسٹی اس وقت خالی تھی؟ سٹوڈنٹ تھے یا نہیں؟

اب انکی توپوں کا رخ نینا کی طرف تھا

"وہ میرا راستہ روک رہا تھا مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی تو رونے لگ گئی۔

انگلیاں چٹخاتے منمنا کر کہا

www.novelsclubb.com

نینا بچے عورت کو اپنے حصے کی جنگیں خود لڑنی پڑتی ہیں۔ ایک عورت کا لہجہ اتنا سخت ضرور ہونا چاہیئے کہ کسی بھی لڑکے کو اس سے بات کرتے ڈر محسوس ہو۔ کہ یہ کوئی پلاسٹک کی گڑیا نہیں حوا کی بیٹی ہے جو خود کی طرف بڑھنے والا ہاتھ توڑ بھی سکتی ہے۔ جب آپکے چہرے پر ہی خوف چھایا ہو تو مقابل تو موقعے کا فائدہ آٹھائے گا ہی ایسے ڈر کر زندگی نہیں گزر سکتی۔ دنیا کا سامنا

کرنے کی ہمت ڈالیں خود میں۔اس دن تو صائم بروقت پہنچ گئے پر ہر وقت ایک سا نہیں ہوتا "زندگی میں اتراو آتے رہتے ہیں۔آپ سمجھ رہی ہیں نا میں کیا کہہ رہی ہوں۔

اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے پوچھا

جی بڑی ماما میں کوشش کروں گی۔آپ دعا کریں نا میری زندگی میں بھی کوئی جہاں سکندر آ جائے جو روپ بدل بدل کر آ کے میری مدد کرے۔ہائے امیجن کرنے میں ہی کتنا مزا آ رہا ہے نا"۔آنکھیں میچ کر محصومیت سے دونوں کو دیکھتے کہا صائم نے کراہ کر سر ہاتھوں میں تھام لیا۔اس لڑکی کو کچھ سمجھانا اور دیوار سے سر مارنا برابر تھا۔رابیل بیگم اسکے بچپنے پر مسکرا کر رہ گئیں۔

نینا بی بی اپنی اس فینٹسی دنیا سے نکل آؤ۔اور زندگی کو سیریس لو۔زندگی کوئی ناول کہانی کا نام نہیں ہے۔تمہاری یہ گز بھر کی زبان صرف میرے آگے چلتی ہے کیا۔قسم لے لو اگر آج کے بعد میں نے تمہیں ایسے آنسوں بہاتے دیکھا تو بہت برا پیش آؤں گا۔انگلی اٹھا کر وارنگ دی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بڑی ماما۔آنکھوں میں آنسوں لیے مدد طلب نگاہوں سے انہیں پکارا

صائم ہم سمجھا رہے ہیں نا۔رابیل بیگم نے مصنوعی ڈپٹا

سمجھالیں مگر کوئ فائدہ نہیں ہے ان پر کچھ اثر نہیں ہونا"۔"

صائم نے ماتھے پر بل ڈالتے جواب دیا

www.novelsclubb.com

ہاں تو آپکو کون کہتا ہے آکر میری مدد کریں مت آیا کریں نا"۔"

نینا نے دوبدو جواب دیا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مجھے کوئی شوق نہیں ہے دادا جان نے ہی آپکی زمیداری دی ہے ورنہ میں ایسی بزدل لڑکیوں کو"

منہ بھی نا لگاتا سمجھی"۔

صائم نے تیز لہجے میں جھڑکا

بس پھر سے بچوں کی طرح لڑنا شروع کر دیا۔اب ایک لفظ بھی نا سنوں میں آپ دونوں کے "

"منہ سے۔جائیں کلاس کا وقت ہونے والا ہے۔

رابیل بیگم نے دونوں کو سخت لہجے میں خاموش کروایا

اوکے میڈم آپکا حکم سر آنکھوں پر چلتا ہوں"۔"

سر کو خم دے کر آئیز وینک کرتا وہ چیئر سے اٹھا

چلیے محترمہ کلاس کا ٹائم ہے۔یا آپکے لیے انویٹیشن کارڈ بیجھنا پڑے گا؟

صائم تنزیہ کہتا دروزے کی جانب بڑا انینا دانت پیس کر رہ گئی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نینا بچے آپ بھی جائیے۔اور جو باتیں ہم نے کیں ہیں ان پر غور کریں۔"

اوکے بڑی ماما پر آپ ناراض تو نہیں ہیں نا"۔"

پاس جا کر چیئر کے پیچھے کھڑے ہوتے رابیل بیگم کے گلے میں بانہیں ڈالتے لاڈ سے پوچھا

نہیں میری جان نہیں ہوں ناراض جائیں کلاس کا وقت ہے"۔"

ہاتھ چوم کر محبت سے کہا

تھینک یو اینڈ لو یو بڑی ماما بائے"۔"

خوشی سے چہکتے وہ پرنسپل آفس سے نکلی

www.novelsclubb.com

لو یو ٹو میرے بچے اللہ پاک آپکی یہ مسکراہٹ صدا قائم رکھیں کسی کی نظر نا لگے"۔"

انہیں کوئی اس وقت شدت سے یاد آیا تھا۔

*****

صَم۔۔۔ صَم رکو۔ آفس روم سے نکلتے وہ ہانپتی کانپتی اس تک پہنچی صائم بے بسی سے آنکھیں بند کرتے گہرا سانس لے کر مڑا۔

یہ کیا بچپنا ہے نینا کیوں پیچھے سے آواز لگا رہی ہو۔ ماتھے پر بل ڈالتے غصے سے پوچھا

"تم جو رک نہیں رہے تھے۔ کتنی آوازیں دی تمہیں بھاگ بھاگ کر پہنچی ہوں۔"

اتھل پتھل سانسوں کے ساتھ خفگی سے کہا

www.novelsclubb.com

جی فرمایئے نینا دی گریٹ کیا کام ہے اس ناچیز سے "۔دانت پیس کر تزیہ انداز میں پوچھا"

وہ نا میں آج واپسی پر آپکے ساتھ جاؤں گی۔شادی کی شاپنگ کرنی ہے ایشو آپی کے ساتھ مل کر تو بڑی ماما کو صبح بتا دیا تھا میں نے میں آپکے ساتھ چل رہی ہوں۔

لہجے کو حتی المکان میٹھا بناتے اپنا مطلب بتایا

جی نہیں کوئی میرے ساتھ نہیں چل رہی شام کو حیدر لالہ کے ساتھ آجانا ویسے بھی کل پھپھو لوگوں نے پہنچ جانا ہے تو گھر جاؤ آرام سے رہو انکے آنے کی تیاری کرو۔

www.novelsclubb.com

صائم نے باقاعدہ ہری جھنڈی دکھائی

ہاں تو میں کون سا دس دنوں کے لیے جا رہی ہوں۔ تمہیں پتا ہے نا گاؤں کتنے دور ہے۔مجھے شام کو ایشو آپی کے ساتھ جانا ہے؟

نینا کو غصہ آیا تھا مگر اس وقت اسے صائم سے کام تھا اس لیے برا مانے بغیر کہا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں تو بس نہیں میں نہیں لے کر جا سکتا تمہیں۔

پلیززززززصم۔

التجائیہ لہجے میں منت کی۔

بڑی کاجل سے سجی آنکھیں جن پر جدید طرز کا نظر کا چشمہ لگا تھا۔۔۔گول خوبصورت صاف شفاف چہرے پر چھائی ازلی محصومیت خود کو شال سے ڈھانپے اسے آس سے دیکھ رہی تھی۔اور بس یہاں آکر وہ بے بس ہو جاتا تھا۔

www.novelsclubb.com

کیا مصیبت ہے یار۔۔۔!اس نے بے بسی سے بالوں میں ہاتھ پھیرا

اوکے لے جاؤں گا تمہیں ساتھ اب خوش!ہار مانتے ہوئے اسکے محصوم چہرے سے نظریں چرائیں۔

کیا سچی"۔"

وہ خوشی سے چہکی اسکے لیے صائم کا مان جانا ہی بہت تھا

ہاں بس ایک مسئلہ ہے۔

تھوڑی پر انگلی رکھتے پر سوچ انداز میں اسے تنگ کرنے کے ارادے سے کہا

کیسا مسئلہ ؟

نینا نے الجھ کر اسے دیکھا

www.novelsclubb.com

دراصل آج میں گاڑی پر نہیں اپنی سکوٹی پر آیا ہوں امید کرتا ہوں تمھیں کوئی پریشانی نہیں ہو "

گی میرے ساتھ جانے میں"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

صائم کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آئی آرام سے نینا کے سر پر بم پھوڑا اور بس نینا کے چہرے کا رنگ یکدم اڑا صائم کے ساتھ سکوٹی پر بیٹھنا مطلب اپنی موت کو دعوت دینا اور اسے اپنی جان پیاری تھی۔

آئی تھنک آپکو نہیں جانا میرے ساتھ سکوٹی پر چلو کوئی بات نہیں ڈرائیور کے ساتھ شام کو آجانا "۔

اسکی حالت سے لطف اٹھاتے ہمدردی سے حل پیش کیا

کس نے کہا میں نے نہیں جانا تمہارے ساتھ ؟ میں ضرور جاؤں گی۔ ویسے بھی میں کوئی" ڈرپوک لڑکی تو نہیں جو تمہارے ساتھ سکوٹی پر جانے سے ڈروں گی۔ مگر اگر تم نے پچھلی بار کی طرح سکوٹی چلائی تو یاد ہے نا میر لالہ نے کیا کیا تھا"۔ اسکو دیکھتے نینا نے آنکھیں چھوٹی کرتے انگلی اٹھا کر تنبیہ کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ کب بھول سکتا تھا۔جب نینا کو تنگ کرنے کی غرض سے اس نے سکوٹی فل سپیڈ میں چلائی اور پھر گھر جا کر نینا نے وہ رونا ڈالا کے میر مینشن کے در و دیوار نے اسکی دہائیاں سنیں۔صائم کی گھر کے تمام افراد سے عزت افزائی کروا کر ہی اسے سکون ملا۔اور میر نے تو اس سے کچن کے برتن تک دھلوادئے سب ملازموں کے سامنے۔

لے جاؤں گا۔چھٹی ٹائم وقت پر پہنچ جانا"۔"

اسے سخت قسم کی گھوری سے نوزاتے گلاسز آنکھوں پر چڑھاتے وہ اپنی کلاس کی جانب بڑھا

*****

یہ عاجزی یہ نرم لہجہ بس تمہارے واسطے

اس محبت کا کوئی اور حصے دار نہیں ہے

افق پر چاند پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آسمان چاند ستاروں سے روشن بہت خوبصورت منظر پیش کر رہا تھا۔وہ چھت پر کھڑی دونوں ہاتھ ریلنگ پر رکھے بازوؤں پر گرم شال لپیٹے کھڑی تھی۔دفعتاً بہت نزدیک سے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔آہٹ پر بھی اس نے گردن نہیں موڑی۔وہ جانتی تھی کہ آنے والا اسکا وہی دیوانہ ہو گا۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اسکے بلکل سامنے ریلنگ سے ٹیک لگا کر سینے پر بازوں باندھے کھڑا ہو گیا۔ٹھنڈی ہوا کے جھونکے اسکے چہرے پر آئی لٹوں کو اڑا لے جا رہے تھے۔جو دیدار یار میں خلل ڈالتے مقابل کو بے سکون کر رہے تھے۔

کیسی ہیں ظالم ملکہ "۔"

اسکی گھمبیر آواز کانوں سے ٹکرائی

ٹھیک ہوں آپ کیسے ہو؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بعیر اسکی جانب مڑے جواب دیا

ٹھیک ہوں پر متجسس ہوں آخر اتنے سالوں بعد ظالم ملکہ کو مجھ پر رحم کیسے آگیا؟

لہجے میں مسرور سی شرارت تھی،اسکے سوال پر وہ چپ رہی، مگر جب یہ خاموشی زیادہ طویل ،ہوئی تو مقابل نے بے چینی سے پکارا

"منال"

ہاں

آپ دل سے رضامند ہو نا اس رشتے کے لیے؟

،کسی خدشے کے پیشِ نظر پوچھا گیا

اس نے رخ موڑ کر اپنے اس دیوانے کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگر میں کہوں نہیں تو؟

آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے سنجیدگی سے پوچھا

تو پھر آپ پر کوئ زور زبردستی نہیں۔میں پوری زندگی آپکا انتظار کر سکتا ہوں"۔"

لہجہ پر یقین تھا

اور اگر میں پوری زندگی آپ سے شادی کے لیے رضامند نا ہوئ تو؟

سوال داغا گیا

اول تو ایسا ہو ہی نہیں سکتا اور اگر ایسا ہوا تو میں جنت میں آپکا ساتھ مانگ لوں گا۔اس دنیا میں تو"

مجھ سے جان چھڑا لیں گئیں پر وہاں تو میرا ہونا ہی پڑے گا"۔

www.novelsclubb.com

اسکی نظروں کی تپش اور لہجے کے یقین نے منال کو نظریں چرانے پر مجبور کر دیا

"ایک شرط پر مانوں گی مجھ سے ایک وعدہ کرنا ہو گا۔"

کیسا وعدہ؟

مجھے کبھی میرے ماضی کا طعنہ تو نہیں دو گے"۔مدھم آواز میں کچھ جھجکتے ہوئے پوچھا"

آپکو میں ایسا لگتا ہوں؟

لہجے میں خفگی در آئی

مرد زات ہو کیا معلوم کل کو تمہاری غیرت جاگ جائے۔اور تم اپنے اور میرے درمیان"

ماضی کو لے آؤ۔اور ٹیپیکل مردوں کی طرح طعنہ دو کہ میری زندگی میں تم سے پہلے کوئی تھا

وغیرہ وغیرہ"۔چہرے پر آئے لٹیں کانوں کے پیچھے اڑستے تلخ لہجے میں کہا

www.novelsclubb.com

سیریسلی منال آپ مجھے ان مردوں کی طرح گراہوا سمجھتی ہیں جو عورت کو اسکے ماضی کا طعنہ "
دیتے۔اسکے کردار پر کیچڑ اچھالتے ہیں افسوس ہے مجھے۔ماضی ہر انسان کا ہوتا ہے۔نا تو میری
سوچ ٹیپیکل مردوں کی طرح ہے اور نا آپکے ماضی میں ایسا کچھ نہیں ہے جسکے لیے میں آپکو طعنہ
دوں۔آپکے کل میں بھی صرف میں تھا اور آج میں بھی صرف میں ہوں۔اس طرح کی سوچ
میرے لیے رکھ کر آپ میری محبت کی توہین کر رہی ہیں۔مجھ پر نا سہی اپنی پھپھو کی تربیت پر
یقین کر سکتی ہیں آپ"۔

سنجیدہ لہجے میں افسوس سے کہا

آئی آیم سوری ماہر پر میں کیا کروں میرے دل میں کچھ خدشات ہیں جو مجھے آگے بڑھنے سے "
روک رہے ہیں۔میں نے بہت سوچ سمجھ کر دل سے رضامند ہوتے ہوئے آپکا پرپوزل
ایکسیپٹ کیا ہے مگر مجھے یہ بات بے سکون کر رہی تھی۔کہ اگر آپ بھی دوسرے مردوں کی
طرح۔۔۔۔"۔

لب کچلتے دانستہ بات ادھوری چھوڑی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

منال رشتے کی پہلی سیڑی اعتبار ہوتی ہے میں یہ نہیں کہوں گا کہ مجھ سے محبت کریں میں بس اتنا چاہتا ہوں کہ میری محبت پر اعتبار کریں یقین جانیے کبھی بے مول نہیں ہونے دوں گا آپکو"۔

پر یقین لہجے میں کہا

دفعتاً منال کو سمجھنے کا موقع دیے بعیر وہ زمین پر بیٹھا۔ منال دو قدم پیچھے ہوئی۔

اگر یہ کہہ دو، بعیر میرے

نہیں گزارا تو میں تمہارا

یا اس پہ مبنی کوئی تاثر، کوئی اشارہ

! تو میں تمہارا۔۔۔

غرور پرور انا کا مالک

کچھ اسطرح کے ہیں نام میرے

مگر قسم سے جو تم نے اک نام

www.novelsclubb.com

!بھی پکارا تو میں تمہارا۔۔۔

تم اپنی شرطوں کے کھیل کھیلو

میں جیسے چاہوں لگاؤں بازی

اگر میں جیتا تو تم ہو میری

!اگر میں ہارا تو میں تمہارا۔۔۔۔

ماہر نے دوزانوں بیٹھتے ہتھیلی اسکے سامنے کی اسکے نظروں میں دیکھتے وہ اب اپنے احساسات" شاعری کی صورت میں اس تک پہنچا رہا تھا۔اسکی آواز منال کی سانسوں میں ارتعاش پیدا کر رہی تھی۔وہ حیرت سے ماہر کا یہ روپ دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

،تمہارا عاشق، تمہارا مخلص

تمہارا ساتھی تمہارا اپنا

رہا ان میں سے کوئی دنیا میں

جب تمہارا تو میں تمہارا

تمہارا ہونے کے فیصلے کو

میں اپنی قسمت پہ چھوڑتا ہوں

اگر مقدر کا کوئی ٹوٹا، کبھی ستارا

تو میں تمہارا

یہ کس پہ تعویز کر رہے ہو؟؟؟

یہ کس کو پانے کے ہیں وظیفے؟؟

تمام چھوڑو بس ایک کر لو

جو استخارہ تو میں تمہارا

www.novelsclubb.com

وہ جو سانس روکے حیرت کا مجسمہ بنے اسے سن رہی تھی۔اسکے خاموش ہوتے ہی ایک ٹرانس" کی کیفیت سے نکلی۔

مجھے آپ سے محبت نہیں چاہیئے منال مجھے بس آپکی وفا اور یقین چاہیئے۔بتایئے یقین کریں گی" میری محبت پر؟

وہ بڑی آس سے آنچ دیتے لہجے میں اسکے سامنے ہتھیلی رکھ کر وعدہ لینا چاہ رہا تھا۔

منال نے کچھ جھجھکتے ہوئے اپنا ہاتھ اسکی ہتھیلی پر رکھ دیا۔

ہاں"۔ سر ہاں میں ہلاتے رندھے ہوئے لہجے میں جواب دیا اسکی آنکھیں کسی بھی پل چھلکنے کو" تیار تھیں

ماہر سرشاری سے مسکرایا۔ بغیر وقت ضائع کیے اس نے جلدی سے ایک خوبصورت رِنگ جیب سے نکال کر اسکے دائیں ہاتھ کی انگلی میں پہنائی۔ یہ سب اتنا جلدی ہوا کہ منال کو سمجھنے کا موقع ہی نہیں ملا۔

ماہر یہ؟ وہ ہکلائی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پانچ سال انتظار کیا ہے میں نے اس دن کا اس سے پہلے کے یہ انتظار اور طویل ہو جائے۔ میں "آپکا نام اپنے نام کے ساتھ جوڑنا چاہتا ہوں۔ شادی کریں گیں مجھ سے؟

بڑی آس سے کہتا اب وہ اسکی ہاتھوں میں سجی اپنے نام کی انگوٹھی دیکھ رہا تھا۔

مگر ماہر میں ابھی اس سب کے لیے تیار نہیں ہوں م میں کیسے مطلب"۔"

اسکی ہتھیلی سے اپنا ہاتھ چھڑاتی وہ جھنجلائی ہوئی لگ رہی تھی۔

میں جانتا ہوں منال آپ ابھی اس سب کے لیے تیار نہیں ہیں پر کبھی نا کبھی تو شادی ہونی ہی "ہے میں چاہتا ہوں ماہی اور علی کے ساتھ ہماری شادی بھی ہو جائے۔ اور اسکے لیے میں نانا جان سے پرمیشن لے چکا ہوں۔ پلیز انکار مت کریئے گا"۔ منال کے ہاتھ چھڑوانے پر زمین سے اٹھتے وہ بے قراری سے بولا

ہاں کر دو سیمرن پلیز ہاں کہہ دو"۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

علی کے ڈرامائی انداز پر وہ کرنٹ کھا کر پلٹے جہاں آلیار علی ماہی ایشال صائم اور نینا کے ساتھ حیدر اور مشائم بھی ایک طرف کھڑے ان دونوں کو مسکرا کر دیکھ رہے تھے۔

آپ سب یہاں؟

منال نے شاک سے لب کھولے۔ شاک تو ماہر کو بھی لگا تھا۔ وہ اس وقت ان سب کو چھت پر دیکھنے کی توقع نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے تو صرف آلیار کو بتایا تھا۔ مگر اب وہ اسے شیطانی ہنسی ہنستے دیکھ خود کو کوس رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ کیا حرکت ہے شرم نہیں آتی آپ لوگوں کو پرائیویسی نام کی کوئی چیز بھی ہے کہ نہیں" یہاں۔ اور حیدر لالہ آپ بھی"۔

ماہر نے صدمے سے حیدر کو دیکھا

ہاہاہا زرا دیکھیے تو ہمیں شرم دلا کون رہا ہے"۔ آلیار نے ہنستے ہوئے حیدر کو دیکھ کے کہا"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تجھ سے تو بات میں نمٹتا ہوں"۔"

چہرے پر ہاتھ پھیرتے انگلی دکھا کر تنبیہ کی

موسٹ ویلکم جانِ مَن"۔بے پرواۂ سے جواب آیا"

ماہر دانت پیس کے رہ گیا

بر و میں یہ سین مِس نہیں کرنا چاہتا تھا۔تو اپنی وائی فائ کے کہنے پر آگیا دراصل وہ ویڈیو بھولی"
نہیں ہے مجھے آج تک"۔

حیدر کا لہجا کچھ جتاتا ہوا تھا ماہر نے گڑبڑا کر نظریں چرائیں

یار ٹائم ناویسٹ کرو آپ لوگ اور آپی پلیز مان جائیں۔اتنا پیار کرنے والا انسان آپکو کبھی نہیں"
مل سکتا"۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ماہی نے منت بھرے لہجے میں کہا

ہاں منال آپی پلیز مان جائیں کتنا مزا آئے گا نا علی بھیا اور ماہی آپی کی شادی کے ساتھ آپکی بھی "شادی ہو گی۔ میں تو ایک ہفتے کی لیو لوں گی۔"

نینا نے خوش ہوتے کہا

ہمیشہ پڑھائی سے جان چھڑانے کی سوچنا تم"۔ صائم نے اسکی ایکسائیمنٹ دیکھتے افسوس سے کہا"

آپ اپنی چونچ بند رکھیں مسٹر صائم"۔"

نینا نے تڑخ کر کہتے عادتاً آنکھیں گھمائیں

سب کے اصرار پر منال نے ایک نظر ماہر کو دیکھا جو آنکھوں میں آس اور امید کے جگنو لیے بیتابی سے اسکے جواب کا انتظار کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اوکے اب سب اتنا فورس کر رہے ہیں تو مان ہی جاتی ہوں جایئے آپ بھی کیا یاد رکھیں گے "

مسٹر ماہر منال حمدان آپ سے شادی کے لیے راضی ہیں"۔

ہنسی دباتے ایک ادا سے جواب دیا

جس پر سب نے ہوٹنگ کی ماہر بالوں میں ہاتھ پھیرتا سر شار سا مسکرا دیا

یہ ہوئی نا بات"۔"

www.novelsclubb.com

علی نے سیٹی بجاتے ہوئے ماہر کو گلے لگایا

سب منال اور ماہر سے مل رہے تھے۔انہیں مبارکباد دے رہے تھے۔وہ آلیار حیدر اور علی کی باتوں پر مسکرا رہا تھا۔زندگی سے بھرپور مسکراہٹ،کچھ پانے کی خوشی،وہ ہنس رہا تھا۔مگر اسی آنکھوں میں نمی تھی۔خوشی اسکے انگ انگ سے چھلک رہی تھی۔دوسری طرف لڑکیوں میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گھری کھڑی منال اپنے اس دیوانے کو دیکھ رہی تھی۔ہاں وہ ٹھیک ہی کہتی تھی۔وہ دیوانہ ہی تھا منال حمدان کا دیوانہ۔ماہر نے بھی اسی پل اسے دیکھا۔دونوں کی نظریں ملیں۔

تھینک یو"۔"

ماہر نے ہونٹوں کو جنبش دی منال ہولے سے مسکرا دی۔

تھوڑی فاصلے پر کھڑے صائم نے اس خوبصورت منظر کو کیمرے کی آنکھ میں قید کر لیا۔

*****

آپ مجھ سے ناراض ہیں؟

ناجانے کیوں اس لڑکی کی باتیں آلیار کے حواسوں پر سوار ہو رہی تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس وقت سب لڑکے اسی کے روم میں تھے۔جب بھی سب کزن جمع ہوتے تو گپ شپ کے لیے انکا پڑاو آلیار کا روم ہی ہوتا تھا۔

حمزہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ماہین سے واٹسئپ پر مصروف تھا۔اسکی گود میں کشن رکھے آلیار آڑا ترچھا لیٹا ریپلائے کا بے صبری سے انتظار کر رہا تھا۔پاس ہی ولید دنیا جہان سے بیگانہ سو رہا تھا۔(ڈاکٹر ولید اور اسکی محبوب نیند جو بقول حیدر کے اس دنیا میں پوری نہیں ہو سکتی تھی جتنا چاہے سو لے کم ہے)حیدر ہشام اور میر سامنے ہی صوفے پر بیٹھے بزنس کی کوئی ڈیل ڈسکس کر رہے۔

www.novelsclubb.com

ایسے میں صرف ماہر ہی تھا۔جو چائے کا کپ لبوں سے لگائے ونڈو سے باہر دیکھتا۔انکی بورنگ کمپنی سے بیزار لگ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں تو بھلا میں کیوں ناراض ہوں گی آپ سے ؟ ریپلائے کے ساتھ حیران ہونے والا ایموجی بھی آیا۔ آلیار کو سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیا جواب دے۔ دو تین دنوں سے اس لڑکی کا کوئی میسج نہیں آیا تو آلیار نے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر کے کر دیا۔

"نہیں وہ آپکا اتنے دنوں سے میسج نہیں آیا تو تبھی مجھے لگا۔"

لب دانتوں تلے دبائے میسج سینڈ کیا

آہاں اسکا مطلب ہے کوئی مِس کر رہا تھا مجھے۔ ہمم ویل فار یور کائینڈ انفارمیشن آئی ایم میریڈ"

"ایک پیارا سا بے۔بی بھی ہے میرا۔

ساتھ اسے چڑانے کے لیے سمائل ایموجی تھا۔

جی نہیں ایسا کچھ نہیں بس مجھے لگا آپ ناراض ہیں سو کر دیا میسج"۔"

جلد بازی پر خود کو کوستے ریپلائے کیا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہاہاہا آئی نو ویسے ہی آپکو تنگ کر رہی تھی ایکچو ئلی آپ نے بتایا تھا کہ آپکے کزنز کی شادی ہے "

تبھی میسج نہیں کیا کہ آپ ڈیسٹرب نا ہوں۔" وضاحت دی گئ

مادام میرے کزنز کی شادی پرسوں سے سٹارٹ ہے۔اور ویسے بھی میں اتنا بھی مصروف "

نہیں کہ آپ جیسی اپنی مداح کو ٹائم نادے سکوں۔" ہنسی دباتے آلیار نے میسج ٹائپ کرتے

حساب برابر کیا انداز اسے چڑانے والا تھا۔

ہاہا یا تھینک یو تھینک یو میں آپکا یہ احسان کبھی نہیں بولوں گی مسٹر آر۔جے آپ نے مجھے اس "

قابل سمجھا۔"

یار کیا آپ لوگ کچھ وقت کے لیے آپنے یہ موبائل اور بزنس ڈسکشن کو سائیڈ پر نہیں رکھ "

سکتے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسکی برداشت جواب دے گئی تھی ماہر نے کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھتے سب کو مخاطب کرتے غصے سے کہا

اوبھائی کیا ہو گیا ہے اتنے غصے میں کیوں ہو؟ آلیار نے یکدم سیدھا ہوتے نا سمجھی سے پوچھا سب نے بیک وقت ماہر کو دیکھا۔

کیا مطلب غصے میں کیوں ہو میری پہلی پہلی شادی ہے یہ کوئی شادی والا گھر لگ رہا؟ سب کی "شادی پر میں نے کتنا ہلا گھلا کیا۔ میری باری آئی تو سب کی مصروفیت ہی نہیں ختم ہو رہیں۔

اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ ان دونوں سے موبائل لے کر حیدر کی گود میں رکھا لیپ ٹاپ اٹھا کر بالکونی سے باہر پھینک دے اور بے خبر لیٹے ولی کے منہ پر پانی کا ایک جگ انڈیل دے۔

(نہیں نہیں ایک جگ سے کچھ نہیں ہونا اسے شاور کے نیچے کھڑا کر دے)

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آہاں تو یہ بات ہے میری بسنتی ادھر آ میرے گلے لگ جا۔ایسی چھوٹی باتیں دل پر نہیں "لیتے یار۔دیکھ تو میری بھی "پہلی" شادی ہے۔ہم دونوں کا دکھ برابر ہے۔

حمزہ نے پہلی شادی پر زور دیتے خالص چھچھوروں والے انداز میں کہتے اسکے لیے اپنی بانہیں پھیلائیں۔اسکی حرکتوں سے لگتا نہیں تھا کہ وہ ایک قابل وکیل ہے۔

شٹ اپ"۔"

وہ اسکے انداز پر گڑبڑایا باقی سب کے چہروں پر ہنسی آگئی۔

www.novelsclubb.com

پہلی شادی سے کیا مراد ہے تم دونوں کا؟پہلی اور آخری شادی ہے یہ آپ دونوں کی۔یہ بات" جتنی جلدی سمجھ جاؤ اچھا ہے ورنہ کنوارے ہی مرنا"۔میر نے ان دونوں کی دہائی پر تنبیتی لہجے میں انگلی اٹھا کر وارن کیا اور یہ اڑا ان دونوں کا رنگ۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بلکل میر ٹھیک کہہ رہے ہیں اگر تم دونوں کی ایک سے زیادہ شادی کی حسرت ہے تو بھول "جاؤ۔ماہی اور منال کو"۔

ہشام نے بھی لقمہ دیا

نہ نہیں میں تو مزاق کر رہا تھا یار میرے لیے تو ماہی ہی سب کچھ ہے"۔"

حمزہ نے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ جلدی سے کہا اس سے پہلے کہ میر سچ میں ہی انکی شادی کینسل کروا لے

www.novelsclubb.com

اور میں تو منال کے علاوہ کسی اور کے بارے میں سوچنا بھی گناہ سمجھتا ہوں کجا کے شادی۔اگر" منال نہیں تو کوئی بھی نہیں میں مر جاؤں گا پر انکے علاوہ اور کسی کو بھی اپنی زندگی میں شامل نہیں کروں گا"۔

ماہر نے اڑی رنگت کے ساتھ بامشکل کہا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہشام حیدر اور میر نے ایک نظر ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر روم میں بے ساختہ ان تینوں کا قہقہہ گونجا۔

"ہاہا دیکھو تو زرا ان دونوں کے سرخ ہوتے چہروں کو۔"

حیدر نے ان دونوں کی جانب دیکھتے بامشکل اپنی ہنسی پر قابو پاتے کہا

یار اٹس نوٹ فیئر"۔"

ماہر نے ان تینوں کو ہنستے دیکھ جن میں اب آلیار بھی شامل ہو گیا تھا سخت ناراض ہو کر کہا

بہت برا مزاق تھا یہ میر لالہ بچوں کی جان نکال دی"۔"

حمزہ نے خفگی سے کہا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پیارے بچوں اگر آپ دونوں کہ منہ سے میں نے دوسری شادی کا لفظ غلطی سے بھی سنا ناتو" اس مزاق کو حقیقت میں بدلتے ایک منٹ بھی نہیں لگاؤں گا سمجھے"۔

میر نے جگ سے گلاس میں پانی انڈیلتے چیلنجینگ لہجے میں کہا

ایسے کیسے شادی ختم کرلیں گے مزاق تھوڑی ہی ہے ہننہنہ۔ماہر مدھم آواز میں بڑبڑایا

کچھ کہا آپ نے۔"میر شہریار نے نظر اٹھا کر اسے دیکھتے سنجیدگی سے پوچھا"

ہاہاں وہ میں یہ کہہ رہا تھا کہ جیسا آپ بولیں ویسا ہی ہوگا" بروقت بات سنبھالتے زبردستی مسکرا کر کہا"۔پر میر لالہ ہم دونوں کی شادی ہے کچھ تو شادی والا ماحول لگے آپ سب اپنی بزنس کی باتوں اور موبائل فونز میں مصروف ہیں۔ہم سے تو لڑکیاں ہی اچھی ہیں جو شادی کو انجوائے تو کر رہی ہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ماہر کا شکوہ بجا ہے ویسے۔لڑکیاں روز گھر کی خواتین کے ساتھ مل کر ہال روم لوک کر کے "خوب ہلہ گُلہ کرتی ہیں۔ ستم یہ کہ میری لاکھ منتوں ترلوں کو بھی خاطر میں نالاتے اندر نہیں گھسنے دیتیں۔ہائے یہ ظالم سماج ایک نظر بھی نہیں دیکھ سکا میں اپنے ہونے والی بیوی کو"۔

حمزہ نے بھی اپناد کھڑا سنایا اسے یاد آیا تھا کہ کیسے ہانیہ آپی اور نینا نے آلیار کو اندر آنے کی اجازت دیتے حمزہ کے منہ پر دروازہ بند کیا تھا۔

اوکے چلو پھر فارم ہاؤس چلتے ہیں۔باقی لڑکوں کو بھی کال کر کے بلالو۔کسی قسم کی روک ٹوک " بھی نہیں ہو گئ۔ناہی بڑوں کی نیند میں خلل پیدا ہو گا۔

ہشام نے سب کو دیکھتے تجویز پیش کی۔

گڈ آئیڈیا"۔"

حیدر نے ہشام کی بات سے اتفاق کیا باقی سب نے بھی اسکی تائید کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور تم اب اپنے اس موبائل کی جان چھوڑ لو۔

ماہر نے آلیار کو لتاڑا جو ابھی بیڈ پر لیٹے موبائل میں مصروف تھا۔

"اوکے تو بس ریڈی ہیں سب چلو چلتے ہیں۔

میر اور ہشام کے ساتھ ساتھ حیدر بھی لیپ ٹاپ اور فائلز سمیٹتا اپنی جگہ سے اٹھا۔

ایک منٹ پہلے ولی بھیا کو تو جگا لو سب"۔"

آلیار کے کہنے پر میر نے حیدر کو دیکھا دونوں کی آنکھیں پر اسرار انداز میں چمکیں۔

ہاں یار آپ لوگوں کے ولی بھیا تو ہمیں بھول ہی گئے تھے ہشام یہ سب پکڑیے گا ذرا"۔"

حیدر نے شرارت سے کہتے فائلز اور لیپ ٹاپ ہشام کو پکڑاتے کف لنکس فولڈ کیے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں کرو یار وہ بیچارا تھکا ہوا ہے سونے دو اسے۔ہشام ان سب لڑکوں میں بڑا تھا۔اسلیے سمجھداری کا ثبوت دیتے۔انکا ارادہ بھانپتے ولید کو ہمدردی سے دیکھتے کہا۔

ہاں ہاں فکر نا کریں ہم سب ابھی اتارتے ہیں ڈاکٹر ولید کی تھکن۔لڑکو اپنی اپنی جگہ سنبھال لو۔"

میر کے کہنے پر ہشام تاسف سے سر ہلاتے حیدر کی فائلز رکھنے چلا گیا۔

اوکے بوس"۔"

آلیار جھٹ سے بیڈ سے چھلانگ لگاتے نیچے اترا

اب منظر کچھ یوں تھا کہ بیڈ کے کنارے سے تھوڑا آگے داہنی سائیڈ ولید کمفرٹر اوڑھے سو رہا تھا۔شہریار اور حیدر اسکے پاس کھڑے تھے۔تھوڑے فاصلے پر آلیار موبائل ہاتھ میں لیے کھڑا

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھا۔ماہر بھی پاس ہی تھا۔اتنے میں حمزہ پانی کا جگ لیتا دروازہ دھڑم کی آواز میں کھولتا روم میں داخل ہوا سب ایک ساتھ پیچھے مڑے۔

اوپس سوری۔سب کی آنکھوں میں غصہ دیکھتے معزرت کی

حمزہ کے بچے کتنی دیر لگالی۔اور دروازہ انسانوں کی طرح نہیں کھول سکتے تھے کیا؟؟؟سب سو "رہے ہیں"۔

ماہر نے خشمگیں نگاہوں سے گھورا

ایکچوئلی میر لالہ نے کہا تھا کہ اپنے سالے صاحب کے لیے خالص ٹھنڈا برف والا پانی لے کے " "آؤں جس سے ان کی دن بھر کی تھکن منٹوں میں اتر جائے۔اتنی دیر تو لگنی ہی تھی پھر۔

ماہر کی گھوری نزر انداز کر کے پانی کا جگ اسے پکڑاتے لاپرواِئی سے کہا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اوکے گائز اب میں تین تک گنوں کا سب ریڈی رہنا رائٹ۔"

میر اور حیدر زرا آگے بڑے

حمزی"۔حیدر خود بیڈ پر میر کے سامنے زرا آگے ہو کر کھڑا تھا۔اس نے حمزہ کو آنکھوں سے آگے آنے کا اشارہ کیا۔

ایک"۔اسکے ایک گنتے ہی حمزہ جلدی سے آگے آیا آلیار نے کیمرہ آن کیا۔"

www.novelsclubb.com

دو"۔میر کے دو کہتے ساتھ ہی حمزہ نے آگے بڑھ کر ایک ہی جست میں ولید سے کمفرٹر کھینچا۔" اسکا کام ہو چکا تھا۔ولید نیند میں کسمسایا۔

اور یہ تین"۔"

تین کہتے ساتھ ہی ولید کے داہنی بازو سے میر اور باہنی بازوں سے حیدر نے پورا زور لگا کر ولید کو بیڈ سے اٹھا کر زمین پر کھڑا کیا۔ اسکے سنبھلنے سے پہلے ماہر نے جگ میں موجود برف والا ٹھنڈا پانی سارا ولید پر الٹ لیا۔ برف والا پانی جسم پر پڑتے ہی ولید کی نیند ایک سیکنڈ میں اُڑن چھو ہوتے چودہ طبق روشن ہو گئے۔

مشن کمپلیٹ"۔"

اس سے پہلے کہ وہ اس افتادہ کو سمجھ پاتا میر کے دونوں ہاتھ ہوا میں لہرا کر نعرہ لگاتے ہی سب نے ایک ہی جست میں دروازے کی جانب دوڑ لگائی۔

www.novelsclubb.com

ایسی عجیب و غریب حالات کا سامنا پہلی بار ہی نہیں ہوا تھا ڈاکٹر ولید کو۔ یہ سب ولید کی محبوب ترین نیند کو بھگانے کے لیے ایسے نِت نئے ایکسپیریمنٹ کرتے رہتے تھے۔

ویسے ان میں ان بچاروں کا بھی کوئی قصور نہیں تھا۔ ولید کی نیند ہی اتنی گہری ہوتی تھی گدھے (گھوڑوں کو بیچ کر سو جانے والی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

موبائل فون کی رنگ ٹون پر وہ سکتے سے نکلا۔ جہاں میر کی ایک میسڈ کال کے ساتھ ہی حیدر کا میسج جگمگا رہا تھا۔

"ڈاکٹر صاحب نہا تو آپ چکے ہی ہیں اب عزت سے چینج کر کے نیچے گاڑی میں آ جائیں۔ فارم ہاؤس جانا ہے"۔

ساتھ ہی لاتعداد سمائل ایموجیز کے ساتھ فلائنگ کس کے ایموجی وصول ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

ولید نے موبائل فون بیڈ پر پٹختے دونوں ہاتھوں سے بال نوچے۔

"بدتمیزو میں چھوڑوں گا نہیں تم سب کو"۔ غصے سے چیختے اس نے جتنی گالیاں آتی تھیں ان سب کی نزر کی۔ اور کر بھی کیا کر سکتا "بچارا" ولید۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

*****

پرسوں منال اور ماہین کی مایوں تھی۔چونکہ منساء فاروقی لاہور میں ہوتیں تھیں اس وجہ سے ہاشم صاحب کے کہنے پر شادی کی دونوں طرف کی ساری رسومات اس بار گاؤں میں ہی ہونی تھیں۔

سب اپنے اپنے کام میں مصروف تھے۔لاونج میں اس وقت خواتین کے ساتھ ایشال اور آلیار ہی بیٹھے تھے۔

آلیار منساء بیگم کے پاس بیٹھا انہیں رات والی ولید کی ویڈیو دیکھا رہا تھا۔جیسے وہ ہنستے ہوئے دیکھ رہیں تھیں۔اب تک وہ ویڈیو فیملی گروپ جس میں سب لڑکیاں بھی شامل تھیں۔وہاں سینڈ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے فیسبک پرائیویٹ اکاونٹ پر بھی شیئر کر چکا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سنگر ہونے کی وجہ سے آلیار وقتاً فوقتاً نیوز کا حصہ بنا رہتا تھا۔پر فیملی کو میڈیا کی نظر سے دور رکھنے کے لے وہ فیسبک اور انسٹا پر پرائیویٹ اکاؤنٹ کا استعمال کرتا تھا۔یہی وجہ تھی کہ میڈیا کو آلیار کے بارے میں زیادہ پرسنل معلومات نہیں تھی۔

"کتنے ظالم ہو تم لوگ میرے محصوم بھتیجے کا کیا خال کر لیا۔"

منساء بیگم نے ہنستے ہوئے اسے شرم دلائ

کوئ محصوم نہیں ہیں یہ آپکو پتا ہے اگر انہیں جگانے کہ لیے یہ طریقہ نا استعمال کیا جاتا تو ڈاکٹر" "صاحب نے صبح تک جاگنا نہیں تھا۔

آلیار نے وضاحت دی

ہاں تو دن بھر کے تھکے ہوئے ہوتے ہیں ناوہ"۔پاس بیٹھی ایشال نے اپنے شوہر کی حمایت میں" بولنا ضروری سمجھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

واہ بھئی واہ دیکھ رہی ہیں نا پھپھو کیسے سائیڈ لے رہی ہے اپنے شوہر کی"۔"

ہماری پوتی ہے ہی اتنی اچھی ایسا ہی ہونا چاہیئے ایک عورت کو اپنے شوہر کے معاملے میں"۔"

بی جان نے محبت سے ایشال کو دیکھتے کہا

بلکل آج کل کے دور میں کہاں سے ملتی ہیں ایسی نیک سیرت فرمانبراد بیویاں۔

آلیار نے ایشال کو دیکھتے تنزیہ کہا وہ گھور کر رہ گئی

www.novelsclubb.com

میں تو کہتی ہوں آلیار بیٹا اب آپ بھی اپنے لیے کوئی لڑکی دیکھ لیں۔سب کی شادی ہو گئی خیر سے ماہر اور حمزہ کی بھی بہت جلد ہو جائے گی۔دونوں آپ ہی کی عمر کے ہیں۔

صالحہ بیگم نے چائے کا کپ آلیار کو تھماتے ہوئے کہا

تائی جان آپ فکر نا کریں ٹرسٹ می جس دن میر آلیار کو اپنے ٹائپ کی لڑکی مل گئی نا اسی دن" میں اسے بھگا کر لے آؤں گا"۔

چائے کا کپ لبوں سے لگاتے شرارت سے جواب دیا

ٹھہر وزرا بدماش، منساء فاروقی نے اسکے کان کھینچے

آہ پھپھو کان تو چھوڑیں اتنا بڑا سنگر ہوں کچھ احساس کریں۔ آلیار نے دہائی دی

www.novelsclubb.com

چھوڑ دیا۔ منساء فاروقی نے ہنستے ہوئے اسکا کان چھوڑا

اور جس دن آپ کسی لڑکی کو بھگا کر لائیں گے ٹھیک اسی دن دادا جان اسکا لڑکی کا ہاتھ آپکے ہاتھ میں پکڑاتے اس گھر سے چلتا کریں گے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایشال نے مزے سے کہا

ایسے کیسے چلتا کریں گے آلیار بیٹا آپکو کوئی لڑکی پسند ہے تو بتائیں ہم خود جائیں گے لڑکی والوں "کے گھر رشتہ مانگنے"۔

بی جان نے آلیار سے پوچھا

بلکل آلیار کوئی لڑکی پسند ہے تو بتادیں بی جان کو ویسے بھی پسند کی شادی کے بہت زیادہ حق "میں ہیں"۔

رابیل بیگم کے لہجے میں کچھ جتاتا ہوا سا تھا لاونج میں انکی بات سے سناٹا چھا گیا۔رابیل بیگم سبزی اٹھا کر کچن کی طرف چلیں گئیں۔بی جان گہرا سانس لے کر رہ گیئں۔

رابیل بیگم بہت دیھمے مزاج کی شائستہ خاتون تھیں۔بہت کچھ سہا تھا انہوں نے۔پر اب وقت کے ساتھ ساتھ وہ تلخ ہوتی جارہیں تھیں اسکا احساس سب کو تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ بچے کہاں ہیں پھپھو؟آلیار نے ماحول کی سنجیدگی کو لپیٹتے ہلکے پھلکے لہجے میں منساء بیگم کو مخاطب کیا

ہانیہ لڑکیوں کے ساتھ بازار گئی ہے تو بچوں کی ضد پر میر اپنے ساتھ کھیتوں کی طرف لے کر گئے ہیں انہیں۔ساتھ جنت بھی ہے تو تھوڑی دیر تک آتے ہی ہوں گئے۔

منساء بیگم نے نرم لہجے میں کہا

یار ایک تو مجھے سمجھ نہیں آتی یہ بچے اتنے اٹیچ کیوں ہیں میر لالہ کے ساتھ جیلسی فیل ہو رہی ہے مجھے۔آپکا ایک عدد پوتا اور پوتی لاہور جاؤ تو چپکے رہتے ہیں میرے ساتھ پر یہاں آئیں تو انہیں میر ماموں کے علاوہ اور کوئی ماما نظر ہی نہیں آتا۔اور جنت تو خیر سے حیدر لالہ کو بھی منہ نہیں لگاتیں ان کے سامنے۔"

آلیار نے شکایت کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سوری ٹو سے مسٹر آر۔جے پر ان بالوں کے ساتھ آپ آلیار ماما کم اور مامی زیادہ لگتے ہیں بچوں کو"۔

ایشال نے منہ کے آگے ہاتھ رکھتے ہنستے ہوئے آلیار کے لمبے بالوں پر چوٹ کی سب اسکی بات پر ہنسنے لگے۔آلیار نے غصے سے سرخ چہرہ لیے اسے دیکھا۔

سوری"۔ایشال نے لبوں کو جنبش دیتے ہوئے نظروں سے بی جان کی طرف اشارہ کیا مطلب صاف تھا وہ انکا ذہن بٹانے کے لیے کہہ رہی تھی۔اسکے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے۔

تم میری نہیں اپنی فکر کرو۔تم بھی جاتی نا لڑکیوں کے ساتھ پارلر اور دیکھو تو مس ایشو کھا کھا کر" زومبی بنتی جارہی ہو میری مانو تو کوئی ڈائٹ شائیٹ شروع کرلو ورنہ وہ دن دور نہیں جب تمہیں بچے زومبی خالہ زومبی خالہ بلاتے پھریں گے۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ آلیار ہی کیا جو کسی کا ادھار رکھ لے۔مزے سے کہتا چائے کا کپ ٹرے میں رکھتا سیڑیوں کی جانب بڑھا پیچھے منال کا سکتے کی حالت میں منہ کھل گیا

پھپھو کیا میں بہت موٹی ہو گئی ہوں"۔"

روہانسا ہو کر انہیں پکارا آنکھیں لبالب پانیوں سے بھر گئیں تھی

نہیں میری بچی تو بہت اچھی ہے ویسے ہی چھیڑ رہا تھا تمہیں جانے دو شاباش۔

ایشال کے پاس بیٹھتے اسے پچکارا

"اس نے مجھے زومبی کہا۔

اب آنکھوں سے باقاعدہ آنسوں نکلنا شروع ہو گئے تھے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کچھ نہیں میرا بچا وہ مزاق کر رہا تھا نا۔

اسے گلے لگاتے ہوئے سمجھایا

ادھر دیکھو میری طرف میری بچی تو بہت خوبصورت ہے اور اب تو اور بھی زیادہ خوبصورت ہو گی ہے پوچھ لو سب سے"۔

منساء فاروقی نے ایشال کا چہرہ سامنے کرتے محبت سے کہا وہ باقی سب کے مسکراتے چہرے دیکھ کر جھینپ کر مسکرا دی

www.novelsclubb.com

اللہ پاک ایسے ہی خوش رکھیں آپکو"۔"

منساء بیگم نے اسے گلے لگاتے دعا دی

آمین۔سب نے زیرِ لب کہا

*****

"فرخانہ کیا ہوا ہے میں کب سے دیکھ رہی ہوں ایسے ہی کھڑی ہیں۔"

ملازموں کے ساتھ کام کرتی رابیل بیگم نے حیرت سے اپنی دیورانی کو کہا جو سنک میں پڑے برتنوں پر کب سے نظر جمائے گم سم سی کھڑی تھیں۔

یہ کیا آپ رو رہی ہیں؟

رابیل بیگم نے فکرمندی سے پوچھا

"ن نہیں تو بس ایسے ہی۔"

www.novelsclubb.com

فرخانہ بیگم نے آنکھوں سے بہتے آنسوں صاف کرتے زبردستی مسکرا کر کہا

ادھر دیکھیں بتائیں کیا بات ہے کوئی پریشانی ہے کیا؟

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے بس بچیوں کے بارے میں سوچ رہی ہوں وقت کتنی جلدی گزر "گیا پتا ہی نہیں چلا۔دونوں ایک ساتھ بیاہ کر چلی جائیں گی۔

انکی آنکھوں سے آنسوں چھلکے

ارے اس میں اداس ہونے والی کیا بات ہے ہماری بچیاں کوئی پرائے گھر تھوڑی جائیں" گی۔۔۔ماہین تو خیر سے رخصت ہو کر یہاں آئے گی ہماری آنکھوں کے سامنے رہے گی۔اور جہاں تک بات ہے منال کی تو منساء نے ہمیشہ سب بچوں کو اپنی سگی اولاد کی طرح چاہا ہے۔اور ماہر کتنا اچھا بچا ہے۔کتنا چاہتا ہے ہماری منال کو اور پھر ہانیہ بھی تو وہیں ہو گی نا اسی گھر میں فکر کیسی"۔

رابیل بیگم نے مسکرا کر نرم لہجے میں کہا

www.novelsclubb.com

ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ بھابھی پر کیا کروں ماں ہوں نا۔دل اداس بھی ہے اور خوش بھی۔ خیر سے دونوں اپنے اپنے گھروں کی ہو جائیں گی۔اور منال کی طرف سے بھی میرا دل اب مطمئن ہو گیا ہے کتنی فکر تھی مجھے اسکی۔بس اللہ کا شکر ہے۔"

گہرا سانس لیتے فرخانہ بیگم نے تشکرانہ لہجے میں کہا

بلکل بس اللہ پاک ہماری بچیوں کو ہمیشہ خوش و خرم رکھیں۔

رابیل بیگم نے دل سے دعا دی

آمین !بس مجھے تو اب صرف ایشال کی فکر ہے ایک زرا بھی یہ لڑکی اپنا دھیان رکھتی ہو تو۔فرخانہ بیگم نے اپنی ٹیون میں واپس آتے خفگی سے کہا

کیوں ٹینشن لیتی ہیں اللہ بہتر کرے گا۔

رابیل بیگم نے تسلی دی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انشاءاللہ!

*****

عشق مجنوں بنائے، عشق مجذوب کرے

عشق چاھے تو ولائت سے منسوب کرے

عشق فرمانروائی، عشق خودسر کرے

عشق ضد پہ جو آئے، دل کو پتھر کرے

عشق تنہائی بھی، عشق ایلیائی بھی

عشق محفل کی جاں، بزم آرائی بھی

www.novelsclubb.com

عشق پر شوق بھی، عشق درویش بھی

عشق رانجھا بھی، عشق ھے قیس بھی

عشق تعظیم دلائے، عشق رتبہ بھی دے

عشق تہمت لگائے، عشق کتبہ بھی دے

عشق والیل بھی، عشق والفجر بھی

عشق راحت وصل، عشق میں ہجر بھی

الغرض عشق لذت بھی عشق میں درد بھی

عشق ہی ھے دوا عشق ہمدرد بھی

www.novelsclubb.com

وہ کب سے موبائل ہاتھ میں لیے عجیب سی کشمکش میں گھری ہوئی تھی۔آخر ہمت کرتے ہوئے اس سے مطلوبہ آئی۔ڈی کھولی۔ایک لمحے کے لیے اسکے ہاتھ کپکپائے۔آنکھیں یکدم بند کر کے اس نے سورہ کا ورد شروع کیا۔دل کو تھوڑی ڈھارس ملی تو اس نے آرام سے آنکھیں کھولیں۔

نگاہوں کے سامنے ماضی تھا۔اسکی زات سے وابستہ لوگ تھے۔جنہیں وہ بہت پیچھے چھوڑ آئی تھی۔اسکی فیملی،اسکے دوست،اسکے ہمراز۔

پہلی نظر اسکی حمزہ اور ماہین کی تصویر پر پڑی۔

ماشاءاللہ"۔بے ساختہ اسکے لبوں سے نکلا"

www.novelsclubb.com

ماہی اور حمزہ ایک ساتھ کھڑے مسکرا رہے تھے۔ماہین عروسی جوڑے میں کوئی محصوم سی بچی لگ رہی تھی۔جبکے ساتھ کھڑا حمزہ پوری وجاہت کے ساتھ کھڑا آنکھوں میں شرارت لیے اسے دیکھ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دوسری پیکچر میں ماہین نے ایک ہاتھ سے حمزہ کا دایاں کان پکڑے دوسرا ہاتھ اپنی کمر پر رکھے پوز دیا ہوا تھا۔جبکے حمزہ نے مظلوموں والا چہرہ بنا رکھا تھا۔

وہ دیکھ کر مسکرا دی۔

اب اسکا ہاتھ منال اور ماہر کی تصویر پر ٹھہرا۔

بہت خوبصورت"۔وہ مبہوت ہو کر دیکھے گئ"

انکی ہر تصویر میں جہاں ماہر کے چہرے پر ایک خوشی کا ایک الگ ہی رنگ تھا۔وہیں منال کے چہرے پر شرم کی لالی بکھری ہوئ تھی۔اگر منال حسن کی ملکہ لگ رہی تھی تو ماہر بھی شہزادوں جیسی آن بان رکھتا تھا۔ان دونوں کی جوڑی چاند سورج کی جوڑی لگ رہی تھی۔

وہ ایک ایک کر کے سبکو دیکھے گئ۔صائم اب اس ٹین ایجز لڑکے سے بہت مختلف ایک سنجیدہ لڑکا لگ رہا تھا۔اس نے ایشال کو ولید کے ساتھ کھڑا دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مائے پوزیسیو گرل"۔کتنے سالوں بعد وہ اسے دیکھ رہی تھی۔"

اس نے نینا کو دیکھا جو وقت کے ساتھ بہت خوبصورت اور بڑی ہو گئی تھی۔اس نے ہانیہ اور ہشام کو اپنے بچوں کے ساتھ کھڑے دیکھا۔وہ آج بھی ویسی ہی تھی پر وقار بلکل رابیل بیگم کی طرح۔اور ہشام اسکے ساتھ ہمیشہ کی طرح۔اسے انکا کپل شروع سے ہی بہت پسند تھا۔البتہ اسکا ٹائیگر بڑا ہو گیا تھا۔اور اسکے ساتھ کھڑی بچی اسے ہشام کی طرح ہی لگی۔

ہر تصویر کے ساتھ اسکا الگ تبصرہ ہوتا تھا۔کبھی دیکھ کر ہنس لیتی کبھی آنکھوں سے آنسوں چھلک پڑتے۔

حیدر کے ساتھ مشائم کھڑی تھی۔"انجلی اور راہول"۔وہ ہنس دی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پھر اس نے آلیار اور بڑے بابا کے ساتھ کھڑی رابیل بیگم کو دیکھا۔ تو بس دیکھتی گئ۔ آنکھیں جھلملانے لگیں تھیں۔ انکی تصویر کو محبت سے چوما اور رو دی۔ نا جانے آج اتنے آنسوں کیوں بہہ رہے تھے۔ وہ کافی دیر ٹکٹکی باندھے دیکھتی رہی۔ محبت سے، دکھ سے، عقیدت سے۔

اسکی نظر ایک تصویر پر پڑی تو موبائل اسکے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ اس نے جلدی سے اپنے دل پر ہاتھ رکھا جو یوں دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آجائے گا۔ سینے پر ہاتھ رکھے چند گہرے گہرے سانس بھرے۔

صرف ایک جھلک، اسکی ایک جھلک نے ہی اسے فنا کر کے رکھ دیا۔ برسوں کا ضبط ٹوٹ رہا تھا۔ کچھ دیر تک جب دل کچھ سنبھلا تو اسے دیکھنے کے لیے مچلنے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ جو دعوے کرتی تھی کہ میر شہریار کی اب اسکی زندگی میں کوئ جگہ نہیں۔ایک جھلک دیکھنے سے ہی اسکے دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے۔دل بغاوت پر اتر آیا تھا۔جو اسے دیکھنے کی تمنا پھر سے جاگ گئ تھی۔

دھڑکتے دل اور بری طرح کپکپاتے ہاتھوں کے ساتھ اس نے موبائل تھاما۔

اب وہ اسے دیکھ رہی تھی دیوانوں کی طرح۔یہ وہ میر تو نہیں تھا جس سے اس نے عشق کیا تھا۔یہ تو خود عشق کا مارا لگ رہا تھا۔گرے آنکھوں میں چھائ سرخی اسکے رتجگوں کا پتا دے رہی تھی۔صوفیوں کی طرح داڑھی اسکے چہرے کی خوبصورتی بڑا رہی تھی۔

وہ آج بھی ہزاروں لڑکیوں کے دل کی دھڑکن روک سکتا تھا۔ہاں اس نے اعتراف کیا۔۔آنکھیں پھر سے جھلملانے لگیں تھیں۔۔۔تصویر دھندلائ ہوتی جا رہی تھی۔۔۔آنسوں صاف کرتے اس نے بے دردی سے ہاتھوں کی پشت سے آنکھوں کو مسلا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگلی تصویر میں اس نے ایک بچی کو اٹھایا ہوا تھا۔۔۔اب میر کے چہرے پر نرم سی مسکراہٹ تھی۔ایسی مسکراہٹ جو اگلے کا دل جکڑ لے۔۔۔وہ نرم مسکراہٹ جو ہمیشہ اسکے لیے میر کے چہرے پر آتی تھی۔

یہ حیدر لالہ کی بچی ہے؟

اس نے اندازہ لگایا

www.novelsclubb.com

اس نے نوٹ کیا تقریباً زیادہ تر تصویروں میں وہ بچی یا ہانیہ کے بچوں کے ساتھ ہی نظر آیا تھا چاہے وہ گروپ فوٹو ہی کیوں نا ہو سب کی۔اسکے لبوں کو تلخ سی مسکراہٹ نے چھوا۔

بہت ساری ویڈیوز تھیں انسٹا سٹوری میں۔جن میں آلیار کی سنگنگ لڑکوں کے ڈانس اور سبکی شرارتوں کی تھیں۔

سب کتنے خوش ہیں میرے بغیر بھی"۔"

اسکے چہرے پر آسودہ سی مسکراہٹ آئی

اسکی نظر ایک ویڈیو پر پڑی۔بلیو کلر کے تھری پیس سوٹ میں ہاتھ میں مائیک تھامے وہ سٹیج پر پوری مردانہ وجاہت کے ساتھ کھڑا تھا۔اسپاٹ لائیٹ کی روشنی اس پر فوکس تھی۔

یہ غزل میرے دوستوں کے بے حد اسرار پران چاروں دلہا دلہنوں کے نام۔

www.novelsclubb.com

وہ کتنے سال بعد اسکی آواز سن رہی تھی۔اس آواز سے ہی تو اسے عشق ہوا تھا۔جب وہ گاؤں کی مسجد میں کسی دن آزان دیتا تو وہ میر مینشن کی چھت پر جا کر بے خود ہو کر سنتی تھی۔۔۔اتنا سکون اتنا سرور وہ کبھی محسوس نہیں کرتی تھی جو اسکے منہ سے کوئی کلام سن کر کرتی۔۔۔کہتے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہیں بعض چیزوں پر خود کا اختیار نہیں ہوتا اسکا بھی نہیں تھا اُس محبت پر جو وہ اُس شخص سے کرتی تھی، ساری دلیلیں، سارے فلسفے رائیگاں گئے۔ وہ غزل سننے لگی۔

،کسی کی آنکھ پر نم ہے

محبت ہو گئی ہو گی

،زبان پر قصہِ غم ہے

محبت ہو گئی ہو گی

،کبھی ہنسنا کبھی رونا

کبھی ہنس ہنس کر رو دینا

،عجب دل کا یہ عالم ہے

محبت ہو گئی ہو گی

"اسکے دلکش انداز پر سب نے ہوٹنگ کی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خوشی کا حد سے بڑھ جانا

بھی اب اک بے قراری ہے

نا غم ہونا بھی اک غم ہے

محبت ہو گئی ہو گی

وہ آج بھی اسے بے خود کر رہا تھا۔وہ ساحر تھا جسکے جادو سے وہ آج بھی نہیں نکل پارہی تھی"۔"

،کسی کو سامنے پا کر

کسی کے سرخ ہونٹوں پر

انوکھا سا تبسم ہے

محبت ہو گئی ہو گی

"اس نے سٹیج پر بیٹھے ان چاروں کی طرف دیکھ کر مصرعہ پڑھا۔"

جہاں ویران راہیں ہیں

جہاں حیران آنکھیں ہیں،

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہاں پھولوں کا موسم ہے

محبت ہو گئی ہو گی،

اس نے دیکھا وہ جب غزل پڑھ رہا تھا۔اسکی آنکھوں میں آنسوں تھے۔ایک بار تو اس نے اپنا وہم سمجھا دوسری بار ویڈیو دیکھنے پر اسے یقین ہو گیا کے میر شہریار کی آنکھیں چھلکنے کو تیار تھیں۔

میر شہریار جیسے سخت دل انسان کی آنکھوں میں آنسوں۔۔۔وہ بھی اس بھرے مجمعے کے سامنے اسے شاک گزرا۔

www.novelsclubb.com

یہ انسان تو پھتر کی طرح سخت دل تھا۔پہلی دفعہ میر شہریار کو تکلیف میں دیکھ کر اسے سکون ملا۔

جسے وہ اپنا سکون کہتی تھی۔اس شخص کی بے سکونی اسے اچھی لگی تھی۔

You deserve it mir shehriyar haider you deserve it۔

میں آپکو کبھی معاف نہیں کروں گی۔ کبھی بھی نہیں آپکی یہ سزا اتنی جلدی نہیں ختم ہو گئی۔"
"ابھی تو مجھے آپکو پوری طرح ٹوٹ کر بکھرا ہوا دیکھنا ہے۔

آنسوں ہاتھوں کی پشت سے صاف کرتے موبائل فون سائیڈ پر رکھتے اس نے تلخی سے کہا۔ایک ایک کر کے اسکی دی ہوئی ساری ازیتیں یاد آرہیں تھیں

www.novelsclubb.com

(کوئی بھی آپکو میری طرح نہیں چاہ سکتا اور ناہی کوئی اب میری طرح آپ سے نفرت کر سکتا ہے)

اس نے آنسوں صاف کرتے چند گہرے گہرے سانس لیے۔یہ طے تھا کہ آج اسے ساری رات نیند نہیں آنی۔یہ طے تھا کہ آج اتنے عرصے بعد وہ اس شخص کی ناخوشگوار یادوں کے ساتھ بے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سکون رہے گی۔ یہ طے تھا کہ آج اتنے عرصے بعد اس شخص کی تلخ یادیں اسکے رتجگے کا باعث بنیں گئیں۔

*****

جاری ہے

Episode : 3

کیا لوگ کہیں گے "یہ گماں کس لیے ہر وقت؟"

کچھ دیر زمانے کو بُھلا کیوں نہیں دیتے؟

www.novelsclubb.com

کیسی ہیں؟ وہ ابھی ہی کیچن سنبھال کے آکر نائل کے برابر میں لیٹی تھی۔ میسج دیکھتے ہی لب خود بخود مسکرائے۔

الحمدللہ آپ کیسے ہیں؟

ڈیسٹرب ہوں۔

کیوں خیریت کیا ہوا؟ پریشانی سے میسج ٹائپ کیا

"دل اور دماغ کی جنگ سے تنگ آگیا ہوں۔"

کیا کہہ رہے ہیں دل اور دماغ؟ مسکراتے ہوئے میسج ٹائپ کیا

دل کہہ رہا ہے کہ چھوڑ دو گمراہی کا رستہ پلٹ آؤ اللہ کی طرف۔ اور دماغ کہہ رہا ہے ایک زندگی پڑی ہے اپنا کیریئر مت تباہ کرو۔ مجھے بتائیں میں کیا کروں۔۔۔۔۔اس وقت وہ اسے بہت قابل ترس اور دنیا کا سب سے بے بس انسان لگا۔

www.novelsclubb.com

اگر میں کہوں کہ دل کی سن لیں تو؟؟؟

میرے کیریئر کا کیا ہو گا؟

فوراً جواب آیا

جس اللہ کی طرف پلٹو گے۔ آپکو کیا لگتا ہے وہ آپکو تنہا چھوڑ دے گا؟؟؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا اللہ پاک میرے گزشتہ گناہ معاف کردیں گے ؟؟؟

`یَد ْ عُو ْ کُم ْ لِیَغ ْ فِرَلَکُم ْ مِّن ْ ذُنُو ْ بِکُم ْ `

ترجمہ :-وہ تمہیں بلاتا ہے تاکہ تمہارے گناہوں کو معاف کردے۔

آپکے دل میں یہ خیال ویسے ہی نہیں آیا۔وہ جسے چاہیں ہدایت دیں۔اللہ ہی تو رازدار ہے۔۔۔ہمارے جھکے ہوئے سر ہمارے دل پر بہتے آنسوؤں ہماری کپکپاتی زبان اور ہمارے اٹھے ہوئے ہاتھوں کا۔آپکا حال آپکا مستقبل اسی کے ہاتھ میں ہے۔۔۔وہی اُمید ہے،وہی دوست ہے اور وہی محبت۔

www.novelsclubb.com

میرے گناہ بہت زیادہ ہیں"۔میسج آیا"

ترجمہ :،اور وہ بخشنے والا بھی ہے۔محبت کرنے والا بھی ہے۔

اللہ پاک نے سورہ آل عمران میں فرمایا"بہشت ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جن سے کوئی بے حیائی کا کام ہو جاتا ہے یا کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے تو اللہ پاک کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی بخشش

چاہتے ہیں اور اللہ کے سوا کون ہے جو گناہوں کو بخشے اور وہ اپنے برے کاموں پر جان بوجھ کر ہٹ دھرمی نہیں کرتے ہیں۔"

سنڈے کو میرا میوزک کنسرٹ ہے۔ بہت سے چینل پر لائیو آؤں گا۔ تو میری خواہش ہے آپ یہ شو ضرور دیکھیں۔" کچھ دیر کے وقفے سے ریپلائے آیا

میسج دیکھتے ہی اس نے سختی سے لب بھینچے

مطلب میں یہ مان لوں کہ آپ دماغ کی ہی سنو گئے۔" اسے غصہ آیا تھا ابھی تھوڑی دیر پہلے تو وہ گزشتہ گناہوں کی معافی کی بات کر رہا تھا اور اب لائیو میوزک کنسرٹ دیکھنے کی بات کر رہا ہے۔

میں نے آج تک آپ سے کچھ نہیں مانگا مگر ایسے میری ریکوئیسٹ ہی سمجھ لیں۔ میں چاہتا ہوں آپ ضرور دیکھیں پلیز۔"

اوکے میں کوشش کروں گی۔ ہار مانتے ہوئے کہا البتہ اسکا موڈ بری طرح آف ہو چکا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں دل کی ہی سنوں گا"۔"

شاید آلیار اسکی ناراضگی محسوس کر چکا تھا اسلیے فوراً میسج آیا

کب ؟جواب ٹائپ کیا

کافی دیر بعد بھی جب کوئی ریپلائے نہیں آیا تو اس نے آنکھیں موند لیں۔اور نیند کب اس پر مہرباں ہوئی پتا ہی نہیں چلا۔

*****

حمزہ اور ماہر کی شادی بخیر و خافیت گزر چکی تھی۔شادی کو ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔منساء فاروقی اپنی پوری فیملی کے ساتھ منال کو رخصت کر کے سب کی دعاؤں کے ساتھ دو دن پہلے لاہور واپس جا چکیں تھیں۔ان کے چلے جانے سے سب ہی افسردہ تھے۔فرخانہ بیگم کو بی جان نے کچھ دن میر ولا میں ہی روک لیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ کب سے میر کے آفس روم میں بیٹھا۔خود کو لاپرواہ ظاہر کرتے اطراف میں نگاہیں دھرا رہا تھا۔

میر نے ایک دو بار اس سے آنے کی وجہ پوچھی پر اس نے ہنس کر بہانہ بناتے ٹال دیا۔پر میر شہریار اسکی رگ رگ سے واقف تھا۔کوئی تو وجہ تھی جو آلیار کو یہاں لے کر آئی۔اب بھی وہ لیپ ٹاپ پر ٹائپنگ کرتا وقفہ وقفہ سے ترچھی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

آلیار میں پھر پوچھ رہا ہوں کوئی مسلہ ہے تو بتائیں؟

میر نے کوئی تیسری مرتبہ پوچھا

یار کیا ہے اب میں آپکے آفس بغیر کسی وجہ کے نہیں آسکتا کیا۔کہا تو ہے آپکی یاد آرہی تھی تو آپکی محبت میں دوڑا چلا آیا۔

آلیار نے شرارت سے کہا

"پر مجھے مزا نہیں آیا۔ nice jokeہننہہ

میرا سے گھور کر رہ گیا

ویسے آپکا آفس روم ہے بڑا شاندار ماننا پڑھے گا۔سب سے الگ یونیک۔

آلیار نے لہجے میں ستائش لیے سراہا

"ہاں جیسے آپ تو پہلی بار دیکھ رہے ہیں نا میرا آفس۔

میر نے تپے ہوئے لہجے میں کہا وہ آلیار ہی کیا جو بات کو گھمائے پھیرائے بغیر سید ھا مدعے پہ آ جائے

ہاہاہا سیر یسلی برو مجھے آپکا آفس پسند ہے۔وائٹ کلر کی تھیم تھوڑا سا یونیک انٹیریئر دیوار پر لگی قائد اعظم کی تصویر سائیڈ پر رکھے روم پلانٹ اور سب سے خوبصورت گلاس ونڈو سے نظر آتا باہر کا منظر۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آلیار نے صاف گوئی سے کام لیا

آلیار آپکے پاس پندرہ منٹ ہیں۔صرف پندرہ منٹ اسکے بعد مجھے ایک میٹنگ کے لیے نکلنا ہے تو جو بات کہنے آئے ہو وہ کہو۔

میر نے پیشانی پر بل ڈالے سنجیدگی سے لیپ ٹاپ پر ہاتھ چلاتے کہا

اتنا مطلبی سمجھتے ہیں مجھے۔"آلیار نے افسوس سے کہا

اس سے بھی زیادہ۔"دوبدو جواب آیا

www.novelsclubb.com

ہاہاہا مطلبی تو پھر مطلبی ہی سہی۔"آلیار نے اسے چڑایا"

"میں سن رہا ہوں۔

مصروف سا جواب آیا

ایکچوائلی برو بات یہ ہے کہ"۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آلیار سے تھوک نگلا

"پانچ منٹ گزر گئے صرف دس منٹ باقی ہیں۔

سنجیدگی سے جواب آیا

برو"۔آلیار بے بسی سے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہنس دیا"

آپ وقت برباد کر رہے ہیں۔میرے تنبیہ کی

مجھے کچھ پیسے چاہیئں۔۔۔

آلیار فوراً مدعے پر آیا

www.novelsclubb.com

"ہمم کتنے۔

مصروف سے انداز میں ہی جواب آیا

"یہی کوئی بیس سے پچیس۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اوکے "۔"

میر نے بلینک چیک نکال کر ٹیبل پر رکھا

برو آپ سمجھے نہیں مجھے کوئ بیس پچیس ہزار نہیں چاہیئیں۔

تو؟؟؟میر نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

مجھے بیس پچیس لاکھ چاہیئں۔۔

آلیار نے نظریں چراتے ہوئے کہا

بیس پچیس لاکھ۔۔۔

میر کے ٹائپنگ کرتے ہاتھ تھمے۔اسے لگا سننے میں کوئ غلطی ہوئ ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہاں"۔"

وجہ۔ سنبھل کر پوچھا

"نہیں بتا سکتا۔

نظریں چرا کر جواب دیا

کیا میں اسے مزاق سمجھوں۔"آخر لیپ ٹاپ بند کرتے وہ گہرا سانس بھرتے اسکی جانب "

متوجہ ہوا۔

نہیں میں سیریس ہوں۔ویسے تو میرے پاس بھی پیسے بہت ہیں۔پر مجھے حق حلال کی کمائی"

"کے کچھ پیسے چاہیئں۔

کچھ پیسے ہاں یہ "کچھ "پیسے ہیں۔میر نے اسے دیکھتے تنز کیا

ہاں۔

آلیار"۔میر نے جانچتی نظروں سے اسے گھورتے پکارا"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یار کیا ہے ایسے تو مت دیکھیں۔اور پلیز اب وجہ نہیں پوچھیے گا۔ورنہ میں کسی اور سے مانگ لوں گا۔"آلیار نے میر کی نظروں سے خائف آتے جھنجھلا کر کہا

آپ نے کبھی بھی مجھ سے اتنی بڑی رقم ایک بار میں نہیں مانگی۔کیا میرا اتنا حق بھی نہیں بنتا کہ میں وجہ پوچھوں؟میر نے سنجیدگی سے کچھ فکرمندی سے کہا

کیا آپ مجھ پر بھروسہ کرتے ہیں؟؟؟تو مجھ سے وجہ نا پوچھیں۔اگر نہیں ہے یقین تو پوچھ سکتے ہیں۔"آلیار نے بھی اسی سنجیدگی سے جواب دیا.

مگر آلیار"۔میر نے کچھ کہنا چاہا اس نے بات کاٹی"

do you trust me?

میر کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے پوچھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

yes i trust you.

اس نے ہار مانتے ہوئے کہا کیونکہ مقابل کوئی اور نہیں اسکا سگا بھائی تھا۔جو ضد میں بھی اسی کی طرح تھا۔

اوکے اماؤنٹ میں ٹرانسفر کردوں گا آپکے اکاونٹ میں۔اور اب میں نکلتا ہوں میٹنگ کے لیے۔ چائے تو آپ نے پی لی ہے کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو کال کر کے منگوا لیجیئے گا۔

اب وہ ہلکے پھلکے انداز میں میں بات کرتا اپنا کوٹ فائلز اور گاڑی کی چابیاں اٹھا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اوکے"۔"

برو۔وہ آفس روم سے باہر نکل رہا تھا جب آلیار کی آواز پر پلٹا

ہاں کیا ہوا؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میر کے پوچھتے ہی وہ تیزی سے آکر اس سے لپٹ گیا۔ویسے ہی جیسے وہ بچپن میں بھی میر سے اپنی بات منوا کر لپٹ جایا کرتا۔۔میر سچ کہتا تھا آلیار اسکی کمزوری ہے۔۔۔وہ سچ میں اسکی کمزوری تھا۔۔جسکے چہرے پر خوشی دیکھنے کے لیے میر آلیار کچھ بھی کر سکتا تھا۔

thank you so much bro. thanks for everything.thanks for always supporting me.

نم لہجے میں کہتا میر کے ساتھ لپٹا وہ اسے دس سال کا میر آلیار لگ رہا تھا۔جسے لگتا تھا اس سے پانچ سال بڑا بھائی دنیا کا سب سے بہادر بھائی ہے جو ہر مشکل سے اسے منٹوں میں نکال سکتا ہے۔

عالی آر یو اوکے۔"میر نے اسکا چہرہ سامنے کرتے فکر مندی سے پوچھا

yes i am fine.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ بس ایسے ہی شاید پیسے ملنے کی خوشی ہے،" آنکھ میں آیا آنسوں صاف کرتے آسودگی سے کہا

ہاہاہا آپ کبھی نہیں سدھر سکتے۔ اوکے نکلتا ہوں میں رات کو ڈنر پر ملتے ہیں بائے۔" آلیار کے جیل کیے بال بگاڑتے وہ باہر نکلا

بائے"۔ وہ بھی بالوں میں ہاتھ پھیرتا مسکرایا۔ اسکی چہرے پر عجیب سا اطمینان تھا۔"

*****

یو نو وات وہ اتنی کیوٹ ہیں۔ میں نے ماما کو کہا ہے وہ انہیں میری برتھڈے پارٹی پر بھی انوائیٹ کریں۔ وہ آئیں گی۔ آپ بھی آؤ گے نا؟ مقابل کا چہرے پر ہاتھ پھیرتے تائید چاہی۔" کوشش کروں گا میری جان"۔ اسکے ہاتھ چوم کر ہلکی مسکراہٹ سے کہا۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اگر آپ آئے تو آپکو بھی ملاؤں گا میں ان سے۔"

نائل کب سے اسکی گود میں بیٹھا ہاتھ ہلا ہلا کر نون سٹاپ ایکسائیٹمنٹ سے اسے اپنی نئی دوست کے بارے میں بتا رہا تھا۔اور وہ ہونٹوں پر انگلی رکھے دلچسپی سے نرم مسکراہٹ کے ساتھ اسے سنتے وقفے وقفے سے کوئی تبصرہ کرتا۔

اتنے میں ثنا چائے کے لوازمات لے کر لان میں آئی۔

"تھینک یو! گل آپا کو کہہ دیتیں نا آپ۔

چائے کا کپ ٹرے سے اٹھاتے اسی نرم مسکراہٹ سے کہا

"گل آپا کی بہن بیمار ہیں تو وہ چھٹی پر ہیں۔اور ویسے بھی مجھے اچھا لگتا ہے آپکے کام خود کرنا۔"

اس نے عام سے لہجے میں کہا پر مقابل نے نظریں اٹھا کر ایک نظر اسے دیکھا۔اسکی آنکھوں میں کچھ تلاشنا چاہا۔ مگر پھر نظریں جھکا لیں۔

www.novelsclubb.com

"کتنی مرتبہ کہا ہے آنے کا بتایا کریں۔ پھر میں کھانے میں آپکی پسند کا کچھ بنا لیتی۔

اب وہ خفگی سے کہتے نائل کو اسکی گود سے اترنے کا کہہ رہی تھی۔

ماما نائل نے بیسٹ کو اپنی فرینڈ کے بارے میں بھی بتایا ہے بیسٹ نے بولا ہے وہ ملیں گئے نائل

"کی فرینڈ سے۔

"اب وہ ثنا کے ہاتھ سے سموسہ لیتے چہک کے بتا رہا تھا

اوکے اب آپ چلو جاؤ بیسٹ نے آپکے لیے بہت سارے ٹوائز لائے ہیں انکے ساتھ کھیلیں۔

www.novelsclubb.com

"انہیں چائے پینے دیں شاباش۔

ثنا نے پیار سے اسکا ماتھا چوما

اوکے ماما"۔"

وہ خوش ہوتے بھاگ کر اندر گیا

لگتا ہے پرنس اپنی نیو فرینڈ سے کچھ زیادہ ہی ایمپریس ہوئے ہیں۔آج انہوں نے ایک بار بھی "آپکی بہو کا نام نہیں لیا۔"

چائے لبوں سے لگاتے اسے چھیڑا پر وہ خاموش رہی

ثنا آپ ٹھیک ہیں؟

کسی خدشے کے تحت فکر مندی سے پوچھا

"مجھے کیا ہونا ہے میں بلکل ٹھیک ہوں۔"

اس نے نرمی سے جواب دیا پر پتا نہیں کیوں وہ مطمئن نہیں ہوا۔۔۔اس نے نظر اٹھا کر جانچتی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔اور پھر یکدم نگاہیں پھیر لیں۔۔۔وہ آج بھی اس سے نگاہیں نہیں ملا سکتا تھا۔۔۔ہمیشہ نظر جھکا کر بات کرتا۔۔۔پتا نہیں ایسا کیا تھا اسکی شحصیت میں کہ وہ آج تک چاہ کر بھی اسے جی بھر کر نہیں دیکھ سکا۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ڈیش عورت میں کب سے تمہیں کال کر رہی،،،۔زرتاشہ اسے سخت سست سنانے کے لیے شدید اشتعال میں گیٹ عبور کر کے یہاں آئی تھی۔چونکہ زرتاشہ کا گھر ثنا کے گھر کے بلکل ساتھ تھا۔دیوار سے دیوار ملی تھی تو جاوید صاحب (زرتاشہ کے بابا) نے درمیان میں آنے جانے میں آسانی کے لیے دروازہ بنایا ہوا تھا۔۔۔جس سے وہ جب چاہیں ایک دوسرے کی طرف آجا سکتے تھے۔

لان میں ثنا کے ساتھ بیٹھے نفوس کو دیکھ کر ایکدم اسکی زبان کو بریک لگی۔۔۔مقابل نے صرف ایک نظر اسے دیکھ کر نگاہیں پھیر لیں۔۔۔

اسے یکدم اپنی پوزیشن کا خیال آیا تو ہڑبڑا کر گلے میں پڑا دوپٹہ سر پر لیا۔

السلام علیکم۔" بامشکل خود کو سنبھالتے سلام کیا"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وعلیکم السلام کیسی ہیں آپ؟

وہ اب خوش اخلاقی سے پوچھ رہا تھا

"i am fine"

خود کو نارمل ظاہر کرتے اعتماد سے جواب دیا۔ ثنا کے چہرے پر اسکی حالت دیکھتے یکدم مسکراہٹ آئی۔ جسے اس نے بروقت رخ موڑ کر چھپایا۔

ہاں زری کیا ہوا سب ٹھیک ہے نا؟

وہاں سب ٹھیک ہے وہ مارکیٹ تک جا رہی تھی تو تمہاری طرف کال کر رہی تھی کچھ منگوانا ہو تو لے آؤں۔ زرتاشہ نے بروقت جواب دیا

اہمم اوکے لیڈیز میں زرا فرش ہو جاؤں اور پلیز ثنارات کے کھانے کے لیے کوئی اہتمام نہیں "کریئے گا ورنہ میں صبح ہوتے ہی واپس چلا جاؤں گا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کرسی سے اٹھتے ثنا کو تنبیہ کرتے وہ داخلی دروازے کی جانب بڑھا۔اسے معلوم تھا اسکے لاکھ منع کرنے کے باوجود بھی وہ رات کے کھانے کا اچھے سے اہتمام کرے گی۔اس معاملے میں وہ اسکی کبھی نہیں سنتی تھی۔

ڈیش عورت تم بتا نہیں سکتی تھی بیسٹ کے آنے کا؟

جلدی سے کرسی کھینچ کر ثنا کے پاس بیٹھتے وہ آواز کو حتی المکان آہستہ رکھتے دھاڑی۔وہ نائل کی طرح اسے بیسٹ ہی کہتی تھی۔کیونکہ وہ ہر لحاظ سے ایک بیسٹ انسان تھا۔

زری کیا وہ آج تک مجھے بتا کر آئیں ہیں جو مجھے پتا ہوتا۔آدھے گھنٹے پہلے ہی میں واپس آئی ہوں وہ آئے ہوئے تھے۔کھانے کا پوچھا تو انہوں نے کہا بھوک نہیں ہے صرف چائے لوں گا۔تو بس میں چائے کہ ساتھ پکوڑے وغیرہ بنانے لگ گئی۔اور اب تم آگئی۔

اس نے تفصیلی جواب دیا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہنہہ۔ خفگی سے اسے دیکھتے زرتاشہ نے پکوڑوں کی پلیٹ اپنی جانب گھسیٹی

ویسے تمہیں کیوں صدمہ لگ گیا تھا انہیں دیکھ کر؟

آبرو اچکا کر پوچھا

مجھے؟ مجھے کیا ہونا ہے بھلا۔ اگر وہ اَن میریڈ ہوتے تو میں کچھ سوچتی پر ہائے افسوس۔

زرتاشہ نے لہجہ دکھی بناتے سرد آہ بھری

www.novelsclubb.com

شرم کرو شادی ہونے والی ہے تمہاری اور ایک کی امانت ہو کر کسی دوسرے کا سوچنا بھی خیانت ہوتی ہے۔

ثنا نے افسوس سے ڈپٹا

ہاں تو میں کون سا انکے ساتھ شادی کے خواب دیکھ رہی ہوں۔جو حیانت ہو بس یہ مسٹر" پرفیکٹ ہیں ہی ایسے۔جو کسی بھی لڑکی کے آئیڈیل ہو سکتے ہیں۔ٹرسٹ می میں نے ان جیسا بیسٹ انسان اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔

زرتاشہ نے صاف گوئی سے کام لیا

اور اس بات کی تو ثنا بھی قائل تھی۔اس نے کبھی بھی کوئی غیر اخلاقی بات نہیں کی۔اللہ پاک نے اسے خوبصورتی کے ساتھ ساتھ اچھی سیرت سے بھی نوازا تھا۔بلا کا خوبصورت تو وہ تھا ہی پر اسکی شخصیت میں ٹھہراو تھا۔کچھ ایسی مقناطیسیت تھی کہ مقابل دل سے اسکی عزت کرنے پر مجبور ہو جاتا۔

*****

بلیک چمچماتی کار آ کے رکی۔ساتھ ساتھ سیکورٹی کی دو گاڑیاں بھی تھیں۔گارڈ نے جلدی سے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔وہ اپنی پوری مردانہ وجاہت کے ساتھ معمول سے ہٹ کر سیاہ پینٹ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وائٹ شرٹ کے اوپر سیاہ ہی کوٹ پہنے بالوں کو پونی میں قید کیے۔عادت کے مطابق گلے میں چین ڈالے۔ گرے آنکھوں پر کالے رنگ کی گلاسسز چڑھائے اپنی شاندار پر سنیلٹی کے ساتھ باہر نکلا۔ایک طرف ڈائز کے ساتھ لاتعداد مائیکز لگے ہوئے تھے۔اب وہ اعتماد سے آگے بڑھ رہا تھا۔تالیوں کی گونج میں وہ سٹیج پر پہنچا۔

مجمع میں ہزاروں کی تعداد میں اسکے فینز شامل تھے۔یہ میڈیا کانفرنس کیوں بلائی گئی ہے۔یہاں کیا ہونے والا تھا۔ان میں سے کسی کو بھی نہیں معلوم تھا۔ایک طرف میڈیا کے نمائندے کورتج کے لیے پہنچے ہوئے تھے۔رپورٹرز دھڑا دھڑ تصویرے لے رہے تھے۔ہر طرف آر۔جے آر۔جے کے نعروں کی گونج تھی۔

گڈ آفٹر نون ایوری ون"۔اسکی خوبصورت آواز مائیکز میں گونجی۔آئی ہوپ سو آپ سب" ٹھیک ہوں گے۔ہم سمجھ نہیں آرہی بات کہاں سے شروع کروں۔اس نے کہنا شروع کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہر انسان کا بچپن میں ایک خواب ہوتا ایک گول ہوتا ہے۔ کہ میں بڑا ہو کر ڈاکٹر، پائلٹ، انجینیئر پینٹر یا کوئی بھی اپنی پسند کے مطابق فیلڈ جوائن کروں گا۔ میرا بھی تھا کہ میں نے بڑے ہو کر سنگر بننا ہے۔ ایک ایسا سنگر جسکی آواز سینکڑوں لوگوں کے دلوں میں راج کرے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ میری یہ خواہش میرا جنون بن گئی۔ اور پھر ایک مقام ایسا آیا کہ میں نے وہ گول اچیو کر لیا۔ آج میرے لاکھوں کی تعداد میں فینز ہیں۔ (ہال میں تالیوں کا شور گونجا لوگ ستائش سے اسے دیکھ رہے تھے سہرا رہے تھے)

آپ سب کے نزدیک میرا تعارف میری سنگنگ ہے۔ ایک مشہور راک سٹار جسکی ہزاروں کی تعداد میں فین فالوونگ ہے۔ پر مجھے یقین ہے آپ سب کو میرے بارے میں جو معلومات ہوں گئیں وہ ایک آر۔ جے میری سٹڈی اور میرے کچھ فیک افیئرز تک ہی ہوں گی۔ یہاں تک کے پچھلے دنوں یوٹیوب پر ایک ماڈل کے ساتھ میرے بریک اپ کی نیوز بھی گردش کر رہی تھی۔ جسے ایک ایونٹ میں سرسری ملاقات کے علاوہ میں جانتا تک نہیں۔ پھر بھی میں بہت مشکور ہوں ان یوٹیوبرز کا جنہوں نے بات افیئرز سے آگے تک نہیں بڑھائی۔۔" مجمعے میں ہلکی "تالیوں کے ساتھ قہقہے گونجے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پر حقیقت یہ ہے کہ میں لڑکیوں سے کوسوں دور رہنے والا ریزروسا انسان ہوں۔"اس نے سنجیدگی سے کہنا شروع کیا"۔میری زندگی میں صرف تین لڑکیاں ہی ایسی ہیں۔جو میرے دل کہ بہت نزدیک ہیں۔

ایک مائے فرسٹ لو مائے لائف لائن مائی بیوٹی کوئن میری ماما۔میں نے ماما کے لیے لڑکی لفظ اس لیے یوز کیا ہے کہ انہیں لڑکی نا کہنا زیادتی ہوں گی۔شی از آ موسٹ بیوٹیفل گرل ان دی ورڈ۔" گلاسز اتارتے اس نے نرم لہجے میں کہا۔مجمع میں بیٹھے اسکے فینز اس بات کو مانتے تھے کہ وہ ایک (دلچسپ انسان تھا سب سے منفرد پر اثر شخصیت کا مالک)

میری ماما پرنسپل جیسے معزز پروفیشن سے ہیں۔انہوں نے بھی مجھے کئی بار کہا کہ آلیار سنگنگ چھوڑ دیں اس میں نا دنیا ہے نا آخرت۔اور میں ہر بار انہیں یہ کہہ کر ٹال دیتا تھا۔کہ ماما میں پروفیشنلی سنگر نہیں ہوں سنگنگ میرا جنون ہے جسے میں وقت کے ساتھ ساتھ چھوڑ دوں گا۔آپ کہہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سکتے ہیں کہ میں ایک اچھا بیٹا ثابت نہیں ہوا شاید۔اسکے باوجود بھی میں اپنی ماما کی نظر میں دنیا کا سب سے بیسٹ بیٹا ہوں۔"اس نے محبت سے کہا۔اسکے لہجے میں رابیل بیگم کے لیے پیار تھا عزت تھی مان تھا۔

دوسرے نمبر پر میری بڑی سسٹر ہیں۔آپ نے سنا تو ہو گا نا کہ بڑی بہن ماں کی جگہ ہوتی ہے۔تو یہی سمجھیے کہ وہ اس لوجک پر پورا اترتی ہیں۔"اس نے ہنستے ہوئے آنکھوں میں شرارت لیے ہوئے کہا ہال میں کھکھلاہٹیں گونجی۔

اور ایک میری کزن میری بیسٹ فرینڈ جس نے ہمیشہ ہر حال میں میرا ساتھ دیا۔مجھے کبھی جج نہیں کیا۔کبھی میری خامیوں کو نہیں گنا۔۔۔میں ایک پڑھے لکھے جاگیر دار خاندان سے ہوں۔۔۔جہاں میرے کزنز ہر فیلڈ سے وابستہ ہیں۔میرے بڑے بھائی ایک کامیاب بزنس مین ہیں۔۔۔اس لیے میرے دادا جان کو مجھ سے بھی بہت سی امیدیں تھیں۔پر میں انکی ساری امیدوں پر پانی پھیر کر سنگنگ کی فیلڈ میں آیا۔۔۔جسکی وجہ سے مجھے وقتاً فوقتاً گھر کے بڑوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے طعنوں کی ڈوز ملتی رہتی تھی خاص کر اپنے دادا جان سے جو میرے علاوہ پورے گاؤں کے لوگوں سے محبت کرنے والے ہیں۔" ہال میں قہقہے گونجے وہ بھی مسکرایا

پر پھر بھی میں اپنے دادا جان سے بہت محبت کرتا ہوں۔ انہیں تنگ کرنا میری زندگی کا بہترین مشغلہ ہے۔ آئی لو یو دادا جان میں جانتا ہوں آج آپ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ اور یقین ہے کہ دو تین صلواتیں میری نزز کر چکے ہوں گئے پھر بھی آئی لو یو۔" لاونج میں بیٹھے ٹی۔ وی کی سکرین پر اسکی باتیں سنتے ہاشم صاحب بے بسی سے ہنس دیے

میری کزن کہا کرتی تھی۔ ہدایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور ہدایت کا ایک وقت ہوتا ہے۔ جس دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم آیا تو اس دن سنگنگ چھوڑنے پر فورس نہیں کرنا پڑھے گا بلکہ اس دن کن کا معجزہ ہوگا۔ جو دل کو جکڑ لے گا۔ اور آپ دل کی گواہی پر لبیک کہتے ہوئے گمراہی کی دنیا سے نکل جائو گے۔" اس نے کچھ دیر توقف کیا۔ اسے یاد کرتے آنکھوں میں نمی جھلکی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ بلکل ٹھیک کہتی تھی آج میں آر۔جے آلیار حیدر جسے ساری دنیا اسکے پروفیشن سے جانتی ہے۔اللہ پاک کو خاضر و ناضر جان کر اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ میں آج سے سنگنگ چھوڑ رہا ہوں۔"وہ مجمع کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اعتماد سے کہہ رہا تھا کوئی ملال کوئی پچھتاوا نہیں تھا اسکے چہرے پر"۔

وہی خالق ہے تمام جہانوں کا اور وہی حق ہے۔جس نے حق کے ساتھ قرآن اتارا۔جو راستہ ہے گمراہی سے نکال کر جنت میں لے جانے کا۔میں گواہی دیتا ہوں کہ وہی ہے دلوں کو پھیرنے والا۔تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے جس نے مجھے اپنی خواہش کے باوجود ایسے شر سے محفوظ رہنے کی توفیق دی جسے میں خیر سمجھتا تھا۔

ہر طرف اب تالیوں کی گونج تھی حال میں چھمگوئیاں ہو رہی تھیں۔لوگ حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے جو شہرت کی بلندیوں پر پہنچ کر سنگنگ کو خیر باد کہہ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آخر میں یہی کہنا چاہوں گا کہ پلیز ہر انسان کا ایک ماضی ہوتا ہے۔اگر وہ گناہ کا راستہ چھوڑ کر " سیدھے راستے پر چلنا چاہتا ہے تو اسے جج نا کریں اسے سپورٹ کریں۔میری آپ سب سے ریکوئیسٹ ہے کہ اگر آپ سب سچ میں میرے فینز ہیں۔میرے ساتھ مخلص ہیں تو میری تمام البم تمام پیچپر ز ویڈیوز اپنے موبائل فونز سے ڈلیٹ کر دیں اور دعا کریئے گا کہ اللہ پاک مجھے شیطان کے شر سے محفوظ رکھیں اور مجھے میرے فیصلے پر استقامت دیں گے۔اللہ حافظ

اب وہ ڈائز کے پاس سے اتر رہا تھا۔اسکے خاص بندے ہجوم سے بچا کر اپنی حفاظت میں اسے گاڑی تک لے کر جا رہے تھے۔بہت سے رپوٹرز سوال کرتے ہوئے مائیک ہاتھ میں لیے اسکی طرف لپک رہے تھے۔لوگ اپنی نشستوں سے اٹھ کر اسکے لیے دیوانہ وار تالیاں بجا رہے تھے۔تالیاں اتنی تھیں کہ کان پڑتی آواز نا سنائی دے رہی تھی۔ملک بھر کے ٹی۔وی چینلز پر وہ لائیو آرہا تھا"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سر سر پلیز میرے سوال کا جواب دیں آپکے فینز جاننا چاہتے ہیں کہ ۔ کیا آپ آج کے بعد سکرین پر نظر نہیں آئیں گے ؟ایک رپوٹر کے سوال پر اسکے چلتے قدم تھمے۔

میں نے کہا ہے کہ میں سنگنگ چھوڑ رہا ہوں پر میں نے یہ تو نہیں کہا کہ میں سکرین پر دوبارہ نہیں آؤں گا۔ہو سکتا ہے آپ لوگ مجھے اب کبھی نا دیکھ سکیں۔اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ "بہت جلد مجھے دیکھیں۔ایک نئے انداز میں ایک نئی شناخت کے ساتھ۔

چمکتی آنکھوں سے پر اسرار انداز میں جواب دیتے گرے آنکھوں پر چشمشہ چڑھاتے وہ گاڑی کی جانب بڑا۔

www.novelsclubb.com

رابیل بیگم اپنے روم میں بیٹھی موبائل کی سکرین پر اسے دیکھتے منہ پر ہاتھ رکھتے روتے ہوئے اسے فخر سے دیکھ رہیں تھیں۔

اپنے آفس میں بیٹھا میر شہریار ہونٹوں کے آگے انگلی رکھے اسے نرم مسکراہٹ سے دیکھ رہا تھا۔اسے کچھ کچھ سمجھ آرہی تھی کہ آلیار نے اتنی بڑی رقم کیوں مانگی۔آج صبح ہی آلیار کا پیغام " must watch"وصول ہوا تھا۔جس میں اس نے چینل کا نام اور ٹائمنگ میر کو بھیجتے کیپشن کے ساتھ میسج چھوڑا تھا۔

ایسا ہی ایک میسج اس نے صبح ماہر اور حمزہ کو بھی your wedding gift کے کیپشن کے ساتھ سینڈ کیا تھا۔

i trust you.

میر دل میں آلیار سے ہمکلام ہوتے اسے سکرین پر دیکھتے سرشار سا مسکرایا۔

لاونج میں سب کے ساتھ بیٹھی نینا اور ماہی خوشی سے آلیار کے لیے تالیاں پیٹ رہیں تھیں۔

صالحہ بیگم کے ساتھ ملازمہ بھی سب کام پسِ پشت ڈال کے آلیار کو دیکھ رہیں تھیں۔ٹی۔وی کے سامنے بیٹھی بی جان روتے ہوئے اسے سکرین پر دیکھ رہیں تھیں۔حسن صاحب کے ساتھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہاشم صاحب کی آنکھوں میں بھی آنسوں تھے۔وہ اب فخر سے اسے دیکھتے بے صبری سے اسکا انتظار کر رہے تھے۔

لاہور میں ٹی۔وی کے سامنے صوفے پر بیٹھی ہانیہ روتے ہوئے منساء بیگم کے گلے لگی۔اب وہ دونوں خوشی سے آلیار کے لیے تالیاں بجا رہیں تھیں۔انکی دیکھا دیکھی اسکے دونوں بچے بھی خوشی سے تالیاں بجا رہے تھے۔

ایک گھنٹے کے اندر اندر آلیار کی ویڈیو مختلف ایپس پہ ٹرینڈ ینگ پر جا رہی تھی۔اب تک اسکی طرف ماہر ولید حیدر حمزہ صائم میر منال اور ماہین لوگوں کے لاتعداد میسج موصول ہو چکے تھے۔ جن میں اسکے لیے نیک تمناؤں کے ساتھ ساتھ بے خبر رکھنے پر صلواتیں بھی تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گاڑی میں بیٹھا وہ اب ہنستے ہوئے انکے ٹیسٹ اور وائس چیک کر رہا تھا۔پر اسکے محسن کا ابھی تک ایک میسج بھی نہیں آیا تھا۔جو کہ حیران کن بات تھی۔اسے لگتا تھا اس فیصلے سے سب سے زیادہ خوشی اسے ہو گی۔وہ بار بار انسٹا چیک کر رہا تھا۔

انہوں نے کہا تھا وہ دیکھیں گی کیا انہوں نے نہیں دیکھا؟اوشٹ یار میں نے بھی تو انہیں میوزک کنسرٹ کا کہا تھا کیسے دیکھتیں۔

خود کو کوستے اس نے پیشانی مسلی

"مگر وہ کنوینس تو ہو گئیں تھیں دیکھنے پر۔"

الجھے زہن کے ساتھ اس نے ساری سوچوں کو جھٹکا۔البتہ آج وہ مطمئن تھا گناہوں کا ایک بوجھ تھا جو اس نے اپنے سر سے اتار کر پھینک دیا تھا۔وہ خود کو بہت ہلکا پھلکا محسوس کر رہا تھا۔اب اسکا ارادہ میر کے آفس کی جانب تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

*****

لیپ ٹاپ بند کرتے اس نے بازوں پر پہنی ریسٹ واچ پر نظر ڈالی۔گھڑی گیارہ سے اوپر کا وقت بتارہی تھی۔آلیار نے میر کو آفس میں ہی رکنے کا میسج کیا تھا۔پر ابھی تک اسکا کوئی اتا پتا نہیں تھا۔ فارغ بیٹھے ہوئے اس نے ماضی کی یادوں سے چھٹکارا پانے کے لیے خود کو کام میں مصروف کیا تھا۔سب کام نمبٹا کر وہ اب اسکا ویٹ کر رہا تھا۔پر وہ آلیار ہی کیا جو وقت کا پابند ہو میر نے کوفت سے سوچتے آنکھیں موندیں۔

ابھی اسکو آنکھیں بند کیے چند منٹ ہی گزرے تھے کہ آلیار دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوا۔۔۔آہٹ پر میر نے آنکھیں کھولیں۔۔۔اسے دیکھتے پیشانی پر شکنیں پڑیں۔۔۔جواب مسکراتے ہوئے اسکے مقابل آن بیٹھا تھا۔۔۔۔

کچھ زیادہ جلدی نہیں آگئے آپ مسٹر آر۔جے؟؟؟میر نے تنزیہ پوچھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہمم دراصل میر شہریار کا بھائی ہوں نا تو وقت کا بہت پابند ہوں میں۔"

کان کی لو کھجاتے ہوئے شرارت سے جواب دیا

کاش کے سچ میں وقت کے پابند ہوتے تو کیا ہی بات تھی۔"میر نے جل کر کہا"

مجھے لگا تھا میں جیسے ہی آفس میں انٹر ہوں گا میرا شاندار استقبال ہو گا۔میرا بڑا بھائی میر شہریار" خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرطِ محبت سے مجھے گلے لگا لے گا۔پر یہاں تو تنز کے تیر چلائے جا رہے ہیں۔جو سیدھا میرے دل کے آر پار ہو رہے ہیں۔آہ میر آلیار تمہاری یہ

"خوشفمیاں۔سیانے سچ ہی کہتے ہیں کسی سے بھی حد سے زیادہ ایکسپیٹیشن نہیں رکھنی چاہیئے۔

آلیار نے ٹھنڈی آہ بھرتے قدرے افسوس سے کہا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سنگنگ صرف آپکا پروفیشن ہی نہیں جنون ہے۔آپ اسے کبھی نہیں چھوڑ سکتے۔اور ناہی آپ زیادہ عرصہ اپنے اس فیصلے پر قائم رہ سکیں گے۔تو میر آلیار حیدر مجھ سے ایسی کوئ توقع نا رکھیں۔۔مجھے کوئ خوشی نہیں ہوئ بلکہ غصہ آیا ہے۔یوں اسطرح کا فیصلہ لینے کے لیے پریس کو بلانے کی کیا ضرورت تھی۔آپ جانتے بھی ہیں کہ جزبات میں لیے گئے فیصلے کی وجہ سے اب جب آپ دوبارہ سنگنگ کی طرف لوٹیں گے تو کتنی سبکی فیل ہو گئ۔

میر نے سنجیدگی سے کہا

آپکو لگتا ہے کہ اتنا بڑا فیصلہ میں نے جذبات میں آ کر لیا ہے"۔"

آلیار کی پیشانی پر بِل پڑے

وجہ جو بھی آلیار میں صرف اتنا جانتا ہوں آپکو اپنے پروفیشن سے کتنی محبت ہے۔آپ سنگنگ کے بغیر نہیں رہ سکتے یہ نا ہو کہ بعد میں آپکو اپنے فیصلے پر پچھتانا پڑے۔

میر نے صاف گوئ سے کام لیا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

محبت "۔وہ ہنسا۔"آپ جانتے ہو بر و محبت کسے کہتے ہیں۔میں بھی آج تک محبت کے معنی سے " لاعلم رہا۔پھر مجھے کسی نے کہا کہ محبت نام ہی خدا کا ہے۔محبت نام قربانی کا ہے۔۔۔محبت نام اپنے رب کی رضا پر راضی رہنے کا ہے۔۔۔محبت نام ہے اپنے رب کی رضا کے لیے اپنی محبوب چیز قربان کرنے کا ہے۔۔۔دنیاوی خواہشات کو ترک کرنے کا نام محبت ہے۔

سنگنگ چھوڑنا میری قربانی کوئی بڑی قربانی نہیں ہے۔بلکہ میں اسے قربانی کا نام نہیں دوں گا۔۔۔وہ گناہ تھا جو میں نے ترک کر دیا۔۔۔میں گناہ کا موازنہ قربانی سے نہیں کر سکتا۔۔۔قربانی تو وہ تھی جب اللہ پاک نے حضرت ابراہیم عیلہ السلام کو اپنی محبوب ترین شھہ اپنی راہ میں قربان کرنے کا حکم دیا تو وہ سب سے زیادہ محبوب بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربان کرنے پر راضی ہو گئے۔۔۔بیٹے کی بھی کیا شان تھی۔۔۔کتنی عظیم ہستی۔۔۔ ایسی فرمانبرداری۔۔جو کسی نے نا دیکھی تھی۔ایسی قربانی۔۔۔جو کسی نے نا کی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

محبت تو وہ تھی۔انہوں نے ہمیں بتایا محبت کسے کہتے ہیں۔اپنی پسند قربان کرنا کسے کہتے ہیں۔رب کی رضا پر راضی رہنا کسے کہتے ہیں۔

یوں ہوتی ہے محبت۔

وہ جذب کے عالم میں کہہ رہا تھا۔میر خاموشی سے اسے سن رہا تھا۔آج سے پہلے وہ اسے بولتا" ہوا اتنا اچھا کبھی نہیں لگا۔

بر و یہ جزباتی فیصلہ نہیں ہے میں نے بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ لیا ہے۔اور میں بہت مطمئن ہوں اپنے اس فیصلے سے۔

سو میر شہر یار حیدر"۔آلیار نے دونوں کہنیاں ٹیبل پر رکھتے آگے ہو کر میر کی آنکھوں میں" آنکھیں ڈالیں۔وہ ایسے میر کا نام تب ہی لیتا تھا جب وہ حد درجہ سنجیدہ ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں اپنے اس فیصلے سے کبھی دستبردار نہیں ہوں گا۔کیونکہ میں جانتا ہوں۔میں نے حق کا راستہ چنا ہے۔میں نے اس شہہ کو چھوڑا ہے جسے میرا اللہ اور میرے رسول محمد ﷺ ناپسند فرماتے تھے۔میں نہیں پچھتاؤں گا کبھی نہیں پچھتاؤں گا۔یہ وعدہ ہے میر آلیار کا آپ سے۔"

اس نے سنجیدگی سے اپنی بات کا اختتام کہا میر ہولے سے مسکرا دیا

بس یہی سننا چاہتا تھا۔مجھے یقین ہے آپ پر مگر میں چاہتا تھا اگر اس فیصلے کو لے کر آپکے دل" میں کوئی الجھن ہے تو وہ نکال دوں۔بلاشبہ یہ ایک مشکل مگر بہترین فیصلہ لیا ہے آپ نے۔اور یاد رکھیے گا آپکے ہر قدم پر میں آپکے ساتھ ہوں۔"

میر نے نرم مسکراہٹ سے کہا

تو میں یہ سمجھوں نا کہ آپ پراؤڈ فیل کر رہے ہو میرے بھائی ہونے پر۔

وہ اب خود کو ہلکا پھلکا محسوس کرتے چیئر آگے پیچھے کرتے جھول رہا تھا

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پراؤڈ تو میں تب ہی فیل کروں کا جب آپ مجھ سے لیے گئے پیسوں سے کوئی بزنس شروع کریں گئے "۔میر نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں کہا

آپ جانتے ہیں کہ مجھے بزنس میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے میں کچھ الگ کروں گا۔"اسکی آنکھوں میں الوہی چمک تھی

ویل آپکے لیے آفس میں میرے ساتھ جاب کرنے کی آفر ابھی تک برقرار ہے آپ جب آنا چاہیں موسٹ ویلکم۔

چیئر سے ٹیک لگاتے دونوں ہاتھ باہم ملاتے اس نے ایک بار پھر پیشکش کی

تھینک یو سوچ مگر آپ اپنی یہ آفر اپنے پاس ہی رکھیے۔گھر پر آپکے دادا جان سے کم ڈانٹ پڑتی ہے جو آفس میں بھی انکے ہٹلر پوتے کہ شکنجے میں آجاؤں۔اور اوپر سے میری ماما کے شوہر جو اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

عمر میں بھی آرام کو اپنے اوپر حرام کرتے ہوئے۔ وقتاً فوقتاً آفس میں انٹری دیتے رہتے ہیں میں چوبیس گھنٹے انکی نظروں کے عتاب میں نہیں آنا۔اسلیے مجھے تو آپ معاف ہی رکھیے"۔

آلیار نے منہ بناتے باقاعدہ دونوں ہاتھ جوڑے۔

میر نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا اس سے پہلے کہ میر کوئی جواب دیتا۔کال کی رِنگ ٹون نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔اسکرین پر ولید کا نام جگمگا رہا تھا۔

ولی کی کال اس وقت "۔"

میر نے الجھے زہن کے ساتھ کال اٹھائی۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو"

میر "۔ سپیکر سے ولید کی زکام زدہ آواز گونجی"

ہیلو ولی کیا بات ہے خیریت سب ٹھیک تو ہے نا کیا ہوا ہے ایشال تو ٹھیک ہے؟ ولید کی بھیگی آواز سن کر میر نے پریشانی سے ایک ساتھ کئی سوال کیے۔اسے پہلا خیال ایشال کا ہی آیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آلیار بھی ایکدم سیدھا ہو کر بیٹھا۔

ہاں سب ٹھیک ہے ایشال بھی ٹھیک ہے۔" ولید نے آرام سے جواب دیا"

پھر تم رو کیوں رہے ہو؟

"کیونکہ میر شہریار حیدر آپ چاچو بن گئے ہو۔"

کیا میں چاچو بن گیا مگر کیسے؟ میر نے حیرت سے کہا

کیا مطلب کیسے؟ کال کی دوسری طرف ولید کو بے ساختہ ہنسی آئی۔

ہاہاہا سوری یار وہ ایکسائیٹمنٹ میں سمجھ نہیں آئی منہ سے کیا نکل گیا۔ میر نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہنستے ہوئے کہا

تم سچ کہہ رہے ہو؟ میں چاچو بن گیا ہوں۔ تم اب ہو کہاں؟ اور مجھے بتایا کیوں نہیں؟ میر نے جلدی سے پوچھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں سچ کہہ رہا ہوں۔ بھتیجا ہوا ہے آپکا۔ ہوسپیٹل میں ہی ہوں۔ ایشال کی طبعیت ایک دم ہی خراب ہو گئی تھی۔ میں ڈر گیا تھا ابھی دونوں ٹھیک ہیں۔ بس اب خوشی سے سمجھ نہیں آرہی یار ویسے ہی رونا آرہا ہے۔ میں بابا بن گیا ہوں"۔

"اوکے میں اور آلیار پہنچتے ہیں ابھی آفس میں ہی ہیں سیدھا ادھر ہی آرہے ہیں ہم"۔ میر جلدی سے گاڑی کی چابیاں اور موبائل لیتے اٹھ کھڑا ہوا۔

نہیں نہیں آپ دونوں ابھی گھر جاؤ۔ ابھی آنے کا کوئی فائدہ تو ہے نہیں۔ گھر جائیں آرام کریں صبح آجانا۔ یہاں سب ٹھیک ہے۔ چچی جان ایشال کے پاس ہی ٹھہری ہیں۔ ماما ابھی تھوڑی دیر پہلے صائم کے ساتھ واپس گئی ہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چلو ٹھیک ہے گھر ہی چلتے ہیں پھر اور ہاں ٹینشن نہیں لینا۔ کوئی بھی بات ہو فورن کال کرنا۔ صبح ہوتے ہی چکر لگاتا ہوں میں۔ اللہ حافظ

اللہ خافظ۔ کال منقطع ہو گئی تھی۔ میر کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

کیا ہوا ہے ؟ آلیار نے جلدی سے پوچھا

ہوا یہ ہے کہ ایک بھتیجے کے چاچو بن گئے ہو آپ "۔ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے میر نے" مسکرا کر کہا

ماشاءاللہ کیا کہہ رہے ہیں ولی بھائی سب ٹھیک ہے ناوہاں ؟

"ہاں کہہ رہا تھا سب ٹھیک ہے۔ ابھی ضرورت نہیں ہے وہاں صبح ہی چلتے ہیں۔"

اوہاں یاد آیا میری موم سے بات ہوئی تھی وہ ویٹ کر رہی ہوں گی۔ کہا بھی تھا سو جائیں لیٹ ہو جائیں گے ہم،

آلیار بھی یاد آنے پر پریشانی سے اٹھ کھڑا ہوا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بہت جلدی نہیں بتا نہیں بتادیا آپ نے کہ ماما ویٹ کر رہی ہیں۔

میر نے اسکی جانب مڑتے غصے سے جھڑ کا

"سوری باتوں میں یاد ہی نہیں رہا۔"

اسے بھی شرمندگی نے آن گھیرا

اٹس اوکے چلو اب۔ پر ایک منٹ تم اب بھی اس حلیے میں جاؤ گے انکے سامنے"۔

میر نے رک کر آلیار پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالی۔

کیوں کیا ہوا ہے مجھے۔ آلیار نے لاپرواہی سے پوچھا

چلو بتاتا ہوں"۔ آنکھوں میں چمک لیے وہ لفٹ کی جانب بڑھا"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آلیار بھی نا سمجھی سے کندھے اچکاتا اسکے پیچھے چل پڑا۔

*****

چلو بھی اب"۔"

وہ دونوں اب رابیل بیگم کے کمرے کے باہر کھڑے تھے۔ میر اسے کب سے اندر جانے کا کہہ رہا تھا۔ مگر وہ عجیب کشمکش میں گھرا وہیں کھڑا تھا۔ جو نا خود اندر جا رہا تھا نا میر کو جانے دے رہا تھا۔

تم چل رہے ہو کہ نہیں؟؟؟

میر نے اب غصے سے اسے پوچھا

آہستہ بولو بر وویٹ چلتے ہیں نا تھوڑا صبر کرو"۔ روہانا سا منہ بناتے منت بھرے لہجے میں فریاد" کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اتنی دیر سے ویٹ ہی کر رہا ہوں ہٹو آگے سے"۔میر نے اسے سائیڈ پر کرتے زور سے دروازے پر دستک دی۔آلیار نے ایکدم رخ موڑتے آنکھیں میچیں۔میر کو بے ساختہ ہنسی آئی۔اتنے میں دروازہ کھول کر رابیل بیگم نمودار ہوئیں۔

کب سے ویٹ کر رہی ہوں کہاں رہ گئے تھے آپ دونوں۔"۔انکے لہجے سے پریشانی چھلک" رہی تھی۔ایک ماں کہ دل میں چھپی اپنی اولاد کے لیے فکر۔۔میر نے انکے آگے سر جھکایا۔رابیل بیگم نے اسکے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا۔مگر انکے اور میر کے درمیان ایک خلا سی تھی۔جو وقت کے ساتھ ساتھ کم تو ہو گئ تھی۔پر ختم ابھی بھی نہیں ہوئ تھی۔

www.novelsclubb.com

ہاں برخوردار کہاں رہ گئے تھے ؟؟؟آپکی والدہ پریشان ہو رہیں تھیں۔اور یہ آلیار کہاں ہے ؟؟؟حسن صاحب بھی اپنا چشمہ لگاتے ہوئے ان تک آئے آلیار کے نام پر رابیل بیگم نے بھی سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔میر نے چمکتی آنکھوں کے ساتھ دروازے کی جانب اشارہ کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آلیار اندر آجاؤ۔۔میر نے اسے آواز لگائی

پہلے موم اور ڈیڈ کو بولو اپنی آنکھیں بند کریں"۔اس نے دروازے سے ہی آواز لگائی۔"

کیوں آنکھیں کیوں بند کریں؟

رابیل بیگم نے حیرت سے پوچھا۔حسن صاحب بھی چونکے۔

www.novelsclubb.com

پلیز موم آنکھیں بند کریں نا میری عزت کا سوال ہے"۔آلیار نے منت بھرے لہجے میں کہا"

اسکی آواز سے لگ رہا تھا وہ ابھی رو دے گا۔

آلیار کیا ہوا ہے آپ اب مجھے پریشان کر رہے ہو کیا ہوا،،رابیل بیگم جلدی سے دروازے کی جانب گئیں مگر اسکی جانب نظر پڑتے ہی باقی کہ الفاظ منہ میں رہ گئے۔

آلیار"۔انکی گھٹی گھٹی سی آواز نکلی"

موم دیکھیں آپکے بیٹے نے میرے ساتھ کیا کیا؟ وہ اب انکی ساری توجہ کھینچے روہانسا ہوتے رابیل بیگم کے گلے لگا میر کی شکایت کر رہا تھا۔

حسن صاحب بھی اسکی بات سنتے پریشانی سے دروازے کی جانب لپکے۔ مگر اس پر نظر پڑتے ہی اپنی جگہ تھم گئے۔ جو رابیل بیگم کے گلے لگا بچوں کی طرح ان سے میر کی شکایتیں کر رہا تھا۔ میر مزے سے جا کر صوفے پر شاہانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

گرے پینٹ کے ساتھ سیاہ شرٹ وہ انکے سامنے کھڑا تھا۔ چہرہ اجلا اجلا سا لگ رہا تھا۔ غالباً وہ ابھی شیو کر کے آیا تھا۔ اسکے لمبے لمبے بال اس وقت اتنے چھوٹے تھے کہ مشکل سے ماتھے تک پہنچتے۔ گلے سے چین غائب تھی۔ البتہ بازوؤں پر ٹیٹو کا نشان اب بھی تھا۔ آنکھوں میں غصہ لیے وہ اب حسن صاحب کو بتا رہا تھا۔۔ کہ کیسے انکے "چہیتے" بیٹے نے زبردستی اسے اپنے ساتھ پارلر لے جا کر اپنی نگرانی میں اسکی ہیئر کٹنگ کروائی اسکے بعد اسکی چین چلتی گاڑی سے پھینک دی۔ گھر پہنچ کر واشروم میں بند کر دیا کہ اپنا حلیہ سیدھا کر و پہلے۔۔۔ رابیل بیگم اسکی شکایتیں سنتے کب سے اپنی ہنسی کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہیں تھیں۔۔۔ حسن صاحب نے تحمل سے اسکی ساری بات سنی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میر ادھر آیئے"۔ حسن صاحب نے غصے میں بیڈ سے اٹھتے میر کو تیز لہجے میں پکارا ارابیل بیگم نے پریشانی سے انہیں دیکھا

جی ڈیڈ"۔وہ صوفے سے اٹھتے اطمینان کے ساتھ متوازن چال چلتا انکے سامنے جا کر کھڑا ہوا"

کیا آلیار جو کہہ رہے ہیں وہ سچ ہے؟؟؟ حسن صاحب نے سنجیدگی سے پوچھا

جی ہاں"۔اعتماد سے جواب آیا"

جو آج تک میں نے کر سکا وہ آپ نے کر دیکھایا۔"

I am proud of you my son۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے ایک بار پھر میرا سر فخر سے بلند کر لیا۔

حسن صاحب نے میر کو شانوں سے پکڑتے تھپکی دی۔آلیار کا منہ صدمے سے کھل گیا۔

مام "۔۔۔۔آلیار نے دہائی دی"

میر کو بے ساختہ ہنسی آئی۔جسے چھپانے کے لیے اس نے کھانسی کا سہارا لیا۔

ڈھڈ میں آپ سے انکی شکایت کر رہا ہوں۔اور آپ ہیں کہ انہیں ڈانٹنے کے بجائے گلے لگا رہے ہیں"۔اس نے غصے سے حسن صاحب کو مخاطب کیا۔اسکا چہرہ لال بھبھوکا ہو چکا تھا۔اسکے چلا کر کہنے پہ حسن صاحب کے پیشانی پر ناگواری سے شکنیں پڑھیں۔

www.novelsclubb.com

انہوں نے کچھ علو کیا ہوتا تو ڈانٹتا نا میرے خیال سے انہوں نے وہ کارنامہ سرانجام دیا ہے جو" برسوں سے میری خواہش تھی"۔انکا اشارہ آلیار کے بالوں کی طرف تھا۔جنہیں انکے لاکھ منع

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

منتیں کرنے کے باوجود کاٹتا نہیں تھا۔اور حسن صاحب کو اسکے لمبے بالوں سے ہمیشہ سے چڑ تھی۔

۔

مجھے تو لگتا ہے میں آپکا سگا بیٹا ہی نہیں ہوں۔آج کے دن بھی آپ انہی کی سائیڈ لے رہے" ہیں۔یو نو ڈیڈ مجھے کبھی کبھی لگتا ہے آپ میر لالہ سے مجھ سے زیادہ پیار کرتے ہیں۔آپکے لیے آپکا بڑا بیٹا ہی سب کچھ ہے میری کوئی ویلیو نہیں۔"۔۔آلیار نے خفگی سے منہ موڑا

رابیل بیگم ایک طرف بیٹھیں۔انکی بحث سن رہیں تھیں۔حسن صاحب چلتے چلتے اس تک آئے۔اور آرام سے اسے گلے لگالیا۔وہ ساکت رہ گیا۔

مجھے فخر ہے کہ میں میر آلیار کا باپ ہوں۔جس نے اندھیرے کی دنیا کو چھوڑ کر روشنی کو" چنا۔وہ جس نے پوری دنیا کے سامنے میرا سر فخر سے بلند کر دیا۔آئی ایم پراؤڈ آف یو مائے لیٹل بوائے۔۔۔"

اسے حسن صاحب کی آواز بھیگی ہوئی لگی۔اسکی چلتی زبان کو بریک لگ گئی تھی۔یہ اسکے باپ کی طرف سے اسکا کمپلیمٹ تھا۔۔جو اسے پہلی بار دیا گیا تھا۔۔۔اس نے حسن صاحب کے گرد اپنے بازوؤں کا حلقہ بنایا۔ تھوڑی دیر وہ ان سے لپٹا رہا۔

"بس کریں یار اب رلائیں گے کیا۔۔۔"

اسکی بات پر ہنس کر آنسوں صاف کرتے حسن صاحب اس سے الگ ہوئے۔رابیل بیگم بھی نم آنکھوں سے یہ منظر دیکھ رہیں تھیں۔میر کے چہرے پر بھی مطمئن مسکراہٹ تھی۔

پر مجھ سے یہ امید نہیں رکھیے گا کہ میں آپکی بات مان کر میر کو ڈانٹوں گا۔۔۔"حسن صاحب" نے مصنوعی خفگی سے کہا

یہ ناانصافی ہے۔۔"اس نے احتجاج کیا"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کوئی ناانصافی نہیں ہے ویسے اس طرح زیادہ اچھے لگ رہے ہو۔ کم سے کم سمجھ تو آ رہی ہے کہ لڑکے ہو یا لڑکی۔۔۔" حسن صاحب نے اسے چھیڑا۔ وہ سچ میں ایسے بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔ رابیل بیگم نے اپنے دونوں بیٹوں پر نظر کی دعا پڑھ کر پھونکی۔

مام آپ دیکھ رہی ہیں نا"۔ آلیار نے مدد طلب لہجے میں پکارا"

کیوں تنگ کر رہے ہیں آپ میرے بیٹے کو۔ چلو شاباش بیٹا رات بہت ہو گئی ہے جا کر آرام کریں آپ دونوں صبح ہوسپیٹل بھی تو جانا ہے نا۔۔۔" انہوں نے کال کر کے رابیل بیگم کو بتا دیا تھا کہ وہ لیٹ ہو جائیں گے اس لیے باہر سے ہی کھانا کھا کر آئیں گے۔

اوکے مام گڈ نائیٹ"۔ رابیل بیگم سے سر پر پیار لیتا وہ اب میر کی جانب متوجہ ہوا"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور آپ آئندہ آپکا مجھ سے کوئی رشتہ نہیں سو آج کے بعد مجھے آلیار کہہ کر مت بھلائے گا۔"

میں آپ سے ناراض ہوں۔۔۔"غصے سے اسکی جانب دیکھتے تنبیہ کی

الحمدللہ کچھ دن تو سکون کے گزریں گے میری دعا ہے اس ناراضگی کا دورانیہ کم سے کم ایک"

مہینہ تو ہو۔۔۔"آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر میر نے باقاعدہ دعا کی

سیریسلی آپکو کوئی فرق نہیں پڑے گا"۔آلیار نے صدمے سے کہا"

www.novelsclubb.com

نو نیور سکون کسے برا لگتا ہے یار۔۔۔"ایکسکیوزمی پلیز"میر سیٹی کی دھن بجاتے۔اسے راستے"

سے سائیڈ پر کرتے باہر نکل گیا۔پیچھے آلیار کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔

اگر آپکو یہ لگتا ہے کہ میرے ہوتے ہوئے آپ سکون سے رہ سکتے ہیں تو یہ آپکی غلط فہمی ہے میر

شہریار حیدر"۔غصے کی زیادتی سے زور سے چلاتے ہوئے وہ اسکے پیچھے بھاگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پیچھے حسن صاحب کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔رابیل بیگم بھی ہولے سے مسکرادیں۔

آپ آپ خوش ہیں نا؟ حسن صاحب نے رابیل بیگم کو دیکھتے پوچھا

"ہاں میں خوش ہوں۔۔۔"

انہوں نے گہرا سانس لیتے اثبات میں سر ہلایا

تو پھر لگ کیوں نہیں رہا؟؟؟ ہمارے بچے خوش ہیں پھر آپکو کیا ٹینشن ہے"۔ حسن صاحب نے" جانچتی نظروں سے انہیں دیکھا

www.novelsclubb.com

ایسا آپکو لگتا ہے کہ ہمارے بچے خوش ہیں کیونکہ آپ وہ نہیں دیکھ سکتے جو میں دیکھ رہی ہوں۔آپ نے میر کی آنکھیں دیکھی ہیں؟؟؟ لہجے میں تکلف سموتے کہا" انکے ہونٹ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مسکراتے ہیں۔پر انکی آنکھیں۔۔۔انکی آنکھیں کتنی ویران ہیں۔انہوں نے خود کے لیے جینا چھوڑ دیا ہے میں جب انہیں دیکھتی ہوں نامیرا دل کٹ کر رہ جاتا ہے۔

دعا کریں نامیری ممتا کو سکون مل جائے"۔رابیل بیگم نے بے قراری سے کہا

سب ٹھیک ہو جائے گا۔اللہ ہے نا۔اللہ پاک پر بھروسہ رکھیں۔"۔حسن صاحب انکے ہاتھ" تھامتے تسلی دی۔

بیشک یہی بات تو مجھے مایوس نہیں ہونے دیتی کہ اللہ ہے نا"۔رابیل بیگم نے آنکھوں میں" آئے آنسوؤں صاف کیے۔

*****

فری پیریڈ کی وجہ سے وہ اس وقت ٹیچرز کے ساتھ سٹاف روم میں بیٹھی ہوئی تھی۔

دروازے پر دستک نے انہیں اپنی جانب متوجہ کیا۔

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آجایئے۔اجازت ملنے پر وہ اندر داخل ہوئی

اسلام علیکم معلمات "۔نرم سے مسکراہٹ سے سلام کیا"

وعلیکم السلام میم آپ آیئے ناسب نے خوش اخلاقی سے جواب دیا

وہ جو باقی ٹیچرز کی باتیں سننے میں محو تھی۔ثنا کو اندر آتے دیکھتے ہی تعظیماًاپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔پر حیرت اسے تب ہوئی جب اسے چھوڑ کر سب ٹیچرز اپنی جگہ بیٹھی ہوئی تھیں۔کوئی بھی مس ثنا کے استقبال کے لیے اپنی نشست سے نہیں اٹھی۔

ٹیچرز کے سلام کا جواب نرمی سے دیتے چلتے چلتے اسے کھڑا دیکھ کر ٹھٹکی۔

وعلیکم السلام بیٹھ جایئے مس مہرماہ۔۔۔ثنا سنجیدگی سے جواب دیتی وہاں رکھی خالی چیئر پر بیٹھی۔۔۔اسکے لہجے میں اس دن والی گرمجوشی نہیں تھی۔۔۔جسے مہرماہ نے شدت سے نوٹ

www.novelsclubb.com

کیا۔۔نائل والی بات کے بعد آج پہلی بار انکا آمنا سامنا ہوا تھا۔۔۔مہر ماہ اسکا سامنا کرنے سے کتراتی ہی رہی تھی۔البتہ امِ عائشہ نے دوسرے دن اسے خوب چھیڑا تھا۔

جی میم۔۔وہ بوجھل دل کے ساتھ اپنی جگہ بیٹھ گئی

مہرو"۔ماہم نے کہنی مار کر اپنی جانب متوجہ کیا"

کیا ہے؟اسکا موڈ پہلے ہی خراب ہو چکا تھا۔تپ کر جواب دیا۔۔

تم کھڑی کیوں ہوئی؟؟؟میم کو اچھا نہیں لگتا یوں انکے استقبال کے لیے ٹیچرز کا کھڑا ہونا۔انکا" کہنا ہے جامعہ کی تمام معلمات ان سے زیادہ قابلِ احترام ہیں۔وہ اس لیے کیوں کہ وہ تو صرف ایک اسلامک سپیکر ہیں پر یہاں کی ٹیچرز عالمہ ہیں جو رتبے میں ہر لحاظ سے ان سے زیادہ قابلِ "احترام ہیں۔وہ کسی سے برتر نہیں۔البتہ آفس میں انٹر ہونے کے لیے رولز ہیں۔

ماہم نے بات مکمل کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

او شاید تبھی میم نے میرے کھڑے ہونے پر یوں ری ایکٹ کیا۔اس نے دل ہی دل میں خود کو تسلی دی۔

کیا باتیں ہو رہیں تھیں ؟ثنا نے نرمی سے پوچھا"

کچھ نہیں میم ہم بس آر۔جے کے بارے میں بات کر رہیں تھیں۔" یہ کہنے والی شانزے تھی جو یہاں آنے سے پہلے آر۔جے کی بہت بڑی فین ہوا کرتی تھی۔

سوری؟؟؟کس کے بارے میں ؟ثنا نے نا سمجھی سے پوچھا

وہ جو جلد بازی میں بول تو گئی پر اب پورے سٹاف میں ایکدم سناٹا چھا گیا۔۔۔سب ثنا کے غصے سے واقف تھیں۔

کچھ نہیں میم پیریڈ فری تھا تو سب ادھر ادھر کی باتیں کر رہیں تھیں۔"مس حفصہ نے جلدی" سے بات سنبھالی۔وہ ان سینیئر ٹیچرز میں سے تھیں جو اپنے پروفیشن سے بہت مخلص تھی۔اور

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مزاج کی بھی کافی سخت تھیں۔ مس شانزے نے آر۔جے کی سنگنگ چھوڑنے کی نیوز ہی اس انداز میں سنائی کہ وہ بھی سننے پر مجبور ہو گئیں۔پر اب وہ شرمندگی محسوس کر رہیں تھیں۔اس بات سے کہ مس ثنا کیا سوچتی ہو گی وہ فارغ اوقات میں سٹاف روم میں بیٹھ کر ایسی باتیں کرتی ہیں۔

ہوں۔۔آپ غالباً اس آر۔جے کی بات کر رہی ہیں۔جنکا نیوز میں بھی بہت زکر چل رہا" ہے۔غالباً سنگنگ چھوڑ دی ہے جنہوں نے۔"

ثنا نے سرسری سا انداز اپناتے کہا

www.novelsclubb.com

یس میم انہی کی بات کر رہی ہوں۔آر۔جے آلیار حیدر نام ہے انکا۔کل ہی انہوں نے پریس" بلا کر سنگنگ چھوڑنے کا اعلان کیا ہے۔انکا کہنا ہے کہ انہوں نے سنگنگ اللہ پاک کی رضا کے لیے چھوڑی ہے۔آج کل ہر جگہ highlight پر جا رہے ہیں وہ۔"

ثنا کے عام سے لہجے میں کہنے پر اسے تھوڑا حوصلہ ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آہاں انٹرسٹنگ۔ماشاءاللہ اگر کوئی گناہوں کی دنیا چھوڑ کر سیدھا راستہ اپنا لے تو اس سے اچھی "

"اور کیا بات ہو گئی۔اللہ پاک انہیں اپنے فیصلے پر استقامت دیں۔

اس نے پورے دل سے دعا دی

لینے attention پر میم ان سنگرز کی توبہ بھی سچی نہیں ہوتی۔یہ صرف انکے لیے میڈیا کی "

کا بہانہ ہوتا ہے۔کچھ وقت منظر سے غائب رہتے ہیں۔مگر جلد ہی یہ پھر سے واپس آجاتے

"ہیں۔انسان اپنی فطرت کبھی نہیں بدل سکتا۔

www.novelsclubb.com

اونہوں مس ماہم کسی کی نیت پر شک نا کریں۔کیا پتا وہ دل سے شرمسار ہوں۔اگر کسی میں

ننانوے برائیاں ہیں تو اسکی ایک اچھائی کو گننا چاہیئے۔ہمیں نہیں معلوم کس کے دل میں کتنا خدا

کا خوف ہے۔کوئی بھی انسان پرفیکٹ نہیں ہوتا۔کہتے ہیں ناہر ولی کا ایک ماضی اور ہر گنہگار کا ایک

مستقبل ہوتا ہے۔ہمیں یوں کسی کو جج نہیں کرنا چاہیئے۔

اسے جانے کیوں بہت برا لگا تھا ماہم کا یوں کہنا۔ برا تو مہر ماہ کو بھی لگا تھا۔

سوری میم "۔ماہم نے شرمندگی سے سر جھکایا۔"

بلکل میم آر۔جے نے بھی یہی کہا تھا کہ ہر انسان کا ایک ماضی ہوتا ہے۔اگر وہ گناہ کا راستہ چھوڑ" کر سیدھے راستے پر چلنا چاہتا ہے تو اسے جج نا کریں اسے سپورٹ کریں۔اور آپ یقین کریں ۔وہ بہت بڑے راک سٹار ہیں۔انکے میوزک کنسلرٹ میں لاکھوں کی تعداد میں عوام شرکت کرتی تھی۔یوں شہرت کی بلندیوں پر پہنچ کر سنگنگ چھوڑ دینا ہر ایک کہ بس کی بات نہیں "ہوتی۔انہوں نے اپنے تمام سوشل اکاؤنٹ ڈلیٹ کر لیے ہیں۔

شانزے نے اسکی صفائی میں بولنا ضروری سمجھا۔

ڈیٹس گڈ پر کیا آپ بتانا پسند کریں گیں کہ میوزک کنسلرٹ کیا ہوتا ہے مس شانزے؟؟؟وہ اب تھوڑی پر انگلی رکھے۔پر وقار انداز میں بیٹھے پوری طرح سے اسکی جانب متوجہ تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میم میوزک کنسلرٹ ایک طرح کا لائیو شو ہوتا ہے۔ جس میں لاکھوں کی تعداد میں فینز اپنے" پسندیدہ سنگر کی سنگنگ سننے جاتے ہیں۔ اسے پر موٹ کرتے ہیں۔۔۔" شانزے نے اسکے دیکھنے پر جھجھکتے ہوئے جواب دیا

میرے حیال میں آپ علو میں مجھے تو یہ نہیں لگتا کہ میوزک کنسلرٹ میں فینز اپنے فیورٹ" سنگر کو پروموٹ کرتے ہیں"۔ ثنا نے اس بار سنجیدگی سے کہا

کیا مطلب میم"۔ وہ الجھی باقی تمام ٹیچرز بھی دلچسبی سے انکی گفتگو سن رہیں تھیں۔"

آپکو کیا لگتا ہے میوزک کنسرٹ سنگنگ کو پروموٹ کرنے کو کہتے ہیں پر میرے حیال میں میوزک کنسرٹ ایسا وائرس ہے۔ جس میں مرد عورت اکٹھے تباہی کو پر موٹ کر رہے ہیں۔ ہماری جوان نسل تباہ ہو رہی ہے۔ وہ امت مسلمہ راتوں کو جاگتی اور دن کو سوتی ہے۔ وہ امت

www.novelsclubb.com

ھے یہ جس کے لیے میرے محمد ﷺ راتوں کو اُٹھ کر روتے تھے۔وہ اُمت ھے۔یہ جسکو میرے محمد ﷺ آخری وقت بھی نہیں بھولے تھے۔اور روز محشر بھی نہیں بھولیں گیں۔وہ ناقدری امت ھے۔جسکی خاطر میرے محمد ﷺ نے طایف والوں سے پتھر کھائے تھے۔رنج و غم برداشت کیے۔غاروں میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے۔جس دین کو بچانے کے لیے میرے نبی پاک ﷺ کی آل نے قربانیاں دیں تھیں۔وہ امت آج انکی حرام کردہ ناپسندیدہ چیزوں کو پرموٹ کررہی ہے۔موسیقی میں سکون تلاش کررہی ہے۔

آج کل کی نسل سے اگر دین کی کوئی بات پوچھو۔یا صرف یہ پوچھو کہ آخری بار قرآنِ پاک کب کھولا تھا؟؟؟تو انہیں یاد نہیں ہوگا۔پیارے نبی کریم ﷺ کی آل کے بارے میں پوچھو تو انہیں اتنا علم نہیں ہوگا۔ان سے قرآنِ پاک کی کسی صورت کا پوچھو کہ کون سے پارے میں ہے نہیں علم نہیں ہوگا۔

ہاں مگر ان سے کوئی سا بھی گانا سناؤ تو وہ شروع سے آخر تک لفظ بالفظ سنا دیں گئے۔۔زرا سوچیے ہم کس طرف جا رہے ہیں؟؟؟یہ جنت کا راستہ تو نہیں ہے۔بروزِ محشر اگر بی بی جنتِ خاتون سیدہ فاطمۃ الزہرہ نے پوچھ لیا کہ کیا میرے بابا کا دین اتنا مشکل تھا تو کیا جواب دیں گی ہم؟؟؟

وہ تو ہم گنہگاروں کے آقا ہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گنہگار جب محشر میں، فریاد کریں گے"

آیا ہوں میں آیا ہوں، سرکار ﷺ کہیں گے

،وہ جب جائیں گے سجدے میں

تو کھل جائیں گیئں زلفیں

امت کی بخشش کے لیے، اصرار کریں گے

آیا ہوں میں آیا ہوں، سرکار کہیں گے

ایک منٹ کے لیے دل پہ ھاتھ رکھیں۔ کیا وفا کی ہم نے اپنے نبی ﷺ سے ؟؟؟ کیا صلہ دیا انکی قربانیوں کا؟؟؟ کتنی سنت پر عمل کیا انکی ؟؟؟ افسوس ہمیں تباہ کرنے کے لیے ہمارے اپنے ہی اعمال کافی ھیں۔

www.novelsclubb.com

سب کے گردنیں ندامت سے جھکی ہوئیں تھیں۔سٹاف روم میں صرف سسکیوں کی آواز گونج رہی تھی۔۔۔۔مہرماہ نے اپنے آنسوؤں کو گالوں پر بہتے دیکھا۔اسکی ہچکی بندھ گئ تھی،اسکا دل کیا کہ وہ اتنی زور زور سے روئے کہ کبھی چپ ناہو۔

ہم سب کتنے ناشکرے ہیں نا۔زراسی تکلیف آتی ہے تو چیخ اٹھتے ہیں۔خود کو بدقسمت تصور کرنے لگتے ہیں۔اللہ تعالٰی کی دی ہوئ نعمتوں کو بھول جاتے ہیں۔ایک منٹ میں خود کو مظلوم تصور کرنے لگ جاتے ہیں۔

"وہ آج سب کو آئینہ دیکھارہی تھی۔چہرہ شدت ضبط سے تمتمارہاتھا۔"

www.novelsclubb.com

ہماری مشکلات کوئ مشکلات نہیں ہیں۔زراسوچیے،زراپڑھیے۔محمد ﷺ کی صاحبزادیوں کے احوالِ زندگی۔کتنی کتنی مشکلیں برداشت کیں۔وہ تو سرورِ کائنات کی بیٹیاں تھیں نا۔وہ خالقِ کائنات کے محبوب کی بیٹیاں تھیں۔آزمائیشیں انکی زندگیوں میں بھی آئیں۔اور بہت بڑی ،بڑی آئیں۔مگرانہوں نے کبھی کوئ شکوہ نہیں کیا

ناشکری نہیں کی، شکر کیا۔

بے صبری نہیں دیکھائ، صبر کیا۔

انہوں نے سکون کو عبادت میں تلاش کیا۔

قرآن میں تلاش کیا۔

نماز میں تلاش کیا۔

ہزاروں سوچیں اُلجھا دیتی ہیں۔ مگر ایک سجدہ سب سُلجھا دیتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں اپنے دین پر عمل کرنے والا اور سچا عاشقِ مصطفیٰ بنائیں۔

آمین ثم آمین۔ سب سے ایک ساتھ کہا

ٹھیک ہے میں نے آپ سب کا شاید بہت وقت لے لیا اب چلتی ہوں سیشن کا وقت ہو گیا" ہے۔" سب کے جھکے سر دیکھتے تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد گہرا سانس لیتے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی

www.novelsclubb.com

مس مہرماہ آپ صبح مجھے آفس میں ملیے گا"۔اس نے آنسوں صاف کرتی مہرماہ کو پکارہ"

مہرماہ نے بعیر اسکی طرف دیکھے ہاں میں سر ہلایا۔

اب وہ باقی ٹیچرز سے چند باتیں کر کے دروازے کی جانب بڑھی۔ مگر ایک حیال سے وہ جاتے جاتے پلٹی۔اس نے مڑ کر مہرماہ کو دیکھا۔رونے کی وجہ سے اسکی آنکھیں اور ناک سرخ ہو رہے تھے۔ بار بار آنکھوں میں آنسوں آ رہے تھے۔ جنہیں وہ ہاتھ کی پشت سے صاف کر رہی تھی۔ ثنا کو وہ بہت قابل ترس لگی۔ناجانے کیوں اس لڑکی کو وہ چاہ کر بھی نظرانداز نہیں کر پاتی تھی۔

www.novelsclubb.com

مسِ ماہم پانی پلایئے انہیں"۔ماہم کو مخاطب کر کے مہرماہ کی جانب اشارہ کرتے وہ سٹاف روم سے نکل گئ۔

*****

ڈائنگ ہال پر ہلچل مچی ہوئی تھی۔صالحہ بیگم ملازموں کو ہدایات دے رہیں تھیں۔انہوں نے ابھی تھوڑی دیر تک ناشتہ لے کر ہوسپیٹل کے لیے نکلنا تھا۔فرخانہ بیگم کل شام کو حمزہ کے ساتھ واپس چلی گئیں تھیں۔آج سنڈے تھا تو حیدر سو رہا تھا۔رابیل بیگم اور مشائم ملازموں کے ساتھ مل کر ناشتہ لگا رہیں تھیں۔

یہ صبح صبح اتنی ہلچل کیوں مچی ہوئی ہے؟

نینا نے سیڑیوں سے اترتے آنکھیں مسلتے ماہین سے پوچھا۔

گیس کرو؟ماہین نے چمکتی آنکھوں سے کہا

آلیار بھیا آئیں ہیں رائٹ"۔نینا نے جہاں آراء بیگم کے پاس بیٹھتے جمائی لیتے ہوئے کہا"

ہاں وہ تو آگئے تھے۔پر بات کچھ اور ہے"۔ماہین نے رازدارانہ انداز میں کہا"

وہ کیا؟نینا تجسس سے آگے ہوئی

"وہ یہ کہ "

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کہ کیا یار بولیں بھی ماہی آپی کیا بات ہے؟نینا نے جھنجلا کر کہا

کیوں بتاؤں ہم میں سے کوئی نہیں بتائے گا کچھ دیر تک خود ہی پتا چل جائے گا۔"ماہی نے اسے " چھیڑا

یار اٹس ناٹ فیئر آپ بتائیں نا دادو؟نینا نے جہاں آراء بیگم کے گلے میں بانہیں پھیلاتے مکھن لگاتے پوچھا

جیسا کے ماہین نے کہا تھوڑی دیر تک پتا چل جائے گا آپکو؟جہاں آراء بیگم نے مسکرا کر اطمینان سے جواب دیا

دادو"۔ماہین نے احتجاج کیا"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

او کے ہمارے داداجان ہمیں ضرور بتائیں گے "۔نینا نے سامنے صوفے پر اخبار پڑتے ہاشم "

صاحب کو دیکھتے کہا۔جہاں آراء بیگم اسکی چالاکی پر مسکرا دیں۔

نینا چلتے ہوئے ہاشم صاحب کے قدموں میں آکر بیٹھی۔ہاشم صاحب نے بے ساختہ اپنے پاؤں

پیچھے کیئے۔نینا کے اس ردِ عمل سے انہیں ہمیشہ کوئی یاد آیا تھا۔

آپ بتائیں نا داداجان ہم سے سب کیا چھپا رہے ہیں "۔نینا نے ضدی لہجے میں پوچھا

نہیں بتایئے گا داداجان "۔ماہی نے جلدی سے کہا"

بھئی کیوں نا بتائیں ہم اپنی بیٹی کو اتنے مان سے پوچھ رہی ہیں بتانا تو پڑے گا۔"ہاشم صاحب نے

محبت سے کہا

پھر بتائیں نا داداجان جلدی سے ؟نینا نے بے صبری سے پوچھا

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تو سنیں بچے بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپکے ولی بھائی کو بیٹے جیسی نعمت سے نوازا ہے"۔"

کیا واقعی؟نینا خوشی سے چیخی۔

لڑکی چیخو تو مت۔کب جائے گا آپکا بچپنا"۔صالحہ بیگم نے اسے ٹوکا"

بھابھی مت ڈانٹا کریں انہیں۔یہ تو ہمارے گھر کی رونق ہیں۔"حسن صاحب نے اسے دیکھتے" پیار سے کہا

ہائے میں پھر سے پھپھو بن گئی۔مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا"۔اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ خوشی" سے ناچنے لگ جائے

بلکل خالہ بھی اور پھپھو بھی۔ماہین نے بھی مسکراتے ہوئے کہا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ویسے بڑے بابا کتنا اچھا ہے نا ایک ساتھ دو گڈ نیوز "۔اسکی بات پر سب مسکرا دیے۔وہ اب "بھی ہاشم صاحب کے قدموں میں بیٹھی تھی۔

"دو نہیں تین گڈ نیوز۔"

جواب میر کی جانب سے آیا تھا جو سیڑیاں اتر کر آتے سلام کرتے اب بی جان سے سر پر بوسہ لے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

تین کیسے ؟نینا نے نا سمجھی سے پوچھا۔سب نے میر کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

آلیار سے نہیں ملے کیا آپ سب ؟ہاشم صاحب کے پاس والے صوفہ پر براجمان ہوتے میر نے تعجب سے پوچھا

نہیں وہ ابھی تک نہیں جاگے۔ سنگنگ چھوڑ دی ہے پر انسان بنتے بنتے ٹائم لگے گا نہیں"۔

آپ کو تو موقع چاہیئے ہوتا ہے انکے پیچھے پڑنے کا میں بتا رہی ہوں۔ ان سے ایسی ویسی کوئی بات نہیں کریئے گا۔ بلکہ دلجوئی کریئے گا حوصلہ بندھایئے گا انکا۔ آتے ہی ہوں گے وہ۔"۔ ہاشم صاحب کے کہنے پر بی جان نے خفگی سے کہا

"بڑے سائیں وہ دیکھیں۔"

اس سے پہلے کہ ہاشم صاحب کوئی جواب دیتے۔ ملازم کرم داد کی حیرت میں ڈوبی ہوئی آواز نے انکو اپنی جانب متوجہ کیا۔ میر ولا میں اندر تین جانب سیڑیاں بنائی گئی تھیں۔۔۔ایک دائیں جانب کونے میں جہاں نیچے لاونج کی سمت کچن اور ڈائنگ ہال تھا۔ ایک بائیں جانب جہاں میر کا روم تھا وہ عموماً وہی سیڑیاں استعمال کرتا تھا آنے جانے کے لیے۔۔۔اور ایک بلکل وسط میں جہاں سے آلیار اترتا آرہا تھا۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سب سے پہلے نینا نے اسے دیکھا پھر ہاشم صاحب نے حسن صاحب بے نیاز سے اخبار پڑھنے لگے۔میر جنت کو گود میں بٹھائے۔ان سے باتیں کر رہا تھا۔چونکہ جہاں آراء بیگم کی اسطرف پشت تھی۔اسلیے وہ نہیں دیکھ سکیں۔

ہاشم صاحب اسے سکتے کی حالت میں دیکھے گئے یہی حال وہاں موجود ملازموں کا بھی تھا۔نینا آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی۔وہ آر۔جے تو بلکل بھی نہیں لگ رہا تھا۔جسکے بال ہمیشہ یا تو جیل کیئے ہوتے تھے یا پونی میں مقید ہوتے تھے۔گلے میں چین۔بازوؤں میں پہنے رِبن کے طرح طرح کے بر سیلنٹ ہاتھ میں پکڑا گٹار۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ تو اس سے یکسر مختلف آلیار لگ رہا تھا۔جسکے ہاتھوں میں گٹار تھا نا ہی بریسلنٹ۔چھوٹے چھوٹے بال جو پیشانی تک بھی بامشکل پہنچتے تھے۔وائٹ کلر ڈریس میں ملبوس بازوؤں کا کف موڑے ڈیسنٹ سالگ رہا تھا۔

یہ میری گنہگار آنکھیں کیا دیکھ رہی ہیں جہاں آراء بیگم "۔ہاشم صاحب کی خوشگوار حیرت میں" ڈوبی ہوئی آواز پر بی جان نے نظریں موڑ کر انکی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا۔وہ ارد گرد سے بے نیاز متوازن چال چلتا ان تک آیا۔۔۔

گڈ مورننگ ایوری وَن۔"اس نے معمول کے مطابق پر جوش لہجے میں کہا مگر آج معمول کے" خلاف ہاشم صاحب نے اسکی توصیح کرتے جھڑ کا نہیں۔وہ بس اسے دیکھے جا رہے تھے۔

کیسی ہیں میری پیاری دادو؟؟؟وہ اب بی جان سے مل رہا تھا

ہم قربان ہو جائیں آپ پر ماشاءاللہ ماشاءاللہ "۔بی جان انکا ماتھا چومتے خوشی سے صدقے واری" جا رہیں تھیں۔وہ مسکراتے ہوئے ان سے باتیں کر رہا تھا۔

پھر وہ اٹھ کر صالحہ بیگم سے ملا۔بی جان کے بعد وہ گھر کی بڑی بہو تھیں۔عقیدت سے انکے ہاتھ چومے جیسے وہ ہمیشہ کرتا تھا۔صالحہ بیگم خوشی اور حیرت کی ملی جلی کیفیات میں اسکا ماتھا چوم رہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھیں۔دور ڈائننگ ہال میں کھڑی رابیل بیگم فخر سے اسے دیکھ رہیں تھیں۔اب وہ باقی سب کی جانب متوجہ ہوا۔

اور سناؤ آپ کیسی ہو میری بہن اور بھا بھیو؟اس نے ہونکوں کی طرح دیکھتی ماہی نینا اور مشائم کی حالت سے لطف اٹھاتے چھیڑا

اوایم جی آلیار بھیا یو لکنگ سو ہینڈ سم ٹرسٹ می"۔نینا نے زمین سے اٹھتے خوشگوار لہجے میں چہک کر کہا

بلکل آلیار سچ میں آج آپ لڑ کا لڑ کا سے لگ رہے ہو"۔ماہین نے خوشی سے چھیڑا۔"

(یہ ہاشم صاحب کی تربیت کا ہی نتیجہ تھا کہ سب کزنز بڑوں کی موجودگی میں ایک دوسرے کو آپ کہہ کر بلاتے تھے۔پر پیٹ پیچھے اگر بڑے انہیں بات کرتے دیکھ لیں۔تو کانوں کو ہاتھ لگائیں)

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسے میں تعریف سمجھوں یا بے عزتی "۔آلیار نے ماتھے پر بل ڈالتے ماہین سے سوال کیا سب "ہنسنے لگے

بہت پیارے لگ رہے ہو آلیار آپ اللہ پاک نظرِ بد سے بچائیں "۔مشائم کے لہجے میں ستائش "تھی۔

آمین آمین۔جہاں آراء بیگم نے محبت سے آلیار کو دیکھا

کرم داد آپ آج اپنے بڑے سائیں کو نہیں بتاؤ گے کہ ہم کتنے دن بعد آئے ؟؟؟آلیار کے دیکھنے پر ہاشم صاحب نے گڑ بڑا کر نگاہوں کا زاویہ بدلا۔

اچھا کوئی اگر آج کسی کا بے عزتی کرنے کا موڈ نہیں ہے تو کوئی تعریف ہی کر لے "۔آلیار نے "انہیں چھیڑا۔وہ اس بار بھی خاموش رہے۔اس سے نگاہیں چراتے ارد گرد دیکھتے وہ اسے بہت

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

محصوم لگ رہے تھے۔اسے بے ساختہ ہنسی آئی۔وہ جہاں آراء بیگم کے پاس سے اٹھتا۔چلتا ہوا ان تک آیا۔

چلیں تعریف نا کریں یار گلے ہی لگا لیں۔میں جب سنگنگ کرتا تھا تو آپکو لگتا تھا یہ مراثیوں والے کام ہیں۔تو پھر دیکھ لیں میں آج مراثی نہیں بلکہ آپکا پوتا بن کر آیا ہوں۔" انکے مدمقابل کھڑا وہ اب مسکراتے ہوئے انہیں دیکھ رہا تھا۔

ہاشم صاحب کی آنکھیں بھیگنے لگیں۔اپنی جگہ سے اٹھتے یکدم آلیار کو بھینچ کر گلے لگا یا۔۔۔اسے اپنے کندھا بھیگتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ہاں وہ رو رہے تھے۔میر خاندان کا سربراہ،کئی ایکڑوں پر پھیلی زمین کا مالک،کئی بے سہاروں کو پناہ دینے والا،آج اپنے نافرمان پوتے کے راہ راست پہ آنے پر رو رہا تھا۔۔۔نافرمان بھی وہ جو انکی ہر بات ہر تنز ہر طعنے کو ہنس کر ٹال لیتا تھا۔۔۔وہ رو رہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ بھی رو رہا تھا۔۔وہ پوتا جو کہتا تھا کہ اسے عورتوں کی طرح آنسوؤں بہانے نہیں آتے۔۔جو اپنی ماں کے سینے لگ کر بھی کبھی نہیں رویا وہ آج اپنے دادا کے گلے لگ کر رو رہا تھا۔رابیل بیگم نے تشکر سے نگاہیں آسمان کی جانب اٹھائیں۔بی جان کی بھی آنکھیں نم تھیں۔حسن صاحب مسکراتے ہوئے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔ماہین نے موبائل کا کیمرہ آن کر کے ان دونوں کی تصویریں لیں۔

اب بس کریں آغا جان آپ نے عورتوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔اتنے آنسو تو آپکے بیٹے نے" بھی مجھے گلے لگاتے نہیں بہائے۔جتنا آپ ایموشنل ہو رہے ہیں۔"آلیار نے آنسوں صاف کرتے ان سے الگ ہوتے ہلکے پھلکے لہجے میں کہا

کس نے کہا ہم رو رہیں ہیں۔پاگل ہیں کیا آپ؟؟ہم کیوں روئیں گے بھلا؟؟؟ہاشم صاحب نے اس سے دور ہوتے خفگی سے کہا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہاں ہاں بلکل آپ نہیں روئے ناہی آپکی آنکھیں لال ہو رہی ہیں ہمیں ہی وہم ہو رہا ہے نا۔میر کے پاس بیٹھتے جنت کے گال کھینچتے مزے سے کہا ہاشم صاحب اسے آنکھیں دیکھا کر رہ گئے۔سب مسکرانے لگے۔

ہم آج بہت خوش ہیں۔صالحہ تینوں گاؤں میں مٹھائی جانی چاہیئے کوئی بھی گھر باقی نا رہے"۔بی جان نے آلیار کو دیکھتے کہا جواب میر سے جنت کو لینے کی کوشش کر رہا تھا۔اور وہ اسکی طرف برے برے منہ بناتے ہنستے ہوئے میر کے ساتھ چپک رہی تھی۔

*****

ma'am may i come in?

دروازے ناک کرتے اس نے اجازت چاہی۔

yes come in.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مصروف سے انداز میں جواب ملا۔ مہرماہ دروازہ کھول کر اندر سامنے ہوئی۔ سامنے ہی ثنا مصروف سے انداز میں کچھ لکھ رہی تھی۔ ثنا نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔

آیئے مس مہرماہ تشریف رکھیے۔ ثنا نے پین انگلیوں میں الجھائے خلافِ معمول خوشدلی سے مسکرا کر کہا

تھینک یو میم"۔ وہ جھجھکتے ہوئے اسکے مقابل بیٹھی"

میم آپ نے مجھے بلایا تھا؟ میں کل بھی آئی تھی۔ پر مس فرخت نے کہا آپ نہیں آئیں اکیڈمی۔

اوہاں آئی ایم سوری مس مہرماہ دراصل نائل کی طبیعت تھوڑی خراب تھی۔ تو میں ایک دو "لیکچرز دینے کے بعد یونیورسٹی سے سیدھی گھر چلی آئی گئی۔"

www.novelsclubb.com

کیا ہوا ہے نائل کو وہ ٹھیک تو ہیں نا؟ مہرماہ نے بے چین لہجے میں جلدی سے پوچھا۔ ثنا نے اسے بغور دیکھا نائل کے لیے مہرماہ کی فکرمندی اسکی نگاہوں سے پوشیدہ نارہ سکی

زرا فلو ہو گیا تھا موسم چینج ہو رہا ہے نا اس لیے اب ٹھیک ہیں وہ الحمدللہ "۔ ثنا نے آرام سے" جواب دیا۔

الحمدللہ "مہرماہ نے زیرِ لب کہا"

اہم دراصل میں نے نائل کے بارے میں ہی بات کرنے کے لیے آپکو بلایا ہے "۔"

نائل کے بارے میں۔ مہرماہ الجھی

"ہاں جی"

نائل کے بارے میں مجھ سے کیا بات کرنی ہے۔ وہ سوچ میں پڑھ گئی۔ کہیں اس دن والی بات ایک دم سے اسکے زہن میں جھماکا سا ہوا۔

www.novelsclubb.com

ثنا بغور اسکے چہرے کے بدلتے اتار اؤ چڑھاؤ دیکھ رہی تھی۔

مِس مہرماہ ڈونٹ وری پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔ دراصل پرسوں نائل کی برتھڈے ہے" تو بس انکی خواہش دی کہ آپ بھی انکی برتھڈے پارٹی میں شرکت کریں۔ کیونکہ اب آپ انکی فرینڈ لسٹ میں ایڈ ہو چکی ہیں۔ تو میں request کرتی ہوں آپ سے کہ آپ ضرور آیئے گا۔ ورنہ نائل ناراض ہو جائیں گے مجھ سے"۔ ثنا نے نرم تاثرات سے جواب دیا

استغفراللہ میم کیوں شرمندہ کر رہی ہیں۔ آپ ریکوئیسٹ نہیں حکم کریں میں ضرور آؤں گی" انشاءاللہ۔" مہرماہ نے قدرے ریلیکس ہو کر جواب دیا۔

اوکے پھر پرسوں انشاءاللہ میرا ڈرائیور آپکو پیک کرنے آجائے گا۔ آپ تیار رہیے گا۔

"جی بہتر میم۔"

مِس مہرماہ اگر آپکو برا نا لگے تو ایک سوال پوچھوں"۔ ثنا نے تمہید بھاندی"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جی میم پوچھیے ؟مہرماہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا

آپکے ماضی میں ایسا کیا ہے جو آپ اتنی افسردہ کیے رکھتا ہے۔"مہرماہ نے ایک جھٹکے سے سر اٹھا" کر اسے دیکھا

میں نے آپکی آنکھوں میں ہمیشہ ایک تکلیف دیکھی ہے اذیت دیکھی ہے۔کیا بات ہے جو آپکو" بے چین کیے رہتی ہیں۔نیورمائنڈ میں نے بہت دفعہ آپکو روتے ہوئے دیکھا ہے۔سمینار میں اکیلے بینچ پر بیٹھے ہوے۔لائبریری میں۔آپکی آنکھیں ہر وقت بھیگی ہوئی رہتی ہیں۔"ثنا نے جلدی سے کہا مہرماہ کے چہرے پر سایہ سا لہرایا

اگر آپ بتانا چاہتی ہیں تو؟؟؟؟

میم میں اب اجازت چاہتی ہوں کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے"۔مہرماہ نے نظریں چُراتے اپنی جگہ" سے اٹھتے ہوئے کہا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اٹس اوکے جاسکتی ہیں آپ"۔ثنا نے گہرا سانس بھرتے اسے جانے کی اجازت دی"

"تھینک یو میم۔"

کچھ تو گہرا راز ہے آپکے ماضی میں جو آپکو ہر وقت کی ازیت میں رکھتا ہے۔اس نے مہرماہ کو جاتے دیکھ سوچا

ثنا بچے کچھ ٹریجڈیز ایسی ہوتی ہیں۔جن سے نکلنے میں انسان کو سالوں لگ جاتے ہیں۔۔۔آپ سالوں اس مرحلے سے نہیں نکل پاتے۔آپکا ماضی آپکو بے چین کیئے رکھتا ہے۔کچھ زخم بھرتے بھرتے وقت لگتا ہے۔وہ سنبھل جائیں گیں بس تھوڑا وقت لگے گا۔اسکے کانوں میں ملیحہ عباسی کی باتوں کی بازگشت گونجی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اف ثنا تمہاری دوسروں کی کہانیاں جاننے کی جستجو پتا نہیں کب ختم ہو گی۔" وہ اپنی سوچوں کو" جھٹکتے بڑبڑاتے ہوئے بکس کی جانب متوجہ ہوئی۔

*****

جاری ہے

www.novelsclubb.com